﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20 — جمعۃ المبارک 31/مئی 2013ء — 20/رجب 1434 ہجری قمری ❁ 31/ہجرت 1392 ہجری شمسی — شمارہ 22

بلند و بالا خدا تعالیٰ

اللہ نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ ایسا ہوتا تو یقیناً ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ضرور ان میں سے بعض بعض دوسروں پر چڑھائی کرتے۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ جو غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ اس سے بہت بالا ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

(سورۃ المومنون)

احمدی کی سرشت میں بزدلی کا خمیر نہیں۔ حقیقی شجاعت کی جڑ صبر اور استقامت ہے۔

لاہور کی دو مساجد میں احمدیوں کی اجتماعی قربانی میں ہر طبقے کی قربانی شامل ہے۔ ان کی نیکی، تقویٰ اور پرہیزگاری ایک نمونہ تھی۔ یہ قربانیاں کرنے والے ہم سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تقویٰ میں ترقی کریں۔

مومنوں کے لئے دشمنوں کے منصوبے، دشمن کے حملے، دشمن کی چالیں، دشمن کے جتھے، حکومتوں کی پشت پناہی کسی قسم کے خوف کا باعث نہیں بنتی بلکہ ایمان میں مضبوطی پیدا کرتی ہے۔ دشمن کے منصوبوں کے مقابلے میں وہ مزید ایک جان ہو کر خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں۔ صرف انفرادی دعاؤں کے بجائے اجتماعی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ اجتماعی اور مشترکہ دعاؤں سے دشمن پر ایسے کاری تیروں کی بوچھاڑ کرتے ہیں جو دشمن کی صفوں کو تتر بتر کر دیتے ہیں۔

ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کی کوئی دنیاوی طاقت اور سامان نہیں۔ ہماری کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ دعاؤں، عبادتوں اور ذکر الٰہی پر بہت زور دیں۔

بعض دعاؤں کے خاص طور پر پڑھتے رہنے کی تاکید

حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جلسہ سالانہ UK کے موقع پر 30/جولائی 2010ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت میرے اس خطاب کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ جن مقاصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع فرمایا تھا، ان میں سے ایک بہت اہم مقصد جو تمام مقاصد کی اصل ہے وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے صحیح عابد بندے بننا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو سب محبتوں پر غالب کرنا ہے۔ اس کا خوف دل میں پیدا کرنا ہے۔ اپنے پیدائش کے مقصد کو پورا کرنا ہے۔ آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے بارے میں جن خصوصیات کا حامل ہونے کا ذکر فرمایا اور دعا کی، ان دعاؤں میں ایک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہونا چاہئے۔ ایسا خوف جو سب خوفوں پر حاوی ہو اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ سے تعلق میں ترقی ہو۔ کوئی دنیاوی چیز ایک مومن کو خوفزدہ نہ کر سکے۔ جان، مال، اولاد کے نقصان سے خوفزدہ کرنے کی کوشش ہو تو ان چیزوں کی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت سب چیزوں پر حاوی ہو جائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصویر بنے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(آل عمران:176) یقیناً شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ پس تم ان سے نہ ڈرو۔ اس کے دوست نہ بنو اور مجھ سے ہی ڈرو اگر تم مومن ہو۔ پس غیر اللہ کا خوف شیطان کے چیلوں کا کام ہے، ایک مومن کا نہیں۔ ایک حقیقی مومن اپنے پر ظلم تو برداشت کر لیتا ہے لیکن کبھی شیطان اور اس کے چیلوں سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ یہ ایمانی حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ شیطان کے چیلے ہر وقت سرگرم ہیں اور ان کے ڈرانے کے مختلف طریقے ہیں۔ احمدیوں کو نقصانات کی دھمکیاں، قتل کی دھمکیاں، خاص طور پر لاہور میں دو مہینے پہلے جو واقعات ہوئے اس کے بعد پاکستان میں مزید شدت اختیار کر گئی ہیں اور نہ صرف پاکستان بلکہ اور ملکوں میں بھی جہاں شیطان اور اس کا گروہ کام کر رہا ہے، یہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اجتماعی شہادتوں کے بعد دشمن کا یہ خیال ہے کہ احمدی خوفزدہ ہیں، اس لئے ان کو ان کے ایمان سے پھرانے کے لئے مزید خوفزدہ کیا جائے۔ لیکن جیسا کہ پہلے مَیں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ یہ لوگ بڑے خوش فہم ہیں، عقل سے عاری ہیں، بلکہ یہ کہنا چاہئے پاگل ہیں۔ ان کے خیال میں احمدیوں کو خوفزدہ کر کے ان کو ان کے ایمان سے پھیرا جا سکتا ہے۔ کیونکہ خود ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی اور قدرت و جبروت کا ادراک نہیں ہے اس لئے سمجھتے ہیں کہ احمدی خوفزدہ ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ بندوں سے خوفزدہ ہو جائیں گے۔ شیطان کے ٹولوں کے زیرِ اثر آ جائیں گے۔ جبکہ لاہور کے واقعہ کے بعد جو خوشکن حقائق سامنے آ رہے ہیں وہ تو یہ ہیں کہ احمدیوں کا ڈر اور خوف دُور ہوا ہے، پاکستان سے آنے والے کئی لوگ بتاتے ہیں بلکہ اس موقع پر موجود کئی لوگ مجھے اب بتاتے ہیں کہ ہمارا ڈر اور خوف دُور ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، باجماعت نمازوں کا ذوق اور شوق پیدا ہوا ہے۔ پس احمدی کی سرشت میں بزدلی اور خوف کا خمیر نہیں ہے۔ ان واقعات نے تو احمدیوں کو مزید خدا تعالیٰ کے قریب کر دیا ہے۔ جو سست تھے ان کو بھی ان کے اصل مقام کی یاددہانی کرا دی ہے۔ پس ایسے واقعات تو احمدی کے ایمان کو صیقل کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اب جبکہ دشمن ہمیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اپنی طاقتوں کو ہمیں خوفزدہ کرنے کے لئے جمع کر رہا ہے تو پھر جیسا کہ مَیں نے کہا ہر احمدی کی وہ حقیقی فطرت ابھر کر سامنے آئی ہے کہ وہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتے۔ اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر مزید صیقل کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ الٰہی توارد ہے کہ لاہور کے واقعہ کے ایک ماہ بعد جرمنی کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور اس جلسے نے براہِ راست شامل ہونے والوں اور ایم ٹی اے کے ذریعے دیکھنے والوں کی بھی اکثریت میں ایمان کی مضبوطی، نیکیوں کی طرف بڑھنے اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی، قربانی کے معیار قائم کرنے اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا کرنے کی

ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ اور اب تھوڑے وقفے سے برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ بھی قربانی کے جذبے کو اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں پیدا کرنے میں مزید اضافے کا باعث بنے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ہر نیک فطرت اور سچے احمدی میں زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری کو حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ یہی تو جلسے کے مقاصد تھے۔ اللہ کرے کہ پہلے سے بہت بڑھ کر احمدی تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی کریں۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ۔ تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرو، تو اس سے پہلے فرمایا سورۃ آلِ عمران کی آیت ہے کہ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (آل عمران :174) یعنی وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں پس ان سے ڈرو۔ تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ پس مومنوں کے لئے دشمنوں کے منصوبے، دشمن کے حملے، دشمن کی چالیں، دشمن کے جتھے، حکومتوں کی پشت پناہی کسی قسم کے خوف کا باعث نہیں بنتی بلکہ ایمان میں مضبوطی پیدا کرتی ہے۔ دشمن کے منصوبوں کے مقابلے میں وہ مزید ایک جان ہو کر خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں۔ صرف انفرادی دعاؤں کے بجائے اجتماعی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا کرتے ہیں۔ صرف اپنی ذات اور اپنے قریبیوں کے لئے دعاؤں پر توجہ سے بڑھ کر اپنی دعاؤں میں وسعت پیدا کرتے ہیں۔ ایک جان ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور گرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں۔ ان کے ایمان اور یقین کی حالت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ میں منتقل ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اس کا ادراک بڑھتا چلا جاتا ہے۔ وہ دشمن کے مقابلے پر سیسہ پلائی دیوار بن کر دشمن کے ہر حملے کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ناکام و نامراد کر دیتے ہیں۔ وہ اجتماعی اور مشترکہ دعاؤں سے دشمن پر ایسے کاری تیروں کی بوچھاڑ کرتے ہیں جو دشمن کی صفوں کو تتر بتر کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کو جذب کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ان کو ڈرایا جاتا ہے کہ لوگ تمہیں سزا دینے کے لئے اتفاق کر گئے ہیں سو تم لوگوں سے ڈرو۔ پس ڈرانے سے اَور بھی ان کا ایمان بڑھتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ خدا ہمیں کافی ہے‘‘۔ پھر آپؑ نے فرمایا ’’ان کی شجاعت میں ریا کاری اور خود بینی نہیں ہوتی، اور نہ نفس کی پیروی۔ بلکہ ہر ایک پہلو سے خدا کی رضا مقدم ہوتی ہے‘‘۔ فرمایا ’’اس آیت میں‘‘ (جو مَیں نے آلِ عمران کی پڑھی ہے) ’’یہ سمجھایا گیا ہے کہ حقیقی شجاعت کی جڑ صبر اور ثابت قدمی ہے۔ اور ہر ایک جذبہ نفسانی یا بلا جو دشمنوں کی طرح حملہ کرے اس کے مقابلہ پر ثابت قدم رہنا اور بزدل ہو کر بھاگ نہ جانا یہی شجاعت ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 359)

یہ ٹھیک ہے کہ شیطان بعض اوقات افرادِ جماعت کو نقصان پہنچا دیتا ہے اور پہنچاتا رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کام کی چھوٹ دی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ شجاعت کی جڑ صبر اور ثابت قدمی ہے، یہ صبر اور ثابت قدمی کی حقیقت تو اس وقت سامنے آتی ہے جب دشمن عملی حربے استعمال کرتا ہے۔ خوفزدہ کرنے کے لئے صرف دھمکیاں نہیں ہوتیں بلکہ نقصان پہنچاتا ہے اور ایک مومن نے اس حالت میں بھی صبر اور ثابت قدمی دکھانی ہے۔ بہادری سے، بغیر کسی خوف کے ان حملوں کا سامنا کرنا ہے۔ کتنے عظیم ہیں وہ مومنین جنہوں نے آج بھی صبر و استقامت کے وہ نمونے قائم کئے جو ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور آفرین ہے ان ماں باپ، بھائی بہنوں اور بیوی بچوں پر جنہوں نے صبر سے اس صدمے کو برداشت کیا اور اپنے ثباتِ قدم پر حرف نہیں آنے دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے حق میں اپنے تمام وعدے پورے فرمائے۔

اللہ تعالیٰ شیطان کے بارے میں فرماتا ہے کہ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (الاعراف:16) کہ تجھے ڈھیل دی جاتی ہے کہ اپنے چیلوں کے دلوں میں وسوسے ڈال کر، ان کے دل میں خدا کے نام پر ہی غلط اعتقاد پیدا کر کے، الٰہی جماعت کے ماننے والوں کے متعلق جھوٹی باتیں کہہ کر اپنے ظالمانہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کر کے یہ کوشش کرتا چلا جا۔ لیکن اس کا انجام بھی یاد رکھنا کہ قیامت کے دن وہ شیطانی چیلے بھی اور شیطان بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے سزاوار ہوں گے۔ اور مومنوں کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ راستے کی عارضی روکیں اور انفرادی نقصان اور دشمن کے حملوں سے تمہاری جماعتی ترقی کبھی نہیں رکے گی اور نہ رک سکتی ہے۔ یہ امتحان، یہ ابتلا تمہیں آزمانے کے لئے ہیں۔ تمہارے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ جماعتی ترقی کے نئے ہدف مقرر کرنے کے لئے ہیں۔ پس اگر مومنین کی جماعت صبر اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتی رہے گی، اور دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا ہر لحہ مقدم رہے گی، خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں قائم رہے گا تو مومنین کی جماعت ان ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلتی چلی جائے گی۔ مومنوں کے ابتلاؤں اور امتحانوں کے بارے میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مَیں ترجمہ پڑھتا ہوں) کہ ’’ہم مومنوں کو خوف سے بھی آزماتے ہیں، جُوع یعنی بھوک سے بھی آزماتے ہیں اور آزمائیں گے، مالوں کے نقصان سے بھی آزمائیں گے، جانوں کے نقصان سے بھی آزمائیں گے، پھلوں کے نقصان سے بھی آزمائیں گے۔ لیکن جو صبر اور ثباتِ قدم دکھاتے ہوئے ان آزمائشوں سے گزر جائیں گے ان کے لئے بشارت ہے، ان کے لئے خوشخبری ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کر لیا۔ تمام قسم کے مصائب اور مشکلات میں بجائے خوف کے یا خوفزدہ ہو کر دنیاوی سہارے تلاش کرنے کے ایسے مومن جب پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے ثباتِ قدم اور ان کے عملوں کی وجہ سے ان کو اس طرح نوازتا ہے کہ تکلیفیں آرام میں بدل جاتی ہیں، بے چینیاں سکون میں بدل جاتی ہیں، ظلم کی انتہا فتوحات کے نئے دروازے کھولتی ہے اور صبر کے پھل اس دنیا میں بھی ملتے ہیں اور آخرت میں بھی ملتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: مصیبتوں کو برا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ مصیبتوں کو برا سمجھنے والا مومن نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرۃ:156-157) ’’یہی تکالیف جب رسولوں پر آتی ہیں تو ان کو انعام کی خوشخبری دیتی ہیں اور جب یہی تکالیف بدوں پر آتی ہیں تو ان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ غرض مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرۃ:157) پڑھنا چاہئے کہ تکالیف کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا طلب کرے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 150 حاشیہ۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) جو نیک کام مومن کرتا ہے اس کے لئے اجر مقرر ہوتا ہے، مگر صبر ایک ایسی چیز ہے جس کا ثواب بے حد و بے شمار ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہی لوگ صابر ہیں، یہی لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو سمجھ لیا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی زندگی کے دو حصے کرتا ہے جو صبر کے معنی سمجھ لیتے ہیں۔ اوّل جب وہ دعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن :61) اور اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ: 187) دوم بعض دفعہ اللہ تعالیٰ مومن کی دعا بعض مصلحت کی وجہ سے قبول نہیں کرتا تو اس وقت مومن خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 150-151۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ فرمایا ’’مومن کو مصیبت کے وقت میں غمگین نہیں ہونا چاہئے۔ وہ نبی سے بڑھ کر نہیں ہوتا‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 151۔ حاشیہ۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اصل بات یہ ہے کہ مصیبت کے وقت ایک محبت کا سرچشمہ جاری ہو جاتا ہے۔ مومن کو کوئی مصیبت نہیں ہوتی جس سے اس کو ہزار ہا قسم کی لذت نہیں پہنچتی۔ فرمایا خدا تعالیٰ کے پیاروں کو گناہ سے مصائب نہیں پہنچتے۔ یعنی یہ مصائب جو ہیں یہ کسی گناہ کی پاداش میں نہیں ہوتے، بلکہ اللہ تعالیٰ مومنین کا امتحان لیتا ہے۔ پھر اس کی مثال دیتے ہوئے آپؑ آگے فرماتے ہیں کہ دیکھو جب تک لڑکی اپنے والدین کے گھر میں ہوتی ہے والدین اسے بہت پیار کرتے ہیں اور نکاح کے وقت اگرچہ والدین کو بہت تکلیف ہوتی ہے حتیٰ کہ والدہ ایک طرف روتی ہے اور والد ایک طرف روتا ہے تاہم وہ سب تکالیف برداشت کر کے اس کو ہمیشہ کے لئے الگ کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ جانتے ہیں کہ اس لڑکی میں ایک جوہر ہے جو کہ سسرال میں جا کر ظاہر ہو گا۔ اس لئے مومن کے جوہر بھی مصائب سے کھلتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھوں اور نصرت کے زمانہ پر آپؐ کے اخلاق کو کس طرح ظاہر کیا۔ اگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف نہ پہنچتے تو اب ہم ان کے اخلاق کے متعلق کیا بیان کرتے۔ مومن کی تکالیف کو دوسرے بے شک تکالیف سمجھتے ہیں مگر مومن ان کو تکالیف نہیں خیال کرتا۔ غرض یہ ضروری بات ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے مقرب کو دوسروں کی نسبت زیادہ دکھ پہنچائے۔ مومن کو ہر روز مرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنی سچی توبہ پر قائم رہے۔ روز روز کی مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ توڑے۔ کسی دوسرے خوف کو اپنی توبہ پر حاوی نہ ہونے دے۔ توبہ کیا چیز ہے؟ اپنے گناہوں کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کے حضور معافی مانگتے ہوئے جھکے رہیں۔‘‘ آپؑ نے جو یہ فرمایا ہے کہ توبہ پر قائم رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی امتحان، کوئی ابتلا مومن کی ایمانی حالت میں لغزش پیدا نہ کر دے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ہمیشہ اس کے حضور جھکا رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا انتظار کرے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 151 تا 153۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اس کے بعد آپ فرماتے ہیں اور یہ کہ توبہ سے اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ اور ’’اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو۔ دیکھو جب مالی بوٹا لگاتا ہے پھر اس کو پانی دیتا ہے اور اس سے اس کی تکمیل کرتا ہے۔ اسی طرح ایمان ایک بوٹا ہے اور اس کی آبپاشی عمل سے ہوتی ہے۔ اس لئے ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی ازحد ضرورت ہے۔ اگر ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوں گے تو بوٹے خشک ہو جائیں گے اور وہ خائب و خاسرہ جائیں گے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 153۔ حاشیہ۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ایک مومن کا کام جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرنا ہے۔ اور وہ عمل جو اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں ان کی توفیق بھی اسی وقت ملتی ہے جب خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں میں جس زہد کے پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، جس تقویٰ کے پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، جس خدا ترسی اور پرہیز گاری کے پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، جس بھائی چارے اور آپس کی محبت کے پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، یہ سب اس وقت پیدا ہو سکتا ہے جب خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہو اور اس کا خوف ہو۔ یہ خوف ہو کہ خدا تعالیٰ میرے کسی عمل کی وجہ سے مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور یہ جو خوفِ خدا ہے یہ کسی سزا کے ڈر کی وجہ سے نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ سے محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہو اور اس طرف توجہ دلاتی ہو کہ کہیں میرے عمل میری سب سے پیاری ہستی کو مجھ سے ناراض نہ کر دیں، میرا محبوب مجھ سے دور نہ چلا جائے۔ ایک مومن تو خدا تعالیٰ سے دوری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ایک حقیقی مومن کی تو پہچان ہی یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت کو سب محبتوں پر حاوی کر لے۔ قرآنِ کریم میں بھی حقیقی مومن کی یہی تعریف فرمائی ہے۔ فرمایا: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ:166) اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اللہ کی محبت میں ہر محبت سے شدید ہیں۔ ہر دوسری محبت کو اللہ تعالیٰ کی محبت پر قربان کر دیتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا خوف جو ایک مومن کے دل میں پیدا ہوتا ہے اس کی بنیاد اس شدتِ محبت کی وجہ سے ہوتی ہے کہ میرا محبوب کہیں مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ ’’عبادات کے دو حصے تھے۔ ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی رُوح گداز ہو کر اُلوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے‘‘۔ آنکھوں سے اس کے اس طرح آنسو رواں ہوتے ہیں جو روح کی گہرائیوں سے نکل رہے ہوتے ہیں اور سوز کا پتہ دے رہے ہوتے ہیں۔ اور عبودیت میں اس قدر بڑھتے ہیں کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (آل عمران :174) کے علاوہ کسی قسم کا کلمہ بھی تکلیف کی حالت میں بھی ان کے منہ سے نہیں نکلتا۔ فرمایا ’’دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ:166) اور دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جاوے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’............ خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی۔ اور جس قدر محبتِ الٰہی میں ترقی کرے گا اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 225-224۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر249

مکرمہ غزلان الباش عالم صاحبہ(3)

گزشتہ دوقسطوں میں ہم نے مکرمہ غزلان الباش عالم صاحبہ کی ایم ٹی اے سے تعارف کے بعدمختلف رؤیائے صالحہ کے ذریعہ جماعت کی طرف راہنمائی اورتلاش بسیار کے بعد بیلجیئم میں جماعت احمدیہ کے مرکز کا فون نمبر ملنے تک کے واقعات کا ذکرکیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کے کچھ اورواقعات پیش ہیں۔وہ بیان کرتی ہیں:

رابطہ نہ ہوسکا

بیلجیئم میں مرکزِ جماعت کا فون نمبرتو مل گیا لیکن فون کرنے پرآگے سے کوئی جواب نہ ملا۔میں تقریباً ہرروز ہی فون کرتی لیکن کوئی جواب نہ ملتا۔بعد میں پتہ چلا کہ میں ہی غیرمناسب وقت میں فون کیا کرتی تھی،وہ یا تو کسی نمازکا وقت ہوتا تھایااس وقت مرکز جماعت میں کام کرنے والے اپنی دیگرڈیوٹیوں اورکاموں میں مصروف ہوتے تھے جب میں اپنی والدہ سے بات کرتی تو وہ جماعت کے بارہ میں مجھ سے بھی زیادہ جوش کا اظہارکرتیں۔لیکن ہمیں کچھ سجھائی نہ دیتا تھا کہ کیسے جماعت کے ساتھ کوئی رابطہ قائم کریں؟

وہی ہوا جس کا ڈر تھا!

ایک دن شام کومیرے بھائی نے آکرہمیں بتایا کہ اس نے کسی مکلینک سے بات کی ہے جوکسی وقت آکر ایم ٹی اے کی فریکوینسی سیٹ کردے گا۔ ہمارے گھر کا ٹی وی بند دیکھ کرمیرے بھائی نے پوچھا کہ تم ٹی وی کیوں نہیں چلاتے۔والدہ صاحبہ نے کہا کہ کوئی چینل بھی دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔یہ سن کرمیرا بھائی حیرت وتعجب کی تصویر بن کربے ساختہ کہنے لگا کہ کیا تمہارے نزدیک یہ چینل اس حدتک اہمیت اختیارکرگیا ہے کہ اگر وہ نہیں آتا تو تم نے سب چینلز سے ہی منہ موڑلیا ہے؟ میری والدہ نے جواباً کہا کہ اگرتمہیں بھی ویسی خوابیں آتیں جیسی ہم نے دیکھی ہیں تو تمہاری حالت بھی ہم سے کچھ مختلف نہ ہوتی۔میرے بھائی نے کہا کہ اس چینل والوں کی کوئی ویب سائٹ بھی تو ہوگی۔میں انٹرنیٹ پر جماعت کی مرکزی ویب سائٹ کی تلاش کرنے لگ گئی لیکن اس موضوع پراپنے بھائی سے کچھ بول نہ سکی کیونکہ ہم جس عجیب اضطراب کی کیفیت سے گزر رہے تھے اس کا احساس صرف مجھے اورمیری والدہ کوتھا۔

میرا بھائی ایک دفعہ پھرہمیں وہی نصیحتیں کرنے لگا کہ ایک آدھ پروگرام دیکھ کرمتأثر ہوجانا اور اپنا عقیدہ تبدیل کرلینا درست طریق نہیں ہے۔لیکن اب کی بارہم کسی اور دنیا میں تھے اوروہ کسی اَور میں۔وہ ایسے ہی بول رہا تھا جیسے کوئی خود سے باتیں کررہا ہوکیونکہ ہم دونوں میں سے کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہ تھا۔اسی اثناء میں مجھے جماعت کی ویب سائٹ مل گئی اور میں نے بلند آواز میں کہا کہ: میں نے پالیا۔میری والدہ نے فوراً مجھے کہا کہ اگرتمہیں ان لوگوں کا پتہ مل گیا ہےتواپنے ساتھ میرانام بھی اس جماعت کے افرادکی لسٹ میں لکھ دو۔میری ماں نے تو جیسے میرے منہ کی بات چھین لی تھی۔دراصل ہماری کیفیت کا یہی عالم تھا کہ ہم دونوں جماعت میں شمولیت کے لئے بے تاب تھے۔ایم ٹی اے کی ایک جھلک ہی ہماری آنکھوں کوخیرہ کر گئی تھی، صداقت کا ایک بول ہی ہمیں رام کر گیا تھا۔

میرے بھائی نے جب یہ ماجرا دیکھا تواس کےتواوسان ہی خطا ہوگئے۔اس نے نہایت غصیلے لہجے میں مجھے مخاطب ہوکرکہا کہ میں نے تمہیں اس قسم کے جذباتی فیصلوں سے منع نہ کیا تھا؟ آخروہی ہوا جس سے میں ڈرا کرتا تھا۔تم نے سن ہی لیا ہے کہ امی جان تمہارے ساتھ اس جذباتی رَو میں بہہ کرکس حالت کوپہنچ چکی ہیں؟اسے علم نہ تھا کہ میں بھی اس جذباتی کیفیت میں والدہ صاحبہ سے کچھ کم نہ تھی۔یہ اور بات ہے کہ میں نے اپنے جذبات کا اظہارنہ کیا تھا،وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اب ہمیں صرف اس چینل یعنی ایم ٹی اے کوہی دوبارہ دیکھنے کا شوق نہ تھا بلکہ اس جماعت سے رابطہ اوراس میں شمولیت کا بھی بشدت انتظار تھا۔

یہ تو جنون ہے!

میں احمدیت کی محبت کی وجہ سے اپنے بھائی سے کئے ہوئے وعدہ پر قائم نہ رہ سکی لہٰذا دیکھنے پڑھنے اوراس جماعت کے بارہ میں تحقیق کرنے کی بجائے اب رؤیائے صالحہ کی وجہ سے صداقتِ احمدیت کچھ اس طرح میرے دل میں راسخ ہوچکی تھی کہ اب یہی خواہش تھی کہ جلد وہ وقت آئے جب میں اڑکراس پاک جماعت سے جاملوں۔میری والدہ صاحبہ خودہی میرے بھائی کو جواب دیتیں اور اسے حد سے بڑھنے سے روک لیتی تھیں۔چونکہ وہ والدہ صاحبہ سے ڈرتا تھااس لئے ان کے ساتھ نرمی سے بات کرتا۔لیکن جب اس نے ایک بار والدہ صاحبہ کو جماعت اورایم ٹی اے کی بے حدتعریف کرتے ہوئے سنا تو مجھے مخاطب ہوکرنہایت غصیلے لہجے میں کہنے لگا کہ یہ تو جنون ہے۔تم احمدیت کی محبت میں اس حدتک آگے کیسے نکل گئے؟ میری والدہ نے یہ کہہ کر بھائی کوخاموش کرادیا کہ مجھے اپنے بارہ میں ہرطرح کے فیصلہ کا اختیارحاصل ہے۔جس طرح میں نے کبھی تمہاری زندگی میں دخل اندازی کی کوشش نہیں کی اسی طرح تمہیں بھی میری زندگی میں دخل اندازی کا کوئی حق نہیں ہے۔

اپنی عقل وفہم کو استعمال کرو

والدہ صاحبہ کی طرف سے مایوس ہونے کے بعدمیرا بھائی مجھ سے مخاطب ہوااورہمارے درمیان مندرجہ ذیل مکالمہ ہوا:

بھائی: تم توحسبِ وعدہ کوئی بھی قدم اٹھانے سے قبل ہربات کواچھی طرح پرکھوگی؟

غزلان: شایداب میں ایسانہ کرسکوں۔

بھائی (زچ ہوکر): تم اس جماعت کے بارہ میں جانتی ہی کیا ہو؟

غزلان: اس جماعت کے بارہ میں تو شایدمَیں کچھ بھی نہیں جانتی،لیکن اپنے بارہ میں اتنا جانتی ہوں کہ مَیں اس جماعت کے ساتھ ہوں بلکہ مجھے اب تم ان میں سے ہی سمجھو۔

بھائی: اگرتمہیں پتہ چل جائے کہ مساجد کے آئمہ اور مولوی حضرات اس جماعت کے بارہ میں کیا کہتے ہیں تو اس فیصلہ پرندامت سے تمہارا سرجھک جائے گا۔

غزلان: تم جانتے ہو کہ مولوی اورآئمۂ مساجد کبھی بھی میرے اورتمہارے لئے نمونہ نہیں بن سکے۔اس لئے مجھے ان کی نصیحت اورفتاویٰ سے کوئی سروکارنہیں ہے۔میں یہ سمجھنے سے قاصرہوں کہ تم ہر بات میں ان سے جا کرفتویٰ کیوں لیتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل وفہم عطا کی ہے۔کبھی اپنی عقل اورفہم کواستعمال کرتے ہوئے خودغورکرکے بھی دیکھو پھرجو بات زیادہ معقول اور منطق کے زیادہ قریب دکھائی دے اسے قبول کرلو۔

یہ سن کرمیرا بھائی غصّے میں آ گیااور بلند آواز میں کہنے لگا کہ میں مولویوں کی طرف اس لئے جاتا ہوں کیونکہ وہ دینی امورکے بارہ میں تم سے بھی اور مجھ سے بھی زیادہ علم وفہم رکھتے ہیں جبکہ ان کے مقابلہ میں تمہاری کیفیت یہ ہے کہ جس جماعت کے دفاع میں تم مری جارہی ہواس کے بارہ میں تمہیں کچھ بھی علم نہیں ہے۔

میری والدہ صاحبہ نے جب یہ دیکھا تو وہ بھی غصے میں آگئیں اورکہنے لگیں کہ اگرتم دونوں اس طرح لڑوگےتو میں تمہیں چھوڑکر اپنے گھرواپس جانے پرمجبورہوجاؤں گی۔والدہ صاحبہ کی دھمکی سن کرہم دونوں فوراً خاموش ہوگئے۔

میری والدہ صاحبہ بیماررہتی ہیں اوروالد صاحب کی وفات کے بعدہم دونوں بہن بھائی نے فیصلہ کیا تھا کہ ہم انہیں اکیلا نہیں چھوڑیں گے بلکہ وہ میرے ساتھ رہیں گی تاکہ میں ان کی غذااوردوا کا بھی خیال رکھ سکوں۔لیکن ہم ڈرتے تھے کہ ہماری کسی بات پرناراض ہوکروہ ہالینڈ میں اپنے گھرواپس جانے کی ضدنہ کرلیں۔لہٰذا اب جبکہ والدہ صاحبہ نے ناراضگی کا اظہار کردیا تو میرا بھائی اٹھااور غصے سے پاؤں پٹختا ہوادروازے کی طرف بڑھنے لگا۔میں جانتی تھی کہ وہ اس وقت میرے ساتھ بات نہیں کرے گا پھربھی جرأت کرکےمَیں اس کےقریب چلی گئی اورنہایت نرمی سے اسے کہا کہ اب تک تم مولویوں کی رائے کا دفاع کرتے رہے ہواور جماعت کے بارہ میں تمہاری اپنی کوئی رائے نہیں ہے۔تم خود جاکرسنواورپھرجوسنواس کے بارہ میں کم ازکم اپنی رائے پیش کرو۔ہم نے تمہارے سامنے کسی کی باتیں پیش نہیں کیں،نہ کسی کا فتویٰ نقل کیا ہے بلکہ جوکچھ ہم نے خوددیکھااورسنااس کا ذکرکیا ہے۔تم بھی اس چینل کوسنو،پھراگرتمہاری کوئی رائے ہوتو اس کے بارہ میں بات ہوسکتی ہے۔

جب میرا بھائی ہمارے گھرسے چلا گیا تو مجھے یاد آیا کہ وہ تو ہمیں یہ بتانے کے لئے آیا تھا کہ وہ ایک ایسے مکلینک کو بھیجے گا جو ایم ٹی اے ہمارے ریسیور پرسیٹ کر دے گا۔میں نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا بھائی نے بتایاہے کہ کب وہ شخص آئے گا؟ توانہوں نے کہا کہ نہ تواس نے بتایاہے اورنہ ہی تم اب اس سے اس بارہ میں کچھ پوچھنا کیونکہ اب وہ اس موضوع پربات نہیں کرنے والا۔مَیں نے کہا کہ میں ضروراس سے بات کروں گی۔چنانچہ جب میں نے بات کی تو وہ بالکل نارمل تھا۔چنانچہ میں نے اسے کہا کہ جب آپکا دوست ہمارے ٹی وی پرایم ٹی اے کی فریکوینسی سیٹ کردے گا تو تم اسے اپنے گھرلے جانا تا کہ وہ آپ کے گھرمیں بھی یہ چینل سیٹ کردےاورپھرتم خود اس چینل کے پروگرام سن کر فیصلہ کرنا۔یہ بات سن کر وہ خاموش ہوگیااور مجھے یقین ہوگیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔

اندھی تقلید کا انجام

{اللہ تعالیٰ نے ہرانسان کوعقل اس لئے عطافرمائی ہے تاکہ صحیح وغلط کا فیصلہ وہ خودکرسکے۔آج کسی کے فتویٰ کے پیچھے لگ کے غلط فیصلہ کرلینا روزِ قیامت مؤاخذہ سے نہیں بچاسکے گا بلکہ جواپنی عقل وفہم استعمال نہیں کرتے،جو خود خدا تعالیٰ سے دعا کرکے راہنمائی حاصل کرنے کی بجائے بعض شرپسند مولویوں کے گمراہ کن فتاویٰ کی تصدیق کرکےان کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لئے قرآن کریم میں سخت وعید آئی ہے۔ایسے لوگوں کا قول قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یوں محفوظ کیا ہے کہ وہ روزِ قیامت کہیں گے: رَبَّنَـا اِنَّـآ اَطَـعْـنَـا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (الاحزاب:68) یعنی اے ہمارے ربّ ہم اپنے بڑے بڑے لیڈروں کی پیروی کرتے رہے لیکن انہوں نے ہمیں گمراہ کردیا۔اس وقت انہیں غلطی کا احساس ہوگااوروہ کہیں گے کہ: لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ (الملک:11) یعنی وہ کہیں گے اگرہم (غورسے) سُنتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم آگ میں پڑنے والوں میں شامل نہ ہوتے۔(ندیم)}

یہی ہمارا طریق ہے

مکرمہ غزلان صاحبہ لکھتی ہیں: اس رات کو میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میں پروگرام الحوار المباشر کے شرکاء کے ساتھ ہوں اورپروگرام کی تیاری میں بہت مصروف ہوں۔

جب صبح ہوئی تو میری والدہ نے پوچھا کہ کوئی خواب آئی ہے؟ میں نے جب یہ خواب انہیں سنائی تو وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں کہ انشاء اللہ یہی ہمارا طریق ہے۔

اگلے روزہی میرے بھائی کے بھیجے ہوئے شخص نے ہمارے ٹی وی اورریسیورکی پروگرامنگ کی تو ایم ٹی اے دوبارہ آنے لگا۔اسی رات مَیں نے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کودیکھا۔آپ میرے ساتھ خواب میں میری تمام مشکلات،گھرکے حالات اوربعض دیگر امورکے بارہ میں ایسے بات کررہے تھے جیسے آپ ان تمام حالات سے واقف ہیں جوہمیں درپیش ہیں۔

استخارہ اور جماعت سے رابطہ

صبح میں نے دوبارہ بیلجیئم میں مرکزِ جماعت سے رابطہ کیا لیکن اس دفعہ بھی غلط وقت پرفون کیا تھااورپھرکسی نے جواب نہ دیا۔اس روز میں سارادن ہی فون کرتی رہی لیکن کچھ کامیابی نہ ہوئی۔شام کومیری والدہ صاحبہ نے کہا کہ میں استخارہ کرتی ہوں۔انہوں نے استخارہ کیا تو اگلی صبح فجرکے بعد کہنے لگیں کہ مجھے کوئی واضح اشارہ نہیں ملا جبکہ ہماری اس گفتگو کے دوران وہ ٹی وی پرایم ٹی اے لگارہی تھیں حالانکہ فجرکے وقت ہم نے کبھی ایم ٹی اے نہ دیکھا تھا۔میں نے انہیں جواب دیا کہ استخارہ کے بعدخواب آنا ضروری تونہیں۔استخارہ کے بعدآپ دیکھیں کہ اس وقت کیا کررہی ہیں؟ آپ اس وقت بھی ایم ٹی اے لگانے کی کوشش کررہی ہیں جوانشراح صدرپردلالت کرتا ہےاوریہ خداتعالیٰ کی طرف سے استخارہ کا جواب ہی تو ہے۔وہ جمعہ کا دن تھا ہم نے انٹرنیٹ سے بیلجیئم میں مرکز جماعت کا پتہ نکالا اور جمعہ کی نماز وہاں جاکرادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ایسے میں میرا بھائی بھی آ گیا۔اس کے پوچھنے پرہم نے بتایا کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کرجمعہ ادا کرنے کے لئے جارہے ہیں۔غیرمتوقع طورپرمیرے بھائی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔جب ہم مرکزِ جماعت پہنچےتو معلوم ہوا کہ میرے گھرسے یہ محض پانچ منٹ کی ڈرائیو پرہے۔اس وقت مجھے افسوس ہوا کہ میں نے اتنا وقت فون کرنے پرہی ضائع کردیا جبکہ یہاں آنا نہایت آسان تھااورہمیں ادھر ادھربھٹکنے کی بجائے بہت پہلے یہاں آجانا چاہئے تھا۔

مرکزِ جماعت میں پہنچنے پرکیا ہوا؟ یہ اور دیگر واقعات اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔ **(باقی آئندہ)**

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط7)

غلاموں کی رائے

پھر ایک مثل مشہور ہے کہ ماں سے زیادہ چاہنے والی کُٹنی (*) کہلائے۔ اب سیدھی بات ہے کہ غلاموں سے زیادہ کسی کو ان کی آزادی کا خیال نہیں ہوسکتا۔ دیکھنا یہ چاہئے کہ غلاموں کی رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا رائے تھی۔ اگر غلام آپ کو اپنا محسن سمجھتے ہیں تو ماننا پڑے گا کہ آپ غلاموں کے محسن تھے نہ کہ غلامی کے حامی۔

اس کے متعلق میں ایک واقعہ پیش کرتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ غلام آپ کے کیسے دلدادہ تھے۔ نبوت کی زندگی کے پہلے سات سال میں کُل چالیس آدمی آپ پر ایمان لائے تھے۔ ان میں سے کم سے کم پندرہ غلام تھے یا غلاموں کی اولاد تھے۔ گویا کُل مومنوں کی تعداد میں تینتیس فیصدی غلام تھے اور مکہ کی آبادی کا لحاظ رکھا جائے تو یوں کہا جاسکتا ہے کہ ابتدائی مومنوں سے نوے فیصدی غلام تھے۔ مکہ کی آبادی دس بارہ ہزار کی تھی جس میں سے چالیس پچاس آدمی ایمان لائے تھے۔ اور زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سو غلام وہاں ہوگا۔ پس کیا یہ عجیب بات نہیں کہ دس بارہ ہزار میں سے تیس پینتیس آدمی ایمان لائے اور پانچ چھ سو آدمیوں میں سے پندرہ سولہ آدمی۔ کیا غلاموں کا اس کثرت سے آپ پر ایمان لانا اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ غلام آپ کو اپنا رہائی دہندہ سمجھتے تھے؟

غلاموں کا تکلیفیں اٹھانا

یاد رکھنا چاہئے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر جن لوگوں نے سب سے زیادہ تکلیفیں اٹھائیں، وہ غلام ہی تھے۔

خُبابؓ

چنانچہ خباب بن الارت ایک غلام تھے جو لوہار کا کام کرتے تھے۔ وہ نہایت ابتدائی ایام میں آپ پر ایمان لائے۔ لوگ انہیں سخت تکالیف دیتے تھے۔ حتّٰی کہ انہی کی بھٹی کے کوئلے نکال کر ان پر انہیں لِٹا دیتے تھے اور اوپر سے چھاتی پر پتھر رکھ دیتے تھے تاکہ آپ کمر نہ ہلا سکیں۔ ان کی مزدوری کا روپیہ جن لوگوں کے ذمہ تھا وہ روپیہ ادا کرنے سے منکر ہوگئے۔ مگر باوجود ان مالی اور جانی نقصانوں کے آپ ایک منٹ کے لیے بھی متذبذب نہ ہوئے اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔ آپ کی پیٹھ کے نشان آخر عمر تک قائم رہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی حکومت کے ایام میں انہوں نے اپنے گزشتہ مصائب کا ذکر کیا تو انہوں نے ان سے پیٹھ دکھانے کو کہا۔ جب انہوں نے پیٹھ پر سے کپڑا اٹھایا تو تمام پیٹھ پر ایسے سفید داغ نظر آئے جیسے کہ برص کے داغ ہوتے ہیں۔ (الاستیعاب جلد2 صفحہ 22,21۔ مطبوعہ بیروت 1995ء)

اب غور کرو اگر محمد صلّی اللہ علیہ وسلم غلامی قائم کرنے کے لیے آتے تو چاہئے تھا کہ خبابؓ آپ کی گردن کاٹنے کے لیے جاتا، نہ یہ کہ آپ کی خاطر گرم کوئلوں پر لوٹتا۔

زیدؓ

پھر ایک اَور غلام زید بن حارثہ تھے جو ایک عیسائی قبیلہ میں سے تھے۔ ان کو کسی جنگ میں قید کر کے غلام بنایا گیا تھا۔ وہ بِکتے بِکتے حضرت خدیجہؓ کے قبضہ میں آئے اور انہوں نے شادی پر سب جائیداد سمیت انہیں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا اور آپ نے انہیں آزاد کر دیا۔ جب ان کے رشتہ داروں کو پتہ لگا کہ وہ مکہ میں ہیں تو ان کا باپ اور چچا آئے اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم سے کہا ان کو آزاد کر دیں۔ آپ نے فرمایا میں نے آزاد کیا ہوا ہے۔ جہاں چاہے چلا جائے۔ اِس پر اُس کے باپ نے کہا چلو بیٹا۔ مگر انہوں نے کہا آپ کی میرے حال پر بڑی مہربانی ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم سے پیارا مجھے کوئی نہیں ہے۔ اس لیے میں انہیں چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔

اب غور کرو ایک نوجوان پکڑا ہوا آتا ہے ماں باپ کی یاد کے نقش اُس کے دل پر جمے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر جب باپ آکر اسے کہتا ہے کہ ہمارے ساتھ چل تو وہ کہتا ہے کہ مجھے محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اور کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ اس کے بعد وہ آپ کے دعویٰ کے وقت آپ پر ایمان لاتا ہے۔ اور آخر ایک دن اپنے خون سے حقِ رفاقت ادا کرتا ہے۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ فدائیت اور محبت ایک غلام کو اُس شخص سے ہوسکتی تھی جو غلامی کا حامی تھا۔

بلالؓ

ایک اَور غلام تھے جن کا نام بلالؓ تھا اور جو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ وہ ابتدائی ایام میں ہی رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ امیہ انہیں جلتی ریت پر لِٹا دیتا تھا اور توبہ کے لیے کہتا تھا۔ مگر وہ ایمان سے باز نہ آتے تھے۔ اب خدارا کوئی غور کرے کہ اگر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم غلاموں پر ظلم کرنے والے ہوتے تو بلالؓ، امیہ جیسے دشمنِ رسول کے گھر میں رہ کر آپ کے خلاف کیا کیا شوخیاں نہ کرتے۔ وہ ایسے دشمن کے گھر میں ہوکر اور ہر قسم کی مخالف باتیں سن کر بھی آپ پر ایمان لاتے ہیں اور بڑی بڑی تکالیف اُٹھاتے ہیں۔ ان کا آقا اِسی وجہ سے انہیں گرم ریت پر لِٹا دیا کرتا اور وہ چونکہ عربی زبان زیادہ نہ جانتے تھے۔ اس لیے وہ زیادہ تو کچھ نہ کہہ سکتے مگر احد احد کہتے رہتے تھے۔ (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 340,339 مطبوعہ مصر 1936ء) یعنی اللہ ایک ہے۔ اللہ ایک ہے۔ اس پر ناراض ہوکر اُن کا آقا انہیں اور تکالیف دیتا اور رسّی ان کے پاؤں سے باندھ کر لڑکوں کے سپرد کر دیتا تھا۔ وہ انہیں گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے تھے حتّٰی کہ بلالؓ کی پیٹھ کا چمڑا اُتر جاتا تھا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نشہ پھر بھی نہ اُترتا تھا اور جس ایمان کی حالت میں ان پر مار پڑنی شروع ہوتی تھی اس سے بھی زیادہ ایمان پر اس مار کا خاتمہ ہوا کرتا تھا۔

اب غور کرو یہ محبت اس کے دل میں کس طرح پڑ سکتی تھی اگر وہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کو غلاموں کا حامی اور آزاد کرانے والا نہ سمجھتا۔ اس کے سوا وہ کونسی چیز تھی جو اسے آپ کے دشمن کے گھر میں رہ کر بھی آپ کی طرف مائل کر رہی تھی۔

سمیّہؓ

چوتھا شخص ایک عورت لونڈی تھی جن کا نام سمیّہؓ تھا۔ ابوجہل ان کو سخت دکھ دیا کرتا تھا تاکہ وہ ایمان چھوڑ دیں لیکن جب ان کے پائے ثبات کو لغزش نہ ہوئی تو ایک دن ناراض ہوکر اس نے شرمگاہ میں نیزہ مار کر ان کو مار دیا۔ لیکن انہوں نے جان دے دی مگر محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کو نہ چھوڑا۔ (اسد الغابۃ جلد5 صفحہ 481 مطبوعہ ریاض 1280ھ)۔ اب سوچو کہ مرد تو مرد، عورت لونڈیاں جو شدید ترین دشمنوں کے گھر میں تھیں انہوں نے کس قربانی کے ساتھ آپ کا ساتھ دیا ہے۔ اگر وہ یہ دیکھتیں کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم غلامی کے دشمن نہیں اس کے حامی ہیں تو کیا صنفِ نازک میں سے ہوتے ہوئے وہ اِس طرح آپ کے لیے اپنی جان قربان کرسکتی تھیں؟

عمارؓ

پانچویں مثال عمارؓ کی ہے جو سمیّہؓ کے بیٹے تھے۔ انہیں جلتی ریت پر لِٹایا جاتا تھا۔

صہیبؓ

ایک غلام صہیبؓ تھے جو روم سے پکڑے آئے۔ عبداللہ بن جدعان کے غلام تھے۔ جنہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا وہ بھی رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کے لیے بہت سی تکالیف اٹھائیں۔

ابو فکیہہؓ

ابو فکیہہؓ ایک غلام تھے وہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی ایام میں ایمان لائے۔ انہیں بھی گرم ریت پر لِٹایا جاتا۔ ایک دفعہ رسّی باندھ کر انہیں کھینچا جا رہا تھا کہ پاس سے کوئی جانور گزرا۔ اُن کے آقا نے اُن کی طرف اشارہ کر کے انہیں کہا۔ یہ تمہارا خدا ہے۔ انہوں نے کہا میرا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے۔ اس پر اس ظالم نے ان کا گلا گھونٹا اور پھر بھاری پتھر ان کے سینہ پر رکھ دیا جس سے ان کی زبان باہر نکل آئی اور لوگوں نے سمجھا کہ مر گئے ہیں۔ دیر تک مَلنے مَلانے سے انہیں ہوش آئی۔ (اسد الغابۃ جلد5 صفحہ 273 مطبوعہ ریاض 1280ھ)

لبینہؓ

لبینہؓ ایک کنیز تھیں۔ یہ بھی نہایت ابتدائی ایام میں اسلام لائیں۔ حضرت عمرؓ اپنے اسلام لانے سے پہلے انہیں اسلام کی وجہ سے تکلیف دیا کرتے تھے۔ مگر یہ اپنے اسلام پر قائم رہیں۔

زنیزہؓ

زنیزہؓ بھی ایک کنیز تھیں اور ابتدائی ایام میں ہی ایمان لائیں۔ حضرت عمرؓ اپنے اسلام لانے سے پہلے انہیں ستایا کرتے۔ ابوجہل نے مار مار کر ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار نہ کیا۔ ابوجہل اسے دیکھ کر غصہ سے کہا کرتا تھا کہ کیا ہم اتنے حقیر ہوگئے ہیں کہ زنیزہ نے تو سچا دین مان لیا اور ہم نے نہ مانا۔

نہدیہؓ اور اُمّ عبیسؓ

اِسی طرح نہدیہؓ اور اُمِّ عبیسؓ دو کنیزیں تھیں جو مکّی زندگی میں اسلام لائیں اور دونوں نے اسلام لانے کی وجہ سے سخت مصائب برداشت کئے۔

عامرؓ

عامر بن فہیرہ بھی ایک غلام تھے جنہیں حضرت ابوبکرؓ نے آزاد کر دیا۔ انہیں بھی اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکالیف دی گئیں۔

حمامہؓ

حمامہؓ، بلالؓ کی والدہ تھیں۔ یہ بھی اسلام لائیں اور اسلام کی خاطر انہوں نے تکالیف اٹھائیں۔ ان کے علاوہ اَور غلام اور لونڈیاں بھی تھیں جو آپ پر ایمان لائیں اور اس کی وجہ سے انہوں نے سخت تکلیفیں اٹھائیں۔

غرض رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ابتدائی سات سالوں میں کُل چالیس افراد نے آپ کو مانا جن میں سے کم سے کم 15,14 غلام تھے۔ اور انہوں نے آزاد لوگوں سے زیادہ تکالیف اٹھائیں۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غلامی قائم کرنے والے ہوتے تو یہ لوگ آپ کے دشمن ہوتے نہ کہ آپ پر ایمان لاتے۔

(باقی آئندہ)

(*) کُٹنی: عورتوں کو ورغلانے والی عورت۔ چالاک

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

خطبہ جمعہ

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیت نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔ احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ ہمارے مخالفین چاہے جتنا مرضی شور مچاتے رہیں کہ احمدی مسلمان نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں من حیث الجماعت یہ تسلی دلاتی رہتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تو تبلیغ ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا ہے۔ تیسرے دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو، ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ اُس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے تھے۔

جب خلفاء دنیا کو یہ چیلنج دیتے رہے یا اب مَیں جب دنیا کو یہ کہتا ہوں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے پیغام کو بغیر تھکے دنیا تک پہنچاتے چلے جائیں گے اور ایک دن دنیا کا دل جیت کر اُن کو اسلام کی آغوش میں لے آئیں گے۔ تو اس حسنِ ظن کے ساتھ یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ اعمال کی خوبصورتی اور خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے افرادِ جماعت کی روحانی ترقی کے معیار نہ صرف قائم رہیں گے بلکہ بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو، آپ علیہ السلام کے مشن کو، ایک لگن کے ساتھ آگے چلاتے چلے جائیں گے۔

جماعتوں کو بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دینی علم سیکھنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں جانے کے لئے پیش کریں تا کہ یہاں کے مقامی ماحول اور زبان کے لحاظ سے اُن کو پیغام پہنچانے والے مہیا ہوسکیں۔

یہ تو یقیناً الٰہی تقدیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے غلبہ کے وعدے کو پورا فرمانا ہے۔ لیکن اگر ہم اس وعدے کے پورا ہونے کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنی سوچوں کا دھارا اُس کے مطابق کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔
بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔ یہاں جو اسائلم سیکر ہیں یا ریفیوجی بن کر آئے ہوئے ہیں، کام نہ ہونے کی وجہ سے پریشان بھی رہتے ہیں، کام کی تلاش تو وہ کریں لیکن جو بھی فارغ وقت ہے اُس میں لٹریچر لے کر باہر نکل جائیں اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 رمئی 2013ء بمطابق 10 ہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الحمید۔ چینو۔ لاس اینجلیز (کیلیفورنیا۔ امریکہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیت نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔ احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ ہمارے مخالفین چاہے جتنا مرضی شور مچاتے رہیں کہ احمدی مسلمان نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں من حیث الجماعت یہ تسلی دلاتی رہتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم اگر کہیں مل سکتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے مل سکتی ہے۔ اُس امام الزمان سے مل سکتی ہے، اُس مسیح موعود اور مہدی معہود سے مل سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ یا جس کے ذریعہ سے اسلام کا احیائے نَو ہونا ہے۔ پس چاہے اسلامی ممالک ہیں یا غیر اسلامی دنیا ہے، حقیقی اسلام کی تعلیم اور اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو دینا اب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ذریعہ ہی مقدر فرما دیا ہے۔ آج نہیں تو کل دنیا جان لے گی کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی مسلمان ہے اور حقیقت میں اسلام کی نمائندہ جماعت ہے۔ دو دن پہلے لاس اینجلس ٹائم کی نمائندہ آئی تھیں، انہوں نے سوال کیا کہ تم تو معمولی تعداد میں ہو، امریکہ میں اتنے لوگ جانتے بھی نہیں، تو کس طرح یہ امن کا پیغام جس کا تم دعویٰ کرتے ہو کہ حقیقی اسلام کا پیغام ہے، ملک میں پھیلا سکتے ہو۔ تو میں نے اُنہیں یہی کہا تھا کہ امریکہ کا سوال نہیں، امریکہ میں بھی اور تمام دنیا میں بھی ہم ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے یا تمہاری نسلوں کے دل جیت کر اسلام کی آغوش میں لائیں گے۔ میرا خیال تھا کہ اس پر شاید وہ کسی اور رنگ میں کچھ نہ لکھ دیں لیکن آج ابھی جمعہ پر آنے سے پہلے میں نے جب یہ رپورٹ پڑھی، انٹرویو پڑھا ہے، اُس میں انہوں نے تقریباً صحیح رنگ میں ہی ساری باتیں بیان کی ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جس طرح ہمیشہ انبیاء کی تائید و نصرت فرماتی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی اُس کے یہی وعدے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں اس کے نظارے دکھا رہی ہے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی الفاظ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي (سورۃ المجادلہ:22)۔ کہ ''اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے'' کو جس طرح ہمیشہ سچ کر دکھایا ہے۔ آج جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے، آپ کو بھی انہی الفاظ میں تسلی دلائی ہے اور الہام فرمایا ہے تو یہ بھی ضرور اللہ تعالیٰ سچ کر کے دکھائے گا۔ کیونکہ آپ ہی اس زمانے میں قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ

تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں۔ پس یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے دین کو پھیلانے کے لئے اپنے مقرر کردہ فرستادہ کی تائید ونصرت کے سامان نہ فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا نے ابتداء سے ہی لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں، اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا‘‘۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 381-380)

آپ فرماتے ہیں: ’’کیا یہ لوگ اپنی رُوگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دیں گے جو ابتداء سے تمام نبی اس پر گواہی دیتے آئے ہیں، نہیں، بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونے والی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (سورۃ المجادلہ:22)‘‘۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 8)

پس مجھے تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رتّی بھر بھی شک نہیں ہے اور نہ ہی کسی سچے احمدی کو ہو سکتا ہے کہ نعوذ باللہ جماعت کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات سے محروم رہ جائے گی، یا یہ غلبہ نہیں ہوگا۔ یہاں ہر احمدی پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ یہ غلبہ کیا ہے۔ کیا حکومتوں پر قبضہ کرنا یہ غلبہ ہے؟ یا ہر ملک میں احمدیوں کی اکثریت ہو جانا یہ غلبہ ہے؟ یہ بھی غلبہ کی ایک قسم ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ غلبہ دو طرح سے اور دو طریقوں سے ہوتا ہے۔ ایک حصہ اُس کا نبی کے زمانے میں ہوتا ہے اور نبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور دوسرا نبی کے بعد جو نبی کی تعلیم پھیلانے کے ذریعے سے ہی ہوتا ہے، لیکن ہوتا نبی کے بعد میں ہے۔ اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ یہ ایک غلبہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو عطا فرماتا ہے۔ فرمایا کہ:

’’اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں، اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے‘‘۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

پس نبی کے ذریعہ سے غلبہ یہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کا دنیا کو پتہ چل جاتا ہے کہ خدا ہے۔ دنیا کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ دلائل اور براہین جو نبی دے رہا ہے، خدا تعالیٰ کی خاص تائید سے اُسے ملے ہیں۔ نبی کے علم وعرفان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر ایسے نشانات اُس کی تائید میں آتے ہیں جن سے سچائی ظاہر ہوتی ہے۔ بیشک انبیاء کے مخالفین ان کی مخالفتوں میں بڑھ جائیں لیکن دلائل اور نشانات کو جھٹلا نہیں سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین جو ضدی تھے، اپنے باپ دادا کے طرزِ عمل پر زندگی گزارنا چاہتے تھے، اُن کے پاس دلیل تو کوئی نہیں تھی۔ بس ضد تھی اور ہٹ دھرمی تھی۔ اسی طرح براہین و دلائل سے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں آپ کے مخالفین کے پاس نہ آپ کے وقت میں کوئی ردّ تھا، دلیل تھی اور نہ آج ہے۔ اسی طرح نشانات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں چاند اور سورج کے گرہن کا نشان ہے۔ پہلے نام نہاد علماء اس کا مطالبہ کرتے تھے کہ مہدی اور مسیح کے آنے کی نشانی چاند اور سورج گرہن ہے۔ جب یہ ظاہر ہو گیا تو تاویلیں کرنی شروع کر دیں۔ پھر زلزلوں کے نشانات ہیں۔ اس کے علاوہ بیشمار نشانات ہیں۔ جنہوں نے نہیں ماننا، وہ نہیں مانتے۔ لیکن سعید فطرت لوگ جماعت میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو تخم ریزی اور بیج نبی نے ڈالنا ہوتا ہے وہ ڈال دیتا ہے۔ جو سچی تعلیم دنیا کو بتانی ہو وہ بتا دیتا ہے۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنا اثر دکھاتی رہتی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہوا۔ اور آپ کا یہ پھینکا ہوا بیج اپنے وقت پر لہلہاتی ہوئی فصل بن کر ظاہر ہوتا رہا اور ہو رہا ہے۔

پس یہ غلبہ کی ایک قسم ہے۔ بیشک آپ کی زندگی میں چند لاکھ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، لیکن یہ غلبہ ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بے حساب نشانات آپ کے حق میں ظاہر ہوئے اور علمی اور روحانی لحاظ سے بھی آپ کا مقابلہ کوئی نہ کر سکا۔

پھر غلبہ کا دوسرا حصہ ہے، جیسا کہ میں نے کہا، وہ نبی کی وفات کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اصل میں تو یہ بھی نبی کے دلائل اور خدا تعالیٰ کے نشانات کے ظاہر ہونے کا تسلسل ہی ہے لیکن یہ نبی کی زندگی کے بعد ہوتا ہے۔ گو دشمن سمجھتا ہے کہ نبی فوت ہو گیا کہ جس شخص نے دعویٰ کیا تھا وہ فوت ہو گیا۔ جس نے جماعت بنائی تھی وہ اس دنیا سے گزر گیا۔ اب ہم دوبارہ اُس کی بنائی ہوئی جماعت کو زیر کر لیں گے، اپنے میں شامل کر لیں گے۔ اس جماعت میں شامل لوگوں کو مفسدانہ خیالات پھیلا کر جماعت سے دور کر لیں گے کیونکہ اب ان کو سنبھالنے والا کوئی نہیں۔ جو نبی کو عارضی غلبہ ملا تھا وہ اب اپنے خاتمے کو پہنچ جائے گا۔ یہ دشمنوں کی سوچ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین نے بھی یہی سمجھا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس بارے میں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ پہلے انبیاء کی طرح میرا غلبہ بھی وہ غلبہ ہوگا اور خدا تعالیٰ کے جو وعدے ہیں، جب تک وہ پورے نہیں ہوتے، وہ غلبہ ہوتا چلا جائے گا۔

پس یہ آپ نے فرمایا کہ میں فوت بھی ہو جاؤں تو پریشان نہ ہونا۔ میں نے جو بیج ڈالا ہے، جو تخم ریزی کی ہے اُس نے تناور پھلدار درختوں کا ایک سلسلہ بننا ہے جو دوسری قدرت یعنی خلافت کے ذریعہ سے قائم رہے گا تا کہ غلبہ کا وعدہ پورا ہوتا رہے۔ پس غلبہ کا ایک حصہ جس طرح انبیاء کی زندگی میں اور ایک حصہ اُن کی زندگی کے بعد پورا ہوتا ہے، اسی طرح جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدے کے دوسرے حصہ کو بھی پورا ہوتا دیکھ رہی ہے۔ بیشک جماعت کی ترقی اور غلبہ تو ہونا ہی ہے، جیسا کہ پہلے مَیں نے بتایا، عددی لحاظ سے، تعداد کے لحاظ سے بھی ہوگا اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ بھی ہو رہا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری ذمہ داری بھی بتائی ہے کہ کس طرح ہم اس غلبہ کا حصہ نسلاً بعد نسلٍ بن سکتے ہیں۔ اور یہ ذمہ داریاں وہی ہیں جو قرآنِ کریم نے ہمیں بتائی ہیں کہ تقویٰ پر قدم مارو۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کے جائزے لو اس پیغام کو اور اس مشن کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے، پورا کرو۔ آپ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے آئے تھے۔ دنیا کو شرک سے پاک کرنے آئے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے‘‘۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-306)

پس دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تو تبلیغ ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا ہے تیسرے دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو، ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ اُس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے تھے۔

بیشک نشانات و براہین خدا تعالیٰ نے عطا فرمائے اور آج تک ان نشانات کے ذریعہ ہی ہم احمدیت کی ترقی دیکھ رہے ہیں۔ اگر اپنی کوشش دیکھیں تو ہزارواں لاکھواں حصہ بھی نہیں اُن انعامات اور فضلوں کا جو اللہ تعالیٰ جماعت پر فرما رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہماری ذمہ داری بتائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرف توجہ نہیں کرے گا تو اُن فضلوں کا وارث نہیں بن سکے گا جو آپ علیہ السلام کی جماعت کا فعّال حصہ بننے سے وابستہ ہیں۔ پس ہمیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بیشک پھل ہماری کوشش سے نہیں لگ رہے، انعامات ہماری کوشش سے نہیں مل رہے۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ اُس خدا کے فضل ہیں جو اپنے پیاروں کی ہمیشہ لاج رکھتا ہے، جو جب کسی کو اپنے اِذنِ خاص سے کھڑا کرتا ہے تو اُس کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو حیرت انگیز طور پر پورا کر کے دشمن کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی جماعت ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، کوشش کا ہمیں بہرحال حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کوشش کرنے والوں کی خصوصیات کا جو قرآنِ کریم میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے، اُن کا ایک جگہ اس طرح ذکر فرمایا کہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (سورۃ حٰم سجدۃ:34)۔ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

پس یہ باتیں ہیں، یعنی دعوت الی اللہ یا تبلیغ، اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھنا، نیک اعمال بجا لانا، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری کرنا، اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق ان حقوق کی ادائیگی کرنا۔ کیونکہ تبلیغ اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اپنے اعمال پر نظر رکھتے ہوئے اُن کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نہ ڈھالا جائے۔ اور پھر ان کی ادائیگی میں خدا تعالیٰ کی رضا کو جب تک مدّنظر نہ رکھا جائے۔ جب ایک احمدی اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں یہ عہد کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ تو پھر اس کا مکمل پاس کرنا بھی ضروری ہے۔ تبھی ہمارے نمونے دیکھتے ہوئے دنیا ہماری طرف متوجہ ہوگی۔ جب خلفاء دنیا کو یہ چیلنج دیتے رہے یا اب مَیں جب دنیا کو یہ کہتا ہوں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے پیغام کو بغیر تھکے دنیا تک پہنچاتے چلے جائیں گے اور ایک دن دنیا کا دل جیت کر اُن کو اسلام کی آغوش میں لے آئیں گے۔ تو اس حسنِ ظن کے ساتھ یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ اعمال کی خوبصورتی اور خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے افراد جماعت کی روحانی ترقی کے معیار نہ صرف

قائم رہیں گے بلکہ بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو، آپ علیہ السلام کے مشن کو، ایک لگن کے ساتھ آگے چلاتے چلے جائیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو دین کا علم حاصل کرنے والا ہو۔ تفقّہ فی الدین رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اپنے ہم قوموں کو اور دنیا کو پہنچاتا چلا جائے، لیکن مومنین کو بھی حکم ہے دعوتِ الی اللہ کرو۔ اگر ہمارے پاس مبلغین کی فی الحال کمی ہے تو ہم انتظار نہیں کر سکتے کہ وہ تیار ہوں گے تو پھر تبلیغ کے کام آگے بڑھیں گے، تبلیغ کے کاموں کو آگے بڑھاتے چلے جانے کے لئے ہمیں ہر جگہ سے ایسے گروہ نکالنے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے پیغام کو آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں افرادِ جماعت کا ایک طبقہ ایسا ہے جو تبلیغ کا شوق بھی رکھتا ہے اور اس کے لئے وقت بھی دیتا ہے۔ امریکہ میں بھی ایسے لوگ ہیں، باوجود اس کے کہ کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں معاشی حالات کی سختی کی وجہ سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور اس وجہ سے دنیا کمانے کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک گروہ یہاں بھی ایسا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد پر ایسے احسن رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور اُن کے لئے دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ بعض ایسے لوگ مجھے ملے ہیں جو چھوٹی موٹی دکانداری کرتے ہیں، سٹال لگاتے ہیں لیکن اس سٹال کے ساتھ بھی انہوں نے تبلیغ جاری رکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے سٹالوں کو بھی تبلیغ کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ پہلے اُن کو شکوہ تھا کہ لٹریچر نہیں ملتا۔ اب کہتے ہیں کہ اس علاقے کے لئے سپینش زبان میں لٹریچر تو ہمیں مل جاتا ہے لیکن اس میدان میں وسعت آنے سے جو لٹریچر کے ذریعہ سے آ رہی ہے، اب اُن کا مطالبہ یہ ہے اور اس کے لئے اُن کے دل میں تڑپ ہے اور لگن ہے کہ ہمیں جلد از جلد سپینش بولنے اور دینی علم رکھنے والے مبلغین بھی چاہئیں۔ جماعت اپنے وسائل کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کر رہی ہے کہ مبلغ دے لیکن اگر اتنی ڈیمانڈ ہے تو جماعتوں کو بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دینی علم سیکھنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں جانے کے لئے پیش کریں تاکہ یہاں کے مقامی ماحول اور زبان کے لحاظ سے اُن کو پیغام پہنچانے والے مہیا ہو سکیں۔ یہ جذبہ اور تبلیغ کا جوش یہاں کے صرف پرانے احمدیوں اور بڑی عمر کے لوگوں میں نہیں ہے بلکہ بعض نوجوانوں میں بھی مَیں نے دیکھا ہے۔ بلکہ یہاں ایک نو احمدی ہیں جو شاید بے پوائنٹ (Bay Point) کے علاقے میں رہتے ہیں، مجھے ملنے آئے تو بڑے جوشیلے تھے کہ کس طرح ان لوگوں کو جو مقامی سپینش اوریجن (origin) کے ہیں احمدیت اور حقیقی اسلام پہنچایا جائے اور جلد سے جلد پہنچایا جائے۔ کہنے لگے کہ تبلیغ کرتا ہوں مجھے بائبل تو چالیس فیصد یاد ہے اور اب میں قرآنِ کریم کے دلائل بھی یاد کر رہا ہوں۔ اور یہ اُن لوگوں کے لئے بھی پیغام ہے جو پرانے احمدی ہیں اور اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ بقول اُن نو احمدی کے اب عیسائیت سے لوگ دور جا رہے ہیں لیکن مذہب سے نہیں، خدا تعالیٰ سے نہیں۔ اُن کو خدا کی تلاش ہے اس لئے اس خلاء کو پورا کرنے کے لئے ہمیں آگے آنا چاہئے۔ اُن کو سچے مذہب سے رُوشناس کروانے کے لئے، اُنہیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے ہمیں بہت زیادہ تبلیغ کی ضرورت ہے۔ بہرحال اُن کے جوش کو دیکھتے ہوئے اور خود مجھے بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی تھی مَیں نے مشنری انچارج صاحب سے بھی اس بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے کہ یہاں کے لئے سکیم بنائیں۔ امیر صاحب کو بھی کہا ہے۔ لیکن اگر ذیلی تنظیمیں بھی جماعتی نظام کے ساتھ مل کر ایک کوشش کریں اور وقفِ عارضی کی سکیمیں بنائیں اور جن علاقوں میں میدان سازگار ہیں وہاں زیادہ کام کریں تو ایک دفعہ کم از کم اس علاقے کے ہسپانوی لوگوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا تعارف ہو جائے گا اور ہمیں یہ کروانا بہت ضروری ہے۔ مطالبات تو اب اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ اب یہ فکر نہیں کہ تعارف کس طرح کروایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے راستے کھول دیئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ نہ صرف امریکہ میں بلکہ ساؤتھ امریکہ کے ملکوں میں گوئٹے مالا کے ہمارے احمدی ہیں، یہاں آئے ہوئے ہیں، بڑے پُر جوش داعی الی اللہ ہیں۔ کہنے لگے کہ ہمیں مبلغین دیں اور لٹریچر دیں جو مقامی سپینش زبان کے مطابق ہو۔ کیونکہ ان کی سپینش اور سپین میں بولی جانے والی سپینش میں بعض جگہ بعض الفاظ میں کافی فرق ہے۔ اور ہمارا لٹریچر عموماً سپین میں تیار ہوتا ہے۔ تو جب میں نے اُنہیں کہا کہ سپین پر توجہ ہے، وہاں کا لٹریچر فی الحال استعمال کریں تو کہنے لگے کہ آپ کو وہاں کی فکر ہے جہاں صرف چالیس ملین لوگ آباد ہیں اور یہاں چار سو ملین سپینش بولنے والے ہیں ان کی آپ کو فکر نہیں ہے۔ تو یہ ہیں وہ حقیقی مددگار اور داعینِ الی اللہ جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے۔

پس اب لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر زمینیں بھی ہموار کرتی چلی جا رہی ہے۔ امریکہ میں بھی اور ساتھ کے ہمسایہ ملکوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلا دی ہے۔ یہی کہا جاتا ہے کہ کیلیفورنیا میں تو اب ہسپانوی لوگوں کی اکثریت ہو چکی ہے جن میں بظاہر یہ لگتا ہے کہ مذہب کی طرف رجحان بھی ہے، لیکن اب ان کو سچے مذہب کی تلاش ہے۔ پس اس علاقے کے لئے ایک خاص پروگرام بننا چاہئے اور یہاں رہنے والوں کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ فی الحال جو لٹریچر مہیا ہے اُسی کو استعمال کریں، اُسی سے استفادہ کریں اور جلد از جلد یہاں کی زبان کے مطابق بھی لٹریچر کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ مجھے اپنی اس سوچ کو کہ یہاں احمدیت کے لئے میدان وسیع ہے اُس وقت بھی مزید تقویت ملی جب ہمارے مبلغ اظہر حنیف صاحب کا ایک خط یہاں آنے سے کچھ دن پہلے میرے سامنے آیا جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک رؤیا کے بارے میں لکھا تھا، جس کو انہوں نے غالباً اپنے کسی خطبے میں بیان کیا تھا۔ اس وقت وہ خط تو میرے سامنے نہیں ہے لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے رؤیا یہ تھی۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو احمدیوں کا ہے اور وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کہتے ہیں کہ مجھے یہ لگا کہ وہ علاقہ ایسا ہے جیسا لاس اینجلس کا علاقہ ہے۔ پس اگر ہم کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اس کوشش میں لگ جائے، حقیقی انقلاب اُس وقت آتا ہے، یا جلد اُس کے آثار شروع ہوتے ہیں جب لوگ بھی اُس کے لئے کوشش کریں۔ تو یہ تو یقیناً الٰہی تقدیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے غلبہ کے وعدے کو پورا فرمانا ہے لیکن اگر ہم اس وعدے کے پورا ہونے کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنی سوچوں کا دھارا اُس کے مطابق کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ بعض لوگ یہ سوچ رکھتے ہیں اور اُن کی سوچ صرف اپنی کم ہمتی کی وجہ سے ہے کہ یہ دنیا دار لوگ ہیں، ان کو دین سے کوئی غرض نہیں۔ یہاں تو دنیا کی سب سے بڑی فلم انڈسٹری ہے۔ یہاں تو دنیا کی ہاؤہُو بہت ہے۔ ٹھیک ہے یہ سب کچھ ہے لیکن ایک بہت بڑا طبقہ ہمارا انتظار بھی کر رہا ہے۔ اور جتنا میں سوچتا ہوں میرے دل میں یہ گڑھتا جا رہا ہے کہ بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔

پس ہمیں اپنی کمزوریوں کو ان کے کندھے پر رکھ کر بہانے نہیں تلاش کرنے چاہئیں۔ پس جہاں جماعتی نظام کو بھی ایک خاص پروگرام کے ذریعہ کوشش کرنی چاہئے اور اگر بنایا ہوا ہے تو پھر وہاں ذیلی تنظیموں کو بھی اُس پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔ لیکن یہاں رہنے والے ہر احمدی اور صرف اس اسٹیٹ کے رہنے والے احمدی نہیں بلکہ پورے ملک میں رہنے والے احمدی کی یہ ذمہ داری بھی ہے اور اُس کا عہدِ بیعت یہ ذمہ داری اُس پر ڈالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں کی ذمہ داری جو خدا تعالیٰ نے بتائی ہے، یعنی اعمالِ صالحہ بجالانا اور کامل فرمانبرداری کا اظہار، اُس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اس کے حصول کی کوشش کریں اور یہ کس طرح ہوگا؟ اس کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھنا ہوگا کہ وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ صرف یہ کہہ کر کہ ہم تو دنیا دار ہیں، ہم تو کمزور ہیں، ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم نے بیعت کر لی اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جواب دہی سے بچ نہیں سکتے۔ بیشک ہر احمدی مسلمان دوسرے مسلمانوں کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر بہتر حالت میں ہے اور نبی کے انکار کا جو گناہ ہے اُس سے بچا ہوا ہے۔ لیکن حقیقی مومن وہ ہے جو ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے۔ اَسْلَمْنَا سے نکل کر ایمان کی ترقی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ ظاہری فرمانبرداری سے نکل کر کامل فرمانبرداری کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں بہت سے احمدی ایسے ہیں جن کے خاندانوں میں احمدیت اُن کے باپ دادا کے زمانے سے ہے۔ اُن بزرگوں نے اَسْلَمْنَا سے بہت آگے نکل کر اٰمَنَّا کے نظارے دکھائے، حیرت انگیز قربانیاں کیں۔ پس اُن کی قربانیوں اور اُن کی خواہشات کا احترام کرنا بھی اُن کی اولادوں پر فرض ہے۔ جب اُن کی خواہشات کا احترام ہوگا تو پھر اُن کی دعاؤں کے بھی آپ وارث بنیں گے۔ پس یہاں پرانے رہنے والے اس لحاظ سے بھی اپنے جائزے لیں کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کا حق بھی ادا کرنا ہے۔

اس کے علاوہ یہاں افرادِ جماعت کا ایک ایسا طبقہ بھی آیا ہے جو گزشتہ چند سالوں سے یہاں آنا شروع ہوا ہے، صرف اس لئے کہ اُن کے اپنے ملک میں اُن کے لئے حالات تنگ کر دیئے گئے۔ یہاں اُن کو ان مغربی ممالک میں یا مغربی ممالک کی حکومتیں جس میں امریکہ بھی شامل ہے صرف اس لئے شہری حقوق دے رہی ہیں اور اپنے آپ میں جذب کر رہی ہیں کہ بحیثیت احمدی اُنہیں اُن کے اپنے ملک میں شہری حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے اور نہ صرف شہری حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے بلکہ ظلموں کی چکّی میں پیسا جا رہا ہے۔ پس یہاں آپ کا آنا جماعت احمدیہ کا فرد ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک عملی احمدی ہونے کا نمونہ بھی دکھائیں۔ یہاں میں پھر اس بات کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ یہاں جو اسائلم سیکر ہیں یا ریفیوجی بن کر آئے ہوئے ہیں، کام نہ ہونے کی وجہ سے پریشان بھی رہتے ہیں، کام کی تلاش تو وہ کریں لیکن جو بھی فارغ وقت ہے اُس میں لٹریچر لے کر باہر نکل جائیں اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں۔ گھر بیٹھنے سے تو مزید ڈپریشن ہوتا ہے، اُس سے بھی بچ جائیں گے، اُس سے جان چھوٹے گی اور بعید نہیں کہ اِس برکت سے اللہ تعالیٰ حالات بھی بہتر کر دے اور انشاء اللہ کر دے گا۔

بہرحال اب میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قسم کی جماعت دیکھنا چاہتے ہیں یا ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو آپ نے یہ بیان فرمائی کہ یہ سلسلہ اس لئے قائم ہوا ہے تا اللہ تعالیٰ پر ایمان

بڑھے۔(ماخوذ از ملفوظات جلد4 صفحہ 652 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے فرمایا کہ قرآنِ شریف سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان، تدبر اور غور سے بڑھتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد4 صفحہ 652 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھانے کے لئے سب سے پہلے تو اُس کی کتاب قرآنِ کریم کو باقاعدہ پڑھنا چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہئے۔ جتنا وسیع لٹریچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں اُس کو نہ پڑھ کر ہم اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں اور یہ محرومی بھی ایمان میں کمزوری کا باعث بنتی ہے۔ پس اس طرف بھی ہمیں توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ایمان نشانات سے بھی بڑھتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد4 صفحہ 652 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نشان کے طور پر یہ بھی الہام فرمایا تھا کہ تیرے پاس دور دراز سے اور کثرت سے لوگ آئیں گے۔ اور یہ نظارے ہم نے آپ کی زندگی میں دیکھے اور تاریخ نے اس کو محفوظ کیا۔ اور یہی نہیں بلکہ ہر سال، ہر ملک کے جلسہ میں یہ نظارے ہم دیکھتے ہیں اور آج بھی یہ نظارہ نظر آ رہا ہے کہ ملک کے طول و عرض سے صرف جمعہ پڑھنے کے لئے سفری صعوبتیں برداشت کر کے اور خرچ کر کے لوگ آئے ہیں۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ نمبر 39 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

صرف اس وجہ سے کہ خلیفۂ وقت یہاں آیا ہوا ہے۔ اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی وجہ سے ہے جو اُن کا خلافت سے تعلق ہے۔ پس اگر دیکھنے والی آنکھ یہ دیکھے اور ہر دل اور دماغ جو غور کرنے والا اور تدبر کرنے والا ہے اس بات کو اپنے سامنے رکھے تو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور جماعت کی سچائی پر ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

پھر آپ نے ایک سچے احمدی کی یہ نشانی بتائی کہ آپ کی بیعت میں آنے کے بعد اُس میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔'' (ملفوظات جلد4 صفحہ 402 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہم میں سے ہر ایک کو جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہم نے میں کس قدر ترقی کی ہے۔ کیا وہ اعمالِ صالحہ جن کے بجالانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حکم دیا ہے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ہم بجالا رہے ہیں؟ یا اُنہیں تلاش کر کے بجالانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو ابھی ہم اَسْلَمْنَا کے دائرے میں ہی پھر رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ایمان میں ترقی کریں، جبکہ اللہ تعالیٰ کا ہم سے یہ مطالبہ ہے کہ ہم ایمانوں میں مضبوط ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اُس کی نصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں۔ قرآنِ شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں''۔ یعنی عمل، ہماری عملی حالتیں ایسی ہو جائیں کہ یہ ثابت ہو کہ ہم ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔ فرمایا'' نہ صرف قال سے''۔ صرف زبانی باتیں نہ ہوں۔ ''اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔ لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے نافرمان اور اُس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں، کسی مخالفت کی حاجت نہیں۔ وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 146 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اُس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لو گے تو اللہ تعالیٰ سب سے اوّل تم ہی کو ہلاک کرے گا۔ کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے اور پھر عملی طور سے اُس کے منکر ہوتے ہو۔ اس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے، ہرگز نہ بچو گے۔ خدا تعالیٰ کا کسی سے رشتہ نہیں۔ نہ اُس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اُسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اُسی کی مخلوق ہو۔ صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو۔'' (ملفوظات جلد4 صفحہ 112 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ جماعت کو تقویٰ میں بڑھنے، اعمالِ صالحہ کی طرف توجہ دینے، دعاؤں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''نِرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ اسی پر بس نہ کرے۔ نہیں بلکہ اُنہیں دونو کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیے جس کے لئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں۔'' (ملفوظات جلد4 صفحہ 663 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں۔

انسان دوسرے انسان پر اپنے عمل سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ تمہارا قول و فعل ایک ہونا چاہئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دعوتِ الی اللہ کرنے والوں کو نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''نرمی سے کام لو اور اس سلسلہ کی سچائی کو اپنی پاک باطنی اور نیک چلنی سے ثابت کرو۔ یہ میری نصیحت ہے، اس کو یاد رکھو۔'' (ملفوظات جلد4 صفحہ 185 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا پر سلسلہ کی سچائی اُس وقت ثابت ہوگی جب ہمارے اندر و باہر ایک ہو جائیں گے۔ ہمارا قول و فعل ایک ہوگا۔ جب ہم نئے آنے والوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم بتا کر اپنے میں شامل کریں گے۔ پھر رنگ، نسل، قوم کے فرق کو مٹا کر صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ہمیں ہر ایک کو بھائیوں کی طرح گلے سے لگانا ہوگا۔ اپنے عزیزوں کی طرح اُن سے سلوک کرنا ہوگا۔ بہت سے افریقن امیریکن گزشتہ زمانوں میں احمدی ہوئے، جن کی آئندہ نسلیں جماعت سے دور ہو گئیں اور جو وجوہات ہیں اُن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے جو شکوہ رہتا ہے، جب اکثر میں نے پوچھا ہے کہ پاکستانیوں احمدیوں کی اکثریت نے اُنہیں اپنے اندر صحیح جذب نہیں کیا۔ اسلام کی تعلیم تو بتائی لیکن اپنے عمل اُس کے مطابق نہیں رکھے۔ گو یہ دُور ہٹنے والوں کی بدقسمتی ہے کہ وہ ایمان کے بجائے لوگوں کی طرف توجہ دیتے رہے، اشخاص کو دیکھتے رہے۔ لیکن اُن کی ٹھوکر کا موجب بننے والے بھی اس بدقسمتی کا حصہ بن گئے۔ پس اس طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک آخری اقتباس مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولتمند اور خوش خور ہوں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو، نہ پہلے امر کی طرف ......''۔ فرمایا:'' مِن جُملہ اُس کے وعدوں کے ایک یہ بھی ہے جو فرمایا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (سورۃ آل عمران 56)۔'' اور جو تیرے پیرو ہیں، اُنہیں اُن لوگوں پر جو جو منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔ فرمایا:'' یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو میرے منکروں اور میرے مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں سے ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا۔ ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پر چلے، اُس وقت تک اِتّباع کا لفظ بھی صادق نہیں آتا''۔ فرمایا کہ'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدّر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتّباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلّی ملتی ہے اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد4 صفحہ 596 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامل پیروی کرنے والی جماعت بنانے کی فکر تھی اور اس غم سے آپ بے چین ہوتے تھے لیکن آپ فرماتے ہیں کہ قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جانے کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرما دیا ہے۔ اس لئے مجھے امید بھی ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے کامل پیروی کرنے والے مخلصین عطا فرماتا رہا اور فرما بھی رہا ہے۔ لیکن ہمیں اپنی فکر ضرور کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک وہ معیار حاصل کرنے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ معیار حاصل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم احمدیت کے غلبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

جماعت احمدیہ ٹوگو کے جلسہ سالانہ 2012ء کا کامیاب انعقاد

غیر از جماعت مہمانوں کے علاوہ ساڑھے آٹھ صد افراد کی شرکت۔ بینن اور نائیجر سے وفود کی آمد۔

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں کوریج۔ مختلف موضوعات پر علماء کی تقاریر اور مجلس سوال و جواب۔

رپورٹ: وسیم احمد ظفر ثانی۔ افسر جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ ٹوگو کا چھٹا نیشنل جلسہ سالانہ 22 و 23 دسمبر 2012ء ٹوگو کے دارالحکومت لومی (Lome) میں منعقد ہوا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ کا انعقاد دارالحکومت میں کیا گیا۔ امسال کے لئے جلسہ سالانہ کا موضوع جماعت احمدیہ کا موٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' رکھا گیا تھا۔

امسال جلسہ سالانہ کے بڑے بڑے اشتہارات شائع کر کے ملک کے تمام بڑے شہروں میں لگائے گئے تھے۔ نیز دعوت نامے اور پروگرام پرنٹ کر کے دارالحکومت میں تمام اہم اداروں اور سرکاری عہدیداروں کو بھجوائے گئے۔ دارالحکومت میں FM ریڈیو پر جلسہ کے انعقاد کے اعلانات بھی کروائے گئے۔ مرکزی و مقامی مبلغین اور معلّمین نے جلسہ کی کامیابی کے لئے جماعتوں کے دورے کر کے احباب جماعت کو متحرک کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ مبارک میں جلسہ سالانہ کی برکات اور اس کی اہمیت بیان کی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے دارالحکومت کے علاقہ Togo 2000 میں واقع ایک بڑا ہال کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا جس کی صفائی اور تزئین و آرائش کا کام خدام نے سرانجام دیا۔ جلسہ گاہ میں رنگین خوبصورت بینرز کے ذریعے آیات قرآنی، احادیث نبوی ﷺ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام نمایاں کر کے آویزاں کئے گئے تھے۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے بھی سجایا گیا تھا اور داخلی دروازہ کو خوبصورت گیٹ میں تبدیل کر کے آرائشی لائٹس سے سجایا گیا تھا۔ رجسٹریشن، استقبالیہ اور سامان کی حفاظت کے حوالہ سے دفاتر قائم کئے گئے تھے اور کتب خریدنے کے لئے ایک بکسٹال بھی لگایا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے لنگر خانہ میں کھانے اور چائے کی تیاری کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ نے سرانجام دی۔ ملک کے مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کے علاوہ بینن اور نائیجر سے بھی وفود نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ امسال ٹوگو کی 65 سے زائد جماعتوں سے ساڑھے آٹھ صد احباب نے شرکت کی۔

جلسہ کا پہلا دن: 22 دسمبر بروز ہفتہ

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مکرم عرفان احمد ظفر صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج ٹوگو نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ لومے نے ٹوگو کا قومی جھنڈا لہرایا۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم عبدالقدوس صاحب نمائندہ امیر بینن نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم، آیات کریمہ کے فرنچ ترجمے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے ہوا۔ جس کے بعد صاحب صدر نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور برکات پر روشنی ڈالی اور دعا کروائی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم امین عبدالکریم صاحب معلّم نے کی جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ تیسری تقریر مکرم یعقوب صاحب معلّم کی تھی جس کا موضوع تھا: ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور امن کے سفیر''۔ اس اجلاس میں متعدد سرکاری محکموں کے نمائندگان اور سول سوسائٹی کے معززین شریک ہوئے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں سوالات کئے۔ مبلغین کے ایک پینل نے ان سوالات کے تسلّی بخش جوابات دیئے۔

جلسہ کا دوسرا دن: 23 دسمبر بروز اتوار

دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن والحدیث کا موضوع ''تربیت اولاد'' تھا۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مجلس خدام الاحمدیہ ٹوگو کے صدر صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ و نظم کے بعد لوکل مشنری مکرم ماما بیلو صاحب نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے ''اسلامی تعلیمات اور فلسفۂ جہاد'' کے موضوع پر کی۔ اور مکرم آدم احمد صاحب نے ''رحمۃ للعالمین'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد نومبائعین کی طرف سے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات اور بعض غیر از جماعت احباب کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے دلچسپ تأثرات بیان کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم عرفان احمد ظفر صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صالح میکائیل صاحب نے ''مالی قربانی کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد اختتامی تقریر میں صدر اجلاس نے جماعت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر روشنی ڈالی اور آخر میں اختتامی دعا کروائی۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں کوریج

جلسہ سالانہ کو خدا کے فضل سے میڈیا میں کافی کوریج ملی اور جماعت احمدیہ کے پیار و محبت اور امن و سلامتی کے پیغام کو خوب سراہا گیا۔ چنانچہ ہزاروں افراد تک جماعت احمدیہ کا تعارف بڑے عمدہ طریق پر پہنچا۔

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر جو ریکارڈنگز کی تھیں انہیں اپنے پروگراموں میں نشر بھی کیا۔ نیشنل ٹی وی اور ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل نے جلسہ کو بہت اچھے اور تفصیلی طور پر نشر کیا۔ پرائیویٹ ٹی وی نے ایک گھنٹے کے پروگرام میں جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ جلسہ احمدی احباب کی تعلیم و تربیت اور اخلاقی و روحانی ترقی کے لئے ہر سال منعقد کیا جاتا ہے تا کہ احمدی اپنے معاشرہ اور ملک و قوم کے مفید شہری بن سکیں۔

معزز مہمانان کے تأثرات

جلسہ میں تشریف لانے والے معزز مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی امن و سلامتی کے بارہ میں تعلیمات کو صحیح اسلامی تعلیمات قرار دیا۔

مواصلات کے وزیر کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں بتایا وزیر موصوف اپنی مصروفیات کی وجہ سے شامل نہیں ہوسکے لیکن انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے نیک خواہشات کا پیغام بھیجا ہے۔

اکثر معزز مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اس جلسہ میں شریک ہوکر جماعت احمدیہ اور اسلام کے بارے میں ہم نے بہت کچھ سیکھا جو ہم پہلے نہیں جانتے تھے۔ ایک بہت اہم بات جو ہم نے سیکھی وہ یہ ہے کہ احمدی محبت اور پیار پر یقین رکھتے ہیں اور یہ پیار اور محبت ہمیں اس جلسہ کے ماحول میں نظر آیا ہے۔

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت کا محبت اور امن کا پیغام بہت متأثر کُن ہے۔ اس پیغام میں دنیا کو درپیش مسائل کا حل موجود ہے۔ اسلام کے بارہ میں جو میرے خیالات پہلے تھے، آج کے جلسہ کے بعد ان میں مکمل تبدیلی آگئی ہے۔ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔

اسی طرح تمام سرکاری اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے جماعت کے امن کے پیغام اور اس سلسلہ میں جماعت کی کوششوں کو سراہا۔ مہمانوں نے جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو آج کی دنیا میں امن اور امید کی کرن قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دُور رس شیریں ثمرات ظاہر فرمائے اور شاملین اور مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور سب کے ایمان و وفا میں برکت دے۔ آمین

ایک حکایت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مثنوی رومی والوں نے ایک حکایت لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ ایک سپیرا تھا جس نے ایک ایسا سانپ پکڑا جو کسی اَور سپیرے کے پاس نہیں تھا۔ وہ سانپ اُس نے نہایت سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ اُس کے دوست آشنا آتے تو وہ بڑے شوق سے وہ سانپ اُن کو دکھاتا۔ ایک دن جو وہ صبح کو اُٹھا تو اُس نے دیکھا کہ گھڑے میں سے سانپ نکل گیا ہے۔ اتفاقاً اس کا ڈھکنا کھلا رہ گیا اور سانپ نکل گیا۔ اَب اُسے بڑی گھبراہٹ ہوئی اور اُس نے خدا تعالیٰ کے حضور رونا اور چلّانا شروع کردیا کہ خدایا! میرا سانپ مجھے مل جائے، خدایا! میرا سانپ مجھے مل جائے۔ گھنٹہ دو گھنٹہ دعا کرنے کے بعد وہ گھڑے کا منہ کھول کر دیکھتا کہ سانپ اُس میں واپس آگیا ہے یا نہیں۔ مگر سانپ کہاں آتا۔ وہ پھر دعا میں مشغول ہوجاتا۔ اسی طرح وہ سارا دن اور ساری رات دعا کرتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص آیا اور اُس نے اُسے آکر کہا کہ فلاں گھر میں چلیے، وہاں ایک نئی قسم کے سانپ نے ایک شخص کو کاٹا ہے اور وہ مر گیا ہے۔ سب سپیرے وہاں جمع ہیں سانپ پکڑا ہوا ہے اور آپ کو بھی بلایا گیا ہے تا کہ آپ اُس سانپ کو دیکھ لیں۔ جب وہ گیا اور اُس نے سانپ دیکھا تو وہ وہی تھا جو اُس کے گھر سے بھاگا تھا۔ اور جس کے لئے چوبیس گھنٹے سے وہ دعائیں کر رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے اُس کے اندر کوئی نیکی تھی جو اللہ تعالیٰ کو پسند آگئی۔ سانپ اُس کے گھر سے بھاگا اور دوسرے گھر میں چلا گیا۔ دوسرا شخص یہ سمجھ کر کہ یہ نئی قسم کا سانپ ہے اُسے پکڑنے لگا تو سانپ نے اُسے ڈسا اور وہ مر گیا۔ جب اُس نے یہ نظارہ دیکھا تو وہ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گِر گیا اور کہنے لگا: خدایا! مَیں تو سمجھتا تھا کہ تُو نے میری دعا نہیں سنی۔ مگر درحقیقت تُو نے میری دعا سُن لی تھی۔ اور اس کا نہ ملنا ہی میرے لئے مفید اور بابرکت تھا۔...... کوئی انسان نہیں جانتا کہ وہ جو کچھ اپنے لئے مانگ رہا ہے وہ اُس کے لئے مفید بھی ہوگا یا نہیں۔ اِس بات کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے۔ اور جب انسان اِس قدر محدود علم رکھنے والا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے کسی سلوک کو یا اُس کی کسی عطا کردہ نعمت کو بُرا کیوں سمجھے''۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم۔ صفحہ 34-35)

تصحیح و اعتذار

گزشتہ شمارہ (24 مئی 2013ء) میں صفحہ اوّل پر حدیث کے کالم میں عنوان غلطی سے ''بارش کی دعا'' شائع ہوگیا ہے جبکہ اس کا اصل عنوان ''خلافت علیٰ منہاج نبوت'' ہے۔ ادارہ اس فروگذاشت پر قارئین سے معذرت خواہ ہے۔ براہ کرم اس کی تصحیح فرمالیں۔ الفضل انٹرنیشنل کے انٹرنیٹ ایڈیشن میں یہ درستی کردی گئی ہے۔

(مینیجر)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر 2

پس جب انسان خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرے، اس کی قدرتیں دیکھے، اس کی ربوبیت پر یقین کرے اور اس بات پر غور کرے کہ کس طرح میرے پیارے ربّ نے میری پیدائش سے لے کر آج تک میری زندگی کے سامان پیدا فرمائے ہیں بلکہ تاحیات ہی اس کی ربوبیت ہے جو ہر انسان کی پرورش کے سامان کرنے والی ہے۔ اسی طرح وہ رحمان ہے، ہر قدم پر ہر انسان مومن وغیر مومن اس کی رحمانیت کے نظارے دیکھتا ہے۔ لیکن ایک مومن جب خدا تعالیٰ کے انعامات کی بارش اپنے اوپر برستے ہوئے دیکھتا ہے تو خدا تعالیٰ سے محبت میں ایک جوش پیدا ہو کر وہ پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے۔ اور پھر ایک نیک شخص اور عبدِ رحمان کے اس کے آگے جھکنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت مزید جوش میں آتی ہے۔ اور انعام واکرام کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس رحمتِ خاص کی وجہ سے ایک مومن کی زبان حمد کے جذبات سے مغلوب ہو کر مزید حمد یہ الفاظ سے تر ہوتی چلی جاتی ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کے قرب میں مزید بڑھتا چلا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے جو ایک حقیقی مومن پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے طاری ہوتی ہے، فرماتے ہیں کہ:

''جب اتمامِ نعمت کے باعث حمد اپنے کمال کو پہنچ جائے تو وہ کامل محبت کی جاذب بن جاتی ہے۔ اور ایسا مُحسن اپنے محبّین کی نظر میں بہت قابلِ تعریف اور محبوب بن جاتا ہے''۔

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 105-104 اردو ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 49)

اس کیفیت کی انتہا اور کمال ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔ اور یہ کامل محبت سب سے زیادہ آپؐ نے جذب فرمائی۔ اور اس محبت کی وجہ سے قربِ خداوندی کے اعلیٰ ترین مقام کو حاصل کیا۔ آپؐ کا دن، آپؐ کی رات، آپؐ کا اٹھنا، آپؐ کا بیٹھنا، آپؐ کا اوڑھنا، آپؐ کا بچھونا، آپؐ کی عبادتیں اور آپؐ کی قربانیاں یہ سب خدا تعالیٰ کی خاطر ہو گئیں۔ اور اس کامل انسان کے پاک نمونے کو جس نے محبّ اور محبوب کے فرق کو مٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس طرح نوازا کہ مومنین کو فرمایا کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (آل عمران:32)۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور اور گناہ تمہیں بخش دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''سعادتِ عُظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرما دیا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ (آل عمران:32)۔ یعنی آؤ میری پیروی کرو، تاکہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو''۔ فرمایا ''......اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا، میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور سب سے پہلے مَیں اپنی گردن رکھتا ہوں''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 428-429۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس آج ہمیں خدا تعالیٰ ایک اور اجتماعی موقع دے رہا ہے، اجتماعی طور پر ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم اپنی زندگیاں اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں گزارنے کا عہد کرتے ہیں۔ تاکہ اپنے محبوبِ حقیقی واحد و یگانہ خدا کے پیار کو جذب کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنتے ہوئے، اپنی عبادتوں اور اپنی قربانیوں کے معیار بلند تر کرنے کی کوشش کا ہم عہد کرتے ہیں۔ اور جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپؐ کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں تو آپ کی قربانیاں نہ تو وصال تک ختم ہوئیں اور نہ ہی آپؐ کی عبادتوں میں کمی آئی، نہ ہی خدا تعالیٰ کے ذکر سے کبھی آپؐ کی زبانِ مبارک فارغ ہوئی۔ نمازوں کو آپؐ نے آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ تو ذکرِ الٰہی آپؐ کی روح کی تسکین اور روح کی غذا تھی۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ ذَاكِرًا لَكَ شَاكِرًا۔ اے اللہ! مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور اپنا شکر کرنے والا بنا۔ (صحیح ابن حبان کتاب الرقائق باب ذکر ما یستحب للمرء سوال الرب......حدیث 947 دار المعرفة بیروت 2004ء)

مشکلات ومصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آئے اور ایسی ایسی تکلیفوں سے آپؐ کو گزرنا پڑا کہ جن کو سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے اس پیارے اور مردِ کامل نے کسی حالت میں بھی اپنی عبادتوں اور ذکرِ الٰہی اور قربانی کے معیار میں کمی نہیں آنے دی۔ اور نہ صرف آپؐ نے اپنی عبادتوں اور قربانیوں اور دعاؤں کے اعلیٰ معیار قائم کئے بلکہ آپؐ کی قوتِ قدسی نے آپؐ کے صحابہ میں بھی وہ روح پھونکی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ صدیوں کے مردے زندہ کر دیئے۔

(ماخوذ از برکات الدعاء روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

یہ فقرہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی تصویر کشی کرتا ہے وہاں یہ صحابہ کے مقام کی ایک خوبصورت تعریف بھی ہے۔ وہ صحابہ بھی اپنی دن بھر کی مصروفیات سے فارغ ہو کر جس کے دوران بھی یقیناً ان کی زبانیں ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھیں اور فرض نمازوں کی طرف بھی توجہ رہتی تھی، رات کو نوافل کی ادائیگی میں نمونے قائم کر گئے۔ ہمارے لئے تو صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بھی ہر ایک، ایک نمونہ ہے۔ فرائض کی بجا آوری کرنے والے اور نوافل کی ادائیگی میں ایک دوسرے سے بڑھنے والے تھے۔ خود زندہ ہوئے تو دوسروں کو زندگی بخشنے کا ذریعہ بھی بن گئے۔ دشمنوں نے جب ان کے خلاف اکٹھے ہو کر تلوار اٹھائی اور خوفزدہ کر کے دین سے پھیرنے کی کوشش کی تو ان کے ایمانوں میں مزید جِلاء پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات پر فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا کی سند عطا فرما دی۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہر انسان کے دل کا حال جانتا ہے جو عالم الغیب والشہادۃ ہے، اس نے ان کے دل کی کیفیت کو ہمیشہ کے لئے تا قیامت آنے والے مومنین کے لئے ایمان و ایقان اور محبت ووفا کی مثال بنا دیا۔

{اس موقع پر حاضرین نے مختلف نعرے لگائے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نعرہ کا اضافہ کرتے ہوئے فرمایا: ''صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! زندہ باد''۔}

اور یہ سند انہیں اس ایمانی حالت کی وجہ سے عطا ہوئی جو انہوں نے دشمن کے تمام تر جتھوں، طاقتوں اور حکومتوں کے سامنے سینہ تان کر یہ اعلان کیا تھا کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔ ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا وہ کارساز ہے۔ یعنی دشمن کے ہر شر کے خلاف جو دشمن ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے کرتا ہے ہمیں اللہ کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر اور شکر سے دشمن کے ظلم سہنے پر جزا دینے کے لحاظ سے ہمیں کافی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ دشمن کے خلاف ہماری مدد کرنے کے لئے بھی ہمارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور جب خدا تعالیٰ دین کی خاطر ان ظلموں سے گزرنے پر بھی ہماری جزا بن جائے تو اس سے اچھا کیا سودا ہے؟ اور ہم اللہ تعالیٰ کو حَسِیْب اس لئے بناتے ہیں کہ وہ تمام قدرتوں کا مالک خدا ہمارا وکیل ہے۔ وکیل کہتے ہیں اس کو جس پر بھروسہ کیا جاتا ہے جس کے سپرد عاجز آدمی اپنے تمام کام کر دے۔ پس خدا تعالیٰ سے زیادہ اور کون سی ذات ہے جس پر بھروسہ کیا جائے۔ جو اپنے عاجز بندوں کو دیکھ بھی رہا ہے۔ اور ان کی مدد کے لئے آنے کے وعدے بھی کرتا ہے۔ اور اپنے پر توکل کرنے والوں کو پسند بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ (سورۃ آل عمران: 160) یقیناً اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے جو اس پر کامل توکل رکھتے ہیں۔ ہر معاملے میں ان کا مکمل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے اور ہر موقع پر تنگی اور آسائش میں وہ اسی کی طرف جھکتے ہیں۔ اس کے ذکر سے ہر لحہ اپنی زبانوں کو تر رکھتے ہیں جو سب محبوبوں سے زیادہ پیارا ہے۔ جب اسے محبوب بناتے ہیں تو وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ پس جب صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہوئے آپؐ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کی کوشش کی، اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کی، تو یہ تمام صحابہ بھی ہمارے لئے قابلِ تقلید نمونے اور روشن ستارے بن گئے۔ اور پھر اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مبعوث فرمایا تو اس کامل پیروی اور اطاعت کی وجہ سے آپؑ بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ ابتلاؤں اور امتحانوں سے خدا تعالیٰ آپ کو نکالتا چلا گیا آپ نے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت سے سرشار جماعت پیدا کی، خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانیاں کرنے والے پاک وجود پیدا کئے، عبادتوں اور قربانیوں میں آگے بڑھنے والے مخلصین پیدا کئے۔ آج بھی ان عبادتوں اور قربانیاں کرنے والوں میں ہمیں قرونِ اولیٰ کے قربانیاں کرنے والوں کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ یہ جرأت اور یہ بہادری اور یہ قربانی کے معیار اور عبادتوں کے شوق صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی مل سکتے ہیں۔ لاہور کی مساجد کی اجتماعی قربانی میں تو ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے احمدی کی قربانی شامل ہے۔ اس میں ہر طبقے سے قربانی لے کر خدا تعالیٰ نے اس بات کی سند بھی عطا فرما دی کہ مسیح محمدی کی جماعت میں قربانیاں کرنے والے ہر طبقے میں موجود ہیں۔ ویسے تو جماعت ایک وجود ہے اس میں کوئی طبقہ نہیں ہے۔ لیکن مَیں مالی لحاظ سے کمزور اور امیر ہونے کے لحاظ سے بات کر رہا ہوں اور اس قربانی کے وقت ہر فرد نے یہ واضح اعلان کر دیا کہ باوجود مالی حالات کے فرق کے، ظاہری ذات پات اور رتبے کے فرق کے، مالک اور غلام کے فرق کے ہم ایک جماعت ہیں اور یہ خوبی اس زمانے کے امام کی قوتِ قدسی نے ہم میں پیدا کی ہے۔ اور پھر اب جو ان سب کے حالات ہمارے سامنے آئے ہیں، تو ہمیں ان کی عبادتوں اور خدا تعالیٰ پر توکل کے حسن اور معیار کا بھی علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف، تقویٰ، اللہ تعالیٰ سے محبت کے جذبات، پرہیزگاری، نیکی اور حسنِ خلق کا بھی ہمیں پتہ چلا۔ پس یہی ایک حقیقی مومن کا شیوہ ہونا چاہئے۔ اور جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ یہی حالت پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے اور اس مقصد کے حصول کے لئے آپؑ نے جلسوں کا انعقاد کیا تھا۔

پس آج ہمیں جہاں یہ جلسہ اس طرف توجہ مبذول کروانے والا ہونا چاہئے کہ اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے ہوئے ہر وقت اپنی عبادتوں اور قربانیوں اور زہد اور تقویٰ کے معیار بہتر کرنے کی طرف توجہ کرتے چلے جائیں۔ وہاں شہدائے احمدیت کی روحیں بھی یہ مطالبہ کر رہی ہیں کہ ہم وقفے وقفے سے جو قربانیاں دیتے چلے جارہے ہیں اور چند دن پہلے جو ہم نے اجتماعی قربانی دی ہے اس کا بدلہ اور جزا تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور بہت خوبصورت رنگ میں پا رہے ہیں۔ ایسے رزق سے ہم نوازے جارہے ہیں جس کا دنیا والے تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر تم ہماری قربانیوں کا کوئی صلہ دینا چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے پیارے خدا سے کبھی بے وفائی نہ کرنا۔ یہ قربانیاں کرنے والے ہم سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر اور تقویٰ میں تمہاری جو ترقی ہے وہ ہمارے لئے بھی باعثِ تسکین ہوگی اور تمہاری بھی دنیا و آخرت سنوارے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو اجتماعی طور پر یہ تین دن اپنی روحانی حالت کے سنوارنے کے لئے عطا فرمائے ہیں ان سے آپ نے بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ یہی ہمارے جلسے کا مقصد ہے اور تبھی ہم اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں گے۔ اور یہ بھرپور فائدہ ہم اس وقت اٹھا سکتے ہیں جب ہم ان دنوں میں جلسہ کے پروگرام سنیں اور اس دوران درود اور ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ نمازوں کے اوقات میں باقاعدگی کے ساتھ باجماعت نمازوں میں شامل ہوں۔ جو اجتماعی قیامگاہوں میں ہیں وہ اجتماعی تہجد میں شامل ہوں۔ جو گھروں میں ہیں وہ اپنے طور پر نفلوں پر توجہ دیں۔ ذکرِ الٰہی میں زیادہ وقت گزاریں اور فضول باتوں میں وقت کو ضائع نہ کریں۔ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کی کوئی دنیاوی طاقت اور سامان نہیں ہے۔ مخالفین کو اپنی دولت پر مان ہے، ان کو اپنے جتھوں پر مان ہے، ان کو اپنے ہتھیاروں پر مان ہے، ان کو اپنے ظالمانہ قوانین کی پشت پناہی پر مان ہے، لیکن ہمارا تو سب انحصار اور مان ہمارے پیارے خدا پر ہے اور ہونا چاہئے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔ یہی ہمارا نعرہ ہے اور یہی ہمارا مان ہے۔ ہمارے سامنے تو یہی اسوہ ہے کہ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

(درثمین مع فرہنگ صفحہ نمبر 58 شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی)

پس آج ہماری کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ دعاؤں، عبادتوں اور ذکرِ الٰہی پر بہت زور دیں۔ خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں اپنی خشیت پیدا کرے۔ اپنا خوف پیدا کرے۔ اپنی محبت پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں سے بڑھ کر ہمارے دل میں پیدا ہو

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارا مقصود و مطلوب ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے میں ہم ایک دوسرے سے بڑھنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب مَیں دعا کرنے سے پہلے بعض قرآنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں پڑھوں گا:

حدیث میں ایک دعا ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 73، حدیث نمبر 3490)

اے میرے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ مجھے تیری محبت اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

پھر ایک دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا یَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَآعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 82/79 حدیث نمبر 3502)

اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے، اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو، اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے۔ اور اتنا یقین بخش جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں، اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلاء کے آنے سے بچا اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو۔ یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

پھر ایک دعا ہے: اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ۔ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء...... باب التعوذ من شر ما عمل...... حدیث 6899)

اے اللہ! مَیں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں۔ تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ تجھ پر توکل کرتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں۔ تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! مَیں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تُو مجھے گمراہی سے بچا۔ تُو زندہ ہے کسی کو بقا نہیں۔ جنّ و اِنس سب کے لئے فنا مقدر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ، باب تفریع أبواب الوتر باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما حدیث 1537)

اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں (یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ میں آ جائیں۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

(تذکرہ صفحہ نمبر 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 37 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے ربّ! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے ربّ! اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے ربّ! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ۔ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ اِنَّا ھُدْنَا اِلَیْکَ۔ (الاعراف: 56-57)

تُو ہی ہمارا ولی ہے۔ پس ہمیں بخش اور ہم پر رحم کر اور تُو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسَنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف آ گئے ہیں۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف: 24)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ (الاعراف: 127)

اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

(آل عمران: 9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تُو نے ہمیں ہدایت دی۔ اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا۔ یقیناً تُو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔ **(البقرۃ: 251)**

اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثباتِ قدم بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعاؤں میں جہاں اپنے لئے آپ دعا کر رہے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا پوری جماعت کے لئے دعا کریں۔ جماعت کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ شہداء کے لئے دعا کریں۔ ان کے خاندانوں کے لئے دعا کریں۔ اسلام کی شان و شوکت قائم ہونے کے لئے دعا کریں۔ اور ان دعاؤں کو ان تین دنوں میں پھر جاری بھی رکھیں۔ اللہ سب کو توفیق دے۔ دعا کریں۔

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے برائے سال 2013ء

جامعہ احمدیہ یوکے کی درجہ ممہدہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان وانٹرویو) 22 اور 23 جولائی 2013ء کو انشاء اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ یوکے میں ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:

(1) تعلیمی معیار: درخواست دہندہ کم از کم چھ مضامین میں جی سی ایس ای (GCSE) کم از کم تین مضامین میں اے لیولز (A-Levels) یا اس کے مساوی تعلیم میں C گریڈ سے کم از کم 60% سے کم نمبر نہ ہوں۔

(2) عمر: جی سی ایس سی (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 17 سال اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی عمر زیادہ سے زیادہ 19 سال ہونی چاہئے۔

(3) میڈیکل رپورٹ: درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے تفصیلی میڈیکل رپورٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہیے۔

(4) تحریری ٹیسٹ وانٹرویو: درخواست دہندہ کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انٹرویو ہوگا۔ جس میں سے ہر دو میں پاس ہونا لازمی ہے۔ انٹرویو کیلئے صرف اسی کینڈیڈیٹ کو بلایا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے قرآن کریم ناظرہ، وقف نو سلیبس اور انگریزی و اردو زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔ تاہم ترجمہ قرآن کریم اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی کینڈیڈیٹ کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ اس میں ان کے پڑھنے کا رجحان موجود ہے کہ نہیں۔

(5) درخواست دینے کا طریق: درخواست متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قابل قبول ہوگی: (1) درخواست فارم بمعہ تصدیق نیشنل امیر صاحب (2) درخواست دہندہ کی صحت بابت تفصیلی میڈیکل رپورٹ (بزبان انگریزی) (3) جی سی ایس سی / اے لیولز کے سرٹیفیکیٹ کی مصدقہ نقل۔ نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریڈز (Projected Grades) پر مشتمل خط۔ (4) پاسپورٹ کی مصدقہ نقل (5) درخواست دہندہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

متفرق ہدایات:

(1) درخواست میں کینڈیڈیٹ کے نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔

(2) مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ یوکے میں 30 جون 2013ء تک پہنچنی لازمی ہے، اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔

(3) جامعہ احمدیہ یوکے کا ایڈریس درج ذیل ہے:

Jamia Ahmadiyya UK, Branksome Place, Hindhead Road,
Haslemere, GU27 3PN.
Tel:+44(0)1428647170, +44(0)1428647173
Fax: +44(0)1428647188

(4) رابطہ کے لئے جامعہ احمدیہ کے اوقات سوموار تا ہفتہ صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ، یوکے)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

...... **رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔**

اے اللہ ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما

...... **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔**

اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

...... **اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا**

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

عورتوں کے حقوق کے بارہ میں
حقیقی اسلامی تعلیمات

فرید احمد نوید۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا

چند روز گزرے کلاس میں داخل ہوتے ہوئے مجھے ایک غیر معمولی شور کا احساس ہوا۔ عمومی طور پر جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل میں طلباء کا یہ طریق نہیں تھا اس لئے مجھے عجیب سا بھی لگا۔ نشست تک جاتے جاتے یہ گفتگو دھیمی سرگوشیوں اور پھر خاموشی میں بدل گئی۔ مجھے یوں لگا کہ گزشتہ کلاس میں کسی اہم موضوع پر بات چیت کا سلسلہ جاری تھا جو کلاس ختم ہونے کے باوجود بھی طلباء کے ذہنوں سے نکل نہیں پایا۔ جب طلباء سے اس بارے میں پوچھا تو ایک کے بعد ایک ہاتھ بلند ہوتے چلے گئے۔ پتہ چلا کہ موضوع یہ تھا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت اور مرد برابر ہیں یا ان میں کچھ فرق ہے۔ بعض طلباء کا خیال تھا کہ اسلام دونوں کی برابری کا قائل ہے اور بعض کا خیال تھا کہ ایسا نہیں ہے۔ غور کیا جائے تو واقعی بہت اہم موضوع تھا۔

کوئی بھی جواب دینے سے پیشتر میں نے ان طلباء کے خیالات کے میلان کی روشنی میں انہیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور کہا کہ اسلامی نقطۂ نظر سے اس بارے میں جو بھی دلیل ان کے ذہن میں آتی ہے وہ اسے بیان کرتے چلے جائیں۔ ہم دونوں طرف کے دلائل لکھتے چلے جائیں گے اور پھر دیکھیں گے کہ اسلام کا اس بارے میں کیا نظریہ ہے۔ لیکن یہ سب دلائل ہم آج ہی نہیں بیان کریں گے بلکہ چند ایک دن کے غور اور فکر کے بعد ہم اس موضوع پر بات کریں گے۔ اس دوران مناسب یہ ہے کہ ہم مرد اور عورت کی تخلیق، فرائض اور ذمہ داریوں کے بارے میں سوچ کر آئیں، تا کہ کسی درست سمت میں بات کر سکیں۔ انہیں بتایا گیا کہ اس بات کو مزید آسانی سے سمجھنے کے لئے ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ برابری کسے کہتے ہیں؟ کیا ہمیشہ ایک جیسی ہی دو چیزیں برابر ہوا کرتی ہیں؟ عورتوں اور مردوں کی جسمانی طاقتیں اور ان کا فرق کیا کسی ایک فریق کو بالا ثابت کرتا بھی ہے یا نہیں؟ کیا مضبوط چیز کے مقابل پر نازک چیز ہمیشہ کم درجہ کی ہوا کرتی ہے؟ کیونکہ اگر ہم غور کریں تو بسا اوقات نزاکت بھی ایک بہت بڑی خوبی کے طور پر سامنے آتی ہے۔ کیا دونوں کی روحانی حالت کے بارے میں قرآن کریم کوئی فرق روا رکھتا ہے؟ کیا جذبات کے اعتبار سے، ذہنی استعدادوں کے لحاظ سے، علم و عمل کے دائروں کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق ہے بھی یا نہیں؟ کیا یہ محض فرائض کی تقسیم اور ان فرائض کی ادائیگی کے لئے عطا کردہ طاقتوں کا ہی تو فرق نہیں جو بسا اوقات ہمیں درجوں کے اعتبار سے چھوٹا یا بڑا معلوم ہوتا ہے؟ یوں بھی اگر ہم غور کریں تو اللہ تعالیٰ نے بعض کام اگر مردوں کے لئے مقرر فرمائے ہیں تو بعض ایسے بھی تو ہیں جو صرف عورتیں ہی کر سکتی ہیں۔ اسلئے ان تمام امور پر غور کئے بغیر برابری یا عدم برابری کا فیصلہ ممکن نہیں ہے۔ مثلاً قران کریم اچھے کاموں کے اجر اور روحانی مدارج کی ترقی کے حوالہ سے مرد اور عورت میں کوئی بھی فرق روا نہیں رکھتا۔ جیسا کہ سورۃ النحل آیت 98 میں فرمایا:

''مَردوں یا عورتوں میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اسے ہم یقیناً ایک حیات طیبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور انہیں ضرور ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔''

یا جیسا کہ سورۃ الاحزاب آیت 36 میں فرمایا:

''یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچّے مرد اور سچّی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں جنس کی یہ تقسیم کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ وہ ہر ایک سے اس کے اعمال کے مطابق سلوک کرتا ہے خواہ عورت ہو یا مرد۔

اسی طرح ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی اس بارے میں غیر معمولی تاکید اور نصیحت فرمائی۔

''حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اور نہ اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کرے نہ اس پر اپنے لڑکے کو ترجیح دے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔'' (ابوداؤد کتاب الادب)

حضور اکرم ﷺ نے علم کے حصول کو مرد اور عورت دونوں پر فرض قرار دیا، اور ہمارا مشاہدہ اور تجربہ بتاتا ہے کہ اس اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے مرد یا عورت میں صلاحیتوں کا کوئی فرق نہیں رکھا بلکہ بسا اوقات تو لڑکیاں تعلیمی میدان میں زیادہ بہتر کارکردگی دکھانے والی بھی ہوتی ہیں۔ پھر یہ امر بھی سوچنے کے قابل ہے کہ کیا نسل انسانی کی بقاء کے لئے ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کی اہمیت سے بھی انکار کیا جا سکتا ہے یا اسے کم یا زیادہ کہا جا سکتا ہے۔ کیا دنیا میں طاقت ہی ہر صورت میں برتری کا معیار ہے، اگر فوقیت طاقت کو ہی ہے تو پھر ہمیں پہلوانی کو سب سے اعلیٰ پیشہ ماننا پڑے گا۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے اس مضمون کو بھی ایک حدیث میں سمجھا دیا ہے کہ ''طاقتور وہ نہیں جو اپنے مقابل کو کشتی میں پچھاڑ دے بلکہ حقیقی طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت خود پر قابو رکھے'' یہ سب وہ نکات تھے جن کے جواب کافی دن تک طلباء کے زیر غور رہے اور پھر چند دن کے بعد جب ہم نے اس موضوع پر دوبارہ بات کی تو پتہ چلا کہ یہ مضمون بڑی وضاحت سے طلباء کی سمجھ میں آچکا تھا اور اب سب کے دلائل کا رخ ایک ہی جانب تھا۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی آمد سے قبل یہ سب کچھ اتنا سادہ بھی نہیں تھا۔ جن مضامین کو آج اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم بڑی آسانی سے سمجھ جاتے ہیں ایک زمانے میں لوگوں کی ذہنی سطح سے بہت بالا تھے۔ عورت ایک حقیر اور کمتر وجود کے طور پر سمجھی جاتی تھی۔ ان لوگوں کے خیال میں عورت اپنے خون کے ذریعہ بچوں کو پیدا کر کے ان کی پرورش تو کر سکتی تھی لیکن چونکہ زمین کو چیر کر اناج اگانا اور جنگوں میں دشمن کا مقابلہ کرنا اس کیلئے بہت مشکل تھا اس لئے قوتوں، طاقتوں اور صلاحیتوں کا یہ فرق عزت اور ذلت کو متعین کرنے کا پیمانہ بن گیا۔ مرد کو اپنی جسمانی طاقت اور قوت کی بناء پر ارفع و اعلیٰ سمجھ لیا گیا اور اس کے مقابلہ میں کم اہم سمجھے جانے والے نازک کاموں کی انجام دہی کی وجہ سے عورت کو کمتر درجہ دے دیا گیا۔ شاید یہ ظلم ابھی اور بھی جاری رہتا اگر محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا میں تشریف نہ لے آتے۔ آپ نے آکر خیالات کا دھارا ہی بدل دیا۔ اب جنت ماں کے قدموں تلے قرار پائی۔ بہترین انسان ہونے کا معیار اہل خانہ کے ساتھ اچھا سلوک قائم کیا گیا۔ ان کے نازک جذبات کو آبگینوں سے مشابہت دی گئی اور دنیا نے پہلی مرتبہ حیرت سے اس مضمون کو سمجھا کہ آبگینے کی قدر و قیمت بسا اوقات ایک مضبوط پتھر سے زیادہ ہوا کرتی ہے۔ عورتوں کے لئے ایک نجات دہندہ دنیا میں آچکا تھا۔ بڑے بڑے ذہین دماغ حیران تھے کہ یہ کیسا انقلاب ہے۔ اس زاویہ سے تو ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ عورت کی عزت اور عظمت کے یہ پوشیدہ پہلو تو دنیا نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔

ہندومت جو دنیا کا قدیم ترین مذہب ہونے کا مدعی بھی ہے اس نے تو عورت کو اس قدر مرد کے ماتحت قرار دے دیا کہ عورت کی ذاتی زندگی کو قبول کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ یہ خیال کیا گیا کہ شوہر کی موت کے بعد عورت کے زندہ رہنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یا تو بیوی اپنے شوہر کی چتا کے ساتھ ہی لیٹ کر جل جائے یا پھر تمام زندگی دنیا کی ہر نعمت سے منہ موڑ کر اپنے شوہر کی یاد میں لگی رہے۔ ان لوگوں کا یہ دعویٰ رہا کہ اس طرح عورت کے جلنے اور شوہر کی لاش کے ساتھ قربان ہو جانے سے اس کا خاندان اور شوہر کا خاندان بخش دیا جاتا ہے۔ ستی ہونے والی عورت سب عورتوں سے پاک اور معزز سمجھی جاتی۔ اس عجیب قبیح رسم کے زیر اثر لاکھوں عورتیں زندہ جلا دی گئیں۔ یہ زہر خیالات میں کیوں نہ پیدا ہوتا جبکہ مذہبی کتب یہ کہہ رہی تھیں کہ:

''عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچپن میں باپ کے اختیار میں رہے جوانی میں شوہر کے ماتحت اور بیوہ ہونے کے بعد بیٹوں کے اختیار میں رہے خود مختار ہو کر کبھی نہ رہے۔'' (منوسمرتی باب 145 آیت 1)

چنانچہ اسی تعلیم سے متأثر ہو کر مشہور ہندو شاعر تُلسی داس نے لکھا کہ ''شودر، ڈھول، مویشی اور عورت پٹتے ہی رہیں تو ٹھیک رہتے ہیں''۔ وقت نے ثابت کیا کہ یہ سوچ غلط اور ناقابل قبول تھی۔ اسلام نے نہ صرف کم تر سمجھی جانے والی ذاتوں کو برابری کے حقوق دیئے، انہیں عزت دی اور ان کی غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر انہیں دنیا کی راہبری کے حقوق بھی عطا کر دیئے بلکہ عورت کو بھی تعظیم کے تخت پر بٹھا دیا۔ اسلام نے تو جانوروں اور مویشیوں کے لئے بھی سکون اور اطمینان سے زندہ رہنے کا حق عطا کر دیا۔ یوں تلسی داس کے بیان کردہ مشورہ میں سے صرف ڈھول باقی رہ گیا جسے آج بھی ان کے بعض ہم مذہب اسلام کی تعلیمات کے مقابل پر بڑی شد و مد سے پیٹتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن کیا ایسی تعلیم عالمگیر ہو سکتی ہے؟ کیا اس تعلیم کے ساتھ دنیا کے دلوں کو جیتا جا سکتا ہے؟ جس میں دنیا کی 51 فیصد سے زائد آبادی کے حقوق سلب کئے جا رہے ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اسلام سے پہلے عورت کی حالت اتنی ناگفتہ تھی کہ عرب میں حیوانات اور دیگر سامان کی طرح وراثت میں منتقل ہوا کرتی تھی۔ بیٹے کی سوتیلی ماں، باپ کے ورثہ میں بیٹے کو دی جاتی تھی اور وہ اس سے بیاہ کرنے کا اولین حقدار تھا۔ مطلقہ اپنی پسند سے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ بیوہ کو خاوند کی وفات کے بعد ایک سال تک اندھیری کوٹھڑی اور گندے غلیظ کپڑوں میں بند رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا کہ اس کا سوگ اس طرح منائے کہ ایک سال تک انہی غلیظ کپڑوں میں جو وفات کے وقت تھے ان میں ملبوس زندگی گزارے۔ اور گھر سے باہر قدم نہ رکھے۔ عورت بحیثیت خود ایک بدنامی کا داغ تھی۔ عورت جو خود میراث تھی اسے خود ورثہ ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عورت بدکاری کا آلہ سمجھی جاتی وہ مشہور قصائد جو سونے کے حروف میں لکھ کر زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ میں آویزاں کئے جاتے تھے ان میں سے بیشتر کا مضمون یہ تھا کہ ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا، ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا۔ اور سب سے بڑھ کر فخر اس بات پر تھا کہ ہم نے جس طرح عورت کو اپنی ہوا و ہوس کا نشانہ بنایا ہے کوئی نہیں جو ہمارا اس پہلو سے مقابلہ کر سکے۔ جتنا زیادہ کوئی شخص بدکاری میں آگے بڑھا ہوا ہوتا اتنا ہی زیادہ فخر کے ساتھ وہ شاعرانہ کلام میں اس بات کا ذکر کرتا تھا اور یہ شاعری تمام عربوں میں ان فاسق شعراء کی عزت اور عظمت قائم کرنے کی موجب بنتی تھی۔''

(اسلام میں عورت کا مقام۔ خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ فرمودہ 26 جولائی 1986ء)

یہی وجہ تھی ان معاشروں میں بیٹی کی ولادت ایک ایسا جرم تصور کی جاتی تھی جس پر ماں اور باپ دونوں شرم سے منہ چھپاتے پھرتے تھے۔ گو آج بھی بعض کم علم اور بے عقل معاشروں میں ایسے مناظر نظر آجاتے ہیں لیکن اس وقت تو یہ چیز اپنی انتہا پر تھی۔ قرآن کریم سورۃ النحل میں اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے۔

''جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر مل جائے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور جس بات کی اسے خبر دی گئی ہے اسکی (مزعومہ) شناخت کے باعث وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ آیا اس (پیش آنے والی) ذلت کے باوجود زندہ رہنے دیا جائے یا اسے کہیں مٹی میں گاڑ دے۔ سنو جو وہ رائے قائم کرتے ہیں وہ بہت بری ہے۔''

چنانچہ یہ ذکر آتا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں بتوں کی پوجا کرنے والے لوگ تھے ہم اپنی اولاد کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ میری ایک بچی تھی۔ جب میں اسے بلاتا تھا تو وہ بہت خوش ہوتی تھی ایک دن میں نے اسے بلایا اور وہ میرے پیچھے آگئی۔ میں چلتا گیا یہاں تک کہ میں اپنے خاندان کے ایک کنوئیں تک آپہنچا جو میرے گھر سے زیادہ دور نہ تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی بچی کو اس کے ہاتھ سے پکڑا اور اسے کنوئیں میں پھینک دیا میں نے جو اس کی آخری آواز سنی وہ یہ تھی کہ وہ کہہ رہی تھی۔ اے میرے ابا! اے میرے ابا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر رو پڑے اور آپؐ کے آنسو آہستہ آہستہ بہنے لگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک نے اس شخص کو کہا کہ تو نے رسول ﷺ کو افسردہ کر دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا کہ تم خاموش رہو۔ یہ مجھ سے ایسے معاملے کے بارے میں سوال کر رہا ہے جو اس کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا قصہ مجھے دوبارہ سناؤ۔ چنانچہ اس نے سارا واقعہ دوبارہ سنایا۔ آنحضور ﷺ کے آنسو آپ کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آپ کی داڑھی تک جا پہنچے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے اعمال سے درگذر فرمایا ہے پس تم اچھے طریق پر نیک اعمال

بجالاؤ۔(سنن الدارمی ۔المقدمه باب ماکان علیه الناس قبل بعث النبی صلی الله علیه وسلم)

کوئی یہ خیال کرسکتا ہے کہ ہے کہ یہ تو پرانی باتیں ہیں شاید دیگر مذاہب کے ماننے والے اس بارے میں اچھے خیالات رکھتے ہوں۔ یورپ اور امریکہ میں عورتوں کی موجودہ نام نہاد آزادی کو بنیاد بنا کر بعض لوگ اسے یہودیت یا عیسائیت کا ایک کارنامہ سمجھ لیتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہودیت تو ہر ایک گناہ اور فساد کی جڑ عورت کو قرار دیتی ہے۔ اور اس گناہ گار طبیعت کے باعث مرد کو اس پر حکومت کرنے کا اختیار بھی دیتی ہے۔ ان کا یہ خیال ہے کہ دنیا کی پہلی غلطی اور گناہ کے پیچھے عورت کا ہاتھ تھا کیونکہ اصل غلطی حضرت حوّا سے ہوئی تھی نہ کہ حضرت آدمؑ سے۔ عہد نامہ قدیم میں ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے دریافت کیا ”کیا تو نے اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا تو آدمؑ نے جواب دیا کہ ”جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا“۔

چنانچہ پیدائش باب 3 آیت 16 میں اس کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حوا سے کہا:

”میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا“

نئے عہد نامہ کی کتاب 1 کرنتھیوں، میں اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے اور عورت کے بارے میں لکھا ہے:

”اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو بال بھی کٹائے۔ .... اور مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا ہوئی پس فرشتوں کے سبب سے عورت کو چاہئے کہ اپنے سر پر محکوم ہونے کی علامت رکھے“۔

(1 کرنتھیوں باب 11)

نیز یہ کہا کہ:

”عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں...... اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں“۔

(1 کرنتھیوں باب 14 آیات 34-35)

”عورتوں کو چپ چاپ کمال تابعداری سے سیکھنا چاہیے اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلاوے بلکہ چپ چاپ رہے۔ کیونکہ پہلے آدم کو بنایا گیا پھر اس کے بعد حوا کو۔“

(1 تیمتھیس باب 2 آیت 12-13)

پھر بات صرف تابعداری تک ہی محدود نہیں رکھی بلکہ ڈر اور خوف بھی شامل کردیا۔ افسیوں باب 5 آیت 33 میں لکھا ہے:

”بیوی اس بات کا خیال رکھے کہ اپنے شوہر سے ڈرتی رہے“۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”اب میں آپ کو عرب پس منظر کے بعد یورپ کے پس منظر میں لے کر آتا ہوں۔ تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ آپ کو آزادی کا پیغام دینے والی عورتیں خود کس ماضی سے تعلق رکھتی ہیں اور آج بھی کس جدوجہد میں مبتلا ہیں۔ سترھویں صدی میں عورتوں کو جادو کے الزام میں موت کی سزائیں اس کثرت سے دی گئیں کہ ایک صدی میں بعض کتب کے بیان کے مطابق ایک لاکھ عورتیں زندہ جلادی گئیں محض اس الزام میں کہ انہوں نے دوسروں پر جادو کیا تھا۔ سولہویں صدی میں دایہ عورتوں سے یہ قسمیں لی جاتی تھیں کہ وہ بچے کی پیدائش پر اس پر جادو نہیں کریں گی۔

عورتوں کے مظالم کا یہ جو پہلو ہے اس کو اگر آپ دوسری دنیا کی تہذیبوں سے موازنہ کر کے دیکھیں تو باقی تہذیبیں تو چھوڑ یئے اسلام کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام کے مختلف ادوار میں گزشتہ چودہ سوسال میں عورتوں پر بڑے مظالم ہوئے ہیں ان سارے مظالم کو اکٹھا کرلیں ان کا concentrate تیار کرلیں۔ تو چودہ سوسال میں پھیلے ہوئے جتنے بھی مظالم عورت پر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہوئے ہیں اس سے سینکڑوں گنا زیادہ عیسائی تہذیب کے ایک سوسال کے اندر عورت پر روا رکھے گئے۔ اور یہ جو ایک لاکھ عورتیں یا کم و بیش اس کے لگ بھگ زندہ جلائی گئیں صرف یہی تعداد اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتی۔ یہ ایک لاکھ عورتیں جو جادوگرنی سمجھی گئی تھیں ان کا جو ٹیسٹ لیا گیا، جس آزمائش سے گزر کر ان کو جادوگرنی سمجھا گیا اس آزمائش میں جو عورتیں ہلاک ہوئیں ان کی تعداد کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ عورتوں کو جادوگرنی یا نا جادوگرنی قرار دینے کا امتحان اس طرح لیا جاتا کہ اس عورت کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کو تالاب میں پھینکا جاتا۔ اگر وہ ڈوب جاتی تو کہتے کہ دیکھو معصوم تھی اس لئے ڈوب گئی اور انسانی سزا سے بچ گئی اور اگر بچ جاتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ دیکھو جادوگرنی ہے نا جو بچ گئی اور اس کے نتیجہ میں اسے زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے لٹکا دیا جاتا تھا، پاؤں سے پتھر باندھ دیئے جاتے تھے اور نیچے آگ کا الاؤ روشن کردیا جاتا تھا اور اس کے نتیجہ میں وہ انتہائی اذیت کے ساتھ جان دیتی تھی۔

عورت کا اموال پر کسی قسم کا تسلط تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ سولھویں صدی میں بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں کہ خاوند کو یہ حق تھا کہ جب عورت پر الزام لگائے تو صرف یہ کہنا کافی تھا کہ اس عورت نے فلاں بری حرکت کی ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے قتل کردیا جاتا تھا۔ اس کا موازنہ آپ کر کے دیکھیں۔ چودہ سوسال پہلے اسلام نے کیا تعلیم دی۔ اسلام نے صرف مرد کو الزام کا حق نہیں دیا بلکہ عورت کو بھی الزام کا حق دیا ہے اور اس کے جواب میں مرد کو بھی حق دیا اور عورت کو بھی حق دیا کہ اگر وہ اسی شدت سے حلفیہ اس الزام کا انکار کرے تو قطعاً قابل سرزنش نہیں سمجھی جائے گی یا قابل سرزنش سمجھا جائے گا اگر وہ مرد ہو۔ اور وہ دونوں اس الزام سے بری قرار دیئے جائیں گے۔

عورتوں کو فیکٹریوں میں روزانہ اٹھارہ گھنٹے کام کرنا ہوتا تھا اور گھر کے کام کاج اس کے علاوہ تھے۔ انگلستان کی کل عورتوں کی تعداد جس میں بچیاں بھی شامل ہیں ان کی ایک تہائی اپنے گھر کے علاوہ دوسرے کام کرنے پر مجبور تھیں۔ عورت کو مرد کی جائیداد سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو گواہی دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ آج یورپ شور مچا رہا ہے کہ اسلام نے ایک مرد کے مقابل پر دو عورتوں کی گواہی مقرر کی ہے اور یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔ حالانکہ کل تک عورت کو یہاں گواہی دینے کا حق ہی حاصل نہیں تھا۔

1891ء تک یعنی ابھی صدیوں کے لحاظ سے کل کی بات ہے انگلستان، جرمنی، ناروے، امریکہ، سکینڈے نیویا وغیرہ میں عورتوں کو قانوناً مرد کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا عورت کو ووٹ دینے کا بھی حق نہیں تھا۔ انیسویں صدی تک فرانس میں خاوند اگر عورت کو طلاق دیتا تھا تو ماں کا بچوں پر کوئی حق نہیں رہتا تھا۔ یہاں تک کہ بیوہ عورت بھی بچوں کو اپنی تحویل میں نہیں لے سکتی تھی۔ بلکہ وہ خاوند کے رشتہ داروں کے سپرد کردیئے جاتے تھے۔

انیسویں صدی میں انگلستان اور فرانس میں عورتیں مردوں سے طلاق نہیں لے سکتی تھیں۔ عورت کو تو بے حیائی کی پاداش میں، اگر مرد اس پر الزام لگائے، شدید سزا دی جاتی تھی۔ اور مرد کا یہ حق مسلم تھا کہ اگرچہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں تو نہیں کرسکتا مگر وہ ایک سے زیادہ عورتیں بغیر شادی اپنے گھر میں رکھ سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کی کوئی سزا مقرر نہیں تھی اور یہ سلسلہ تو اب تک جاری ہے۔

دوسری جنگ عظیم میں عورتوں سے یہ کہہ کر نہایت بھاری کام لئے گئے کہ قومی ضرورت ہے اور اس کے پیشِ نظر عورتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ قوم کی خدمت کریں لیکن جنگ کے معاً بعد ان ساری عورتوں کو بغیر حقوق کے فارغ کردیا گیا۔ انیسویں صدی کے آخر تک یہ حال تھا کہ عورت کا فیکٹریوں میں تو کام کرنا مناسب خیال کیا جاتا تھا مگر تعلیمی کام کرنے کی اجازت نہ تھی۔...... ”اسلام نے جو آزادیاں چودہ سوسال پہلے عورت کو دی تھیں اور جو حقوق دیئے تھے وہ 1967ء تک مغرب میں نہیں ملے تھے۔ اور کئی ایسے حقوق ہیں جو آج تک بھی نہیں مل سکے۔ بڑی لمبی جدوجہد سے عورتیں گزری ہیں۔ بڑے ظالم اور دکھوں کے زمانے سے نکل کر آئی ہیں تب جا کر رفتہ رفتہ عورتوں کی کوششوں کے نتیجہ میں یہ حقوق ان کو ملنے شروع ہوئے ہیں جو انہوں نے چھین کر لئے ہیں۔ عورت کو مرد کے گھر رہنے کا حق حاصل نہ تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو گھر میں رکھتا ہے تو اس کے رحم و کرم پر ہے۔ جس دن چاہے کان سے پکڑ کر نکال دے۔ اس کو ذاتی حق کوئی نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں رہ سکے۔“

(اسلام میں عورت کا مقام۔ خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ فرمودہ 26 جولائی 1986ء)

قرآن کریم نے تو عورت اور مرد کے باہمی رشتہ کو ایک جوڑے کے طور پر بیان کیا جو ایک دوسرے کا سہارا ہیں، ساتھی ہیں اور انسانی نظام کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ فرمایا ”وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو“ یعنی ہر قسم کے عیوب سے بچنے کے لئے تمہیں ایک دوسرے کی مدد اور سہارے کی ضرورت ہوگی۔ گویا اسلام ایک ایسی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے جس میں حقوق و فرائض کے فرق کے باوجود برابری بھی قائم ہے اور بعض پہلوؤں سے ایک دوسرے پر جزوی فضیلت بھی۔ چنانچہ سورۃ الشوریٰ میں فرمایا:

”اس نے تم ہی میں سے تمہارے جوڑے پیدا کیے اور جانوروں میں بھی جوڑے پیدا کیے۔ اس طرح وہ تمہیں پھیلاتا ہے“۔

لیکن اس سے یہ بھی خیال نہیں کیا جانا چاہئے کہ اسلام یورپ کی طرح عورت کی بے محابہ آزادی کا قائل ہے بلکہ اسلام حقوق اور فرائض کا ایک ایسا خوبصورت امتزاج پیش کرتا ہے کہ یورپ کی نام نہاد ترقی پسند سوچیں اس کے آگے پانی بھرتی معلوم ہوتی ہیں۔ اسلام نے تمام تر آزادی اور برابری کے خیالات کے ساتھ قویٰ کی فطری برتری مردوں کو دے رکھی ہے اور یہ برتری بھی کسی قسم کے ظلم اور زیادتی کو روا رکھنے کے لئے نہیں دی بلکہ عورت اور اہل خانہ کی حفاظت، خدمت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے لئے دی گئی ہے۔ سورہ النساء کی مشہور آیت جس میں مردوں کو عورتوں کا نگران یا قوام کہا گیا ہے عام طور پر غیروں کی طرف سے بہت سے اعتراضات کی زد میں آتی ہے حالانکہ اس آیت میں ایک اٹل اور غیر متبدل فطری قانون کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت باوجود بودے اعتراضات کے اس حقیقت کو تبدیل نہیں کرسکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ مَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (سورۃالنساء: 35) یہ ایک ایسا سوال ہے جو اکثر مغربی اور یورپین ملکوں میں مجالس سوال و جواب کے دوران کیا جاتا ہے۔ عورتوں کے حقوق کے تعلق میں ایک اور آیت ہے جس کی روشنی میں اس آیت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ“ (البقرہ: 229)۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جہاں تک عورتوں کے حقوق کا تعلق ہے جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں ویسے ہی حقوق عورتوں کے مردوں پر ہیں اس آیت کے پڑھنے اور سمجھ لینے کے بعد آیت اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ سے اس کا بظاہر نظر آنے والا اختلاف قرآن کریم خود ہی حل فرما رہا ہے۔ فرماتا ہے بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ ایک فطری اصولی اور قانونی برتری ہے نہ کہ حقوق کی برتری۔ جہاں کہیں بھی میں جاتا ہوں کینیڈا امریکہ تمام یورپین ملکوں اور مغربی ممالک میں کثرت سے یہ سوال کیا جاتا ہے خصوصاً عیسائی لیڈر عورتوں کو یہ سوال کرنے پر اکساتے ہیں اور جرأت دلاتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اسلام میں عورت کو مرد سے کم حقوق دیئے گئے ہیں۔ تو میرا جواب ان کو وہی ہوتا ہے جو مَیں بیان کرچکا ہوں۔ ان سے کہتا ہوں کہ تمہارا دل بھی اس بات کو مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے اور کوئی بھی مساوی حقوق کی تھیوری اس اصولی فرق کو مٹا نہیں سکتی۔ اولمپکس میں ہی دیکھ لو کہ دوڑ میں حصہ لینے والے مرد اور عورتیں کیا مقابلہ میں اکٹھے دوڑتے ہیں۔ کیا مردوں اور عورتوں کے تیراکی کے مقابلے اکٹھے ہوتے ہیں۔ کیا وہ فٹ بال، ہاکی اور کسی بھی کھیل میں اکٹھے کھیلتے ہیں اور خاص طور پر امریکن فٹ بال میں کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ عورتیں اور مرد اکٹھے ایک ہی ٹیم میں کھیل رہے ہوں۔ یہ سوال کرنے والے مغربی دنیا کے لوگ بھی جانتے ہیں اور اس بات پر گواہ ہیں کہ مردوں اور عورتوں کو حقوق کے لحاظ سے عورتوں پر کوئی برتری اور فضیلت نہیں دی گئی بلکہ فطری استعدادوں اور صلاحیتوں کی بناء پر فضیلت ہے جو خدا تعالیٰ نے عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ رکھی ہیں اور ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ فطری صلاحیتیں کیا ہیں۔“

(لقاء مع العرب 21 ستمبر 1994ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 19 تا 28 فروری 1999ء)

اگر اس وضاحت اور تشریح کے باوجود بھی کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ مرد کو عورت پر جو جزوی فضیلت دی گئی ہے اسے عورت پر سختی کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے تو اسے امام الزمان حضرت اقدس حضرت مسیح موعودؑ کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں“۔ اور فرمایا: ”ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے اور درحقیقت یہ ہم پر اتمامِ نعمت ہے۔ اس کا شکر، یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 307۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نیز فرمایا:

”عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ (البقرہ: 229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سُنا جاتا ہے کہ ان بے چاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ

کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کردیتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 302-301۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس خلاصہ کلام یہ کہ اسلام کی نظر میں عورت اور مرد ایک ہی مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کا حصول۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، ایک حصہ عورتوں پر مشتمل ہے اور دوسرا مردوں پر۔ جس طرح ایک اچھے معاشرے میں بہت سے شعبے اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر، معمار، انجینیر، وکیل، تاجر، زمیندار سب اپنے اپنے کام کرتے ہیں اور کبھی یہ بحث نہیں پیدا ہوتی کہ فلاں حصہ برتر اور فلاں کمتر ہے۔ بالکل اسی طرح عورت اور مرد بھی اپنے اپنے کاموں کے دائرے میں اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اعلیٰ ترین مقصد کے حصول کے لئے کام کرسکتے ہیں۔ برابری کا مطلب یہ نہیں ہوا کرتا کہ تمام دنیا کے لوگ ایک ہی کام یا پیشہ اپنالیں کیونکہ اس سے تو نظام اور معاشرہ قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ بلکہ حقیقی برابری کا مطلب یہ ہے کہ دونوں پر برابر حقوق اور فرائض عائد کئے گئے ہیں۔ دونوں کے سپرد معین ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ دونوں طبقات کو ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے درکار طاقت اور صلاحیتیں دی گئی ہیں جن کا غیرضروری تقابل ہی مسائل پیدا کرتا ہے۔ معاشرے کو دونوں طبقوں کی ضرورت ہے۔ کسی ایک کے بغیر بھی یہ نظام چل نہیں سکتا۔ اگر ہمیں ان دونوں طبقات میں کوئی فرق نظر آتا ہے تو وہ ذمہ داریوں کے تعین کے فرق کے سبب سے ہے نہ کہ انسانی حیثیت کے فرق کی بناء پر۔ پس یہ ہیں حقیقی اسلامی تعلیمات عورتوں کے حقوق کے بارے میں۔ اور کون ہے جو اپنی تجویز کردہ تعلیمات کو ان سے اعلیٰ یا بالا ثابت کرسکے، کس مذہب یا معاشرے میں یہ طاقت ہے کہ اسلامی تعلیمات پر اپنی برتری کا گمان بھی کرسکے۔ کس میں ہمت ہے کہ ان تعلیمات کا مقابلہ کرنے کی جرأت بھی کرسکے۔ اور اگر کوئی ایسی جرأت کر بھی لے اور بزعم خود ایسے قوانین بنا بھی لے جن میں دونوں طبقات کو غیرضروری برابری کے جھنجھٹ میں ڈال دیا جائے تو ایسے معاشروں کی بنیادوں کا کھوکھلا ہونا ظاہر و باہر ہے۔ ایسے گھروں اور معاشروں پر ٹوٹنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ تعلیمات سے زیادہ حکمت نہ تو سوچی جاسکتی ہے اور نہ ہی تجویز کی جاسکتی ہے۔

✿✿✿✿✿

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

0092 47 6212515

15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT

0044 20 3609 4712

البانیہ کی آزادی کے سوسال پورے ہونے پر احمدیہ مشن ہاؤس میں سمپوزیم کا انعقاد

جاوید اقبال ناصر۔ مربی سلسلہ البانیہ

البانیہ (Albania) جو کہ مشرقی یورپ کا ایک ملک ہے اس کی سرحدیں یونان، مقدونیہ، کوسوو (Kosovo) اور مونٹینگرو (Montenegro) سے ملتی ہیں اور زیادہ تر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہاں پر سلطنت عثمانیہ نے تقریباً 500 سال تک اپنی حکومت قائم رکھی اور 28 نومبر 1912ء کو اس ملک نے آزادی کا علم بلند کرتے ہوئے اس کے ایک شہر Vlora میں اپنا جھنڈا لہراتے ہوئے آزادی کا اعلان کیا اور اس طرح اس ملک کو سلطنت عثمانیہ سے آزادی حاصل ہوئی۔

2012ء میں البانیہ کو آزاد ہوئے سو سال پورے ہوئے تو یہاں کی حکومت اور دوسرے اداروں نے اس آزادی کو آزادانہ اور شاہانہ طور پر مناتے ہوئے مختلف پروگرامز منعقد کئے۔ بڑے بڑے ہیروز کے مجسمے اور Memorial نصب کئے گئے۔ شہروں اور گلیوں میں جھنڈیاں اور بڑے بڑے بیزز لگائے گئے۔ سیمینارز اور Symposium کے علاوہ بڑے بڑے جلسوں اور جلوسوں کا انعقاد کیا جاتا رہا جہاں پر دعوت عام کے انتظام ہوئے وہاں پر ملکی اور غیرملکی شخصیات کیلئے کھانے کی دعوتیں سجائی گئیں۔ البانیہ کے نقشہ کے حدود اربعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے اور چھوٹے Cakes بنائے اور سجائے جاتے رہے۔ کہیں کہیں Cakes کے اوپر یہاں کا جھنڈا بھی چاکلیٹ اور دوسری مٹھائیوں سے سجایا ہوا نظر آیا۔

آزادی کے سو سال کے اس مشن میں جماعت احمدیہ البانیہ نے جماعتی روایات کو قائم رکھتے ہوئے حصّہ ڈالا۔ پروگرام کی تیاری اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے مکرم شاہد احمد بٹ صاحب صدر جماعت و مربی سلسلہ البانیہ نے عاملہ کے ممبران سے مشورہ کیا اور یہ طے پایا کہ 20 نومبر بروز منگل ایک Symposium کا انعقاد کیا جائے اور اس سلسلہ میں یہاں کی سیاسی اور علمی شخصیات سے بھی رابطے کئے گئے۔ اس کے ساتھ یہ بھی طے پایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کو جو کہ آپ نے 30 مئی 2012ء کو جرمن Army کے ہیڈکواٹر Koblenz جرمنی میں ارشاد فرمایا تھا کا البانین ترجمہ کر کے ایک پمفلٹ کی شکل میں شائع کر کے کثرت کے ساتھ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ حضور انور کے اس خطاب کا ترجمہ البانین زبان میں کرنے کے فرائض مکرم صمد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ Kosovo کے سپرد ہوئے۔ اس خطاب کا عنوان تھا: True Loyalty to One's Nation۔ پروگرام کی کامیابی کے لئے پیارے حضور کی خدمت اقدس میں بھی دعائیہ خطوط ارسال کئے گئے۔ ایک خط کے جواب میں پیارے آقا نے جواب دیتے ہوئے صدر جماعت کو یوں فرمایا:

”آپ کی فیکس ملی ہے کہ البانیا اپنی آزادی کے 100 سال مکمل کر رہا ہے اور ملک بھر میں اس سلسلہ میں تقریبات ہو رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ البانیہ بھی دارالحکومت ترانہ میں ایک سمپوزیم منعقد کر رہی ہے جس میں معزز علمی و سیاسی شخصیات کو مدعو کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر میرا کوبلنز جرمنی والا خطاب تقسیم کیا جائے گا۔ ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام انتظامات میں برکت ڈالے اور اس پروگرام کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد و نصرت فرمائے۔“

لوگوں کو مدعو کرنے کیلئے خوبصورت کارڈ چھپوائے گئے جس کے ایک کونے میں جماعت کا جھنڈا اور دوسری طرف البانیہ کا جھنڈا پرنٹ کیا گیا تھا۔ پروگرام کی تفصیل کے بعد آخر میں جماعت کی official website اور البانیہ جماعت کی website کا ایڈریس دیا ہوا تھا۔ جیسے جیسے پروگرام کی تاریخ قریب آتی جاتی تھی ویسے ویسے احمدی احباب کے رابطے زیر تبلیغ اور دوسری شخصیات سے Close ہوتے جارہے تھے۔

20 نومبر کا دن آن پہنچا اور انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ مہمانوں کی آمد جماعت کے اس ہال میں شروع ہوئی جس میں اکثر ہم اپنے پروگرامز منعقد کرتے رہے

ہیں۔ یہی وہ ہال ہے جس کو اس موقع کی مناسبت سے البانین Flags سے سجایا گیا تھا۔ استقبالیہ پر موجود خدام مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ان کو ہال میں لے جاتے۔ جلد ہی ہال حاضرین سے پُر ہوگیا اور مقررہ وقت کے مطابق پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم صمد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے صدر جماعت مکرم MR. Bujar Ramaj صاحب اور ان کے ساتھ آئے ہوئے ایک معزز مہمان جن کا نام Prof. Sadik Bejko صاحب ہے جو کہ ترانہ (Tirana) کی ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں کو مین ٹیبل پر بیٹھنے کی گزارش کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت

قرآن کریم اور البانین ترجمہ کی سعادت مکرم Bekim Beei صاحب کے حصّہ میں آئی۔ اس کے بعد البانیہ کا قومی نغمہ پیش کیا گیا۔

پروگرام کی پہلی تقریر مکرم Bujar Ramaj صاحب کی تھی۔ یہ ایک مخلص احمدی دوست ہیں اور یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے Love towards Homeland کے موضوع پر تقریر کی اور بہت اچھے رنگ میں وطن کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے پیار و شفقت کے واقعات بیان کئے۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت نے Contribution of Islam in the Creation of a model society کے موضوع پر گزارشات پیش کیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں سوسائٹی میں مذہب کی ضرورت واہمیت پر زور دیا اور اس سلسلہ میں اسلام کی خوبصورت تعلیم بیان کی گئی۔

پروگرام کی آخری تقریر معزز مہمان نے کی جنہوں نے اپنے خطاب میں History of Civilizations and the role of religion پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا اور مہمانوں کی کھانے اور Coffee سے تواضع کی گئی۔

اس Symposium میں حاضرین کی تعداد 52 تھی جن میں سے 38 غیر از جماعت شخصیات تھیں اور ان میں 25 وہ احباب تھے جن کو پہلی دفعہ جماعتی پروگرام میں شمولیت کی توفیق ملی۔ شامل ہونے والوں میں گاؤں کے Chiefs، ڈاکٹرز، ٹیچرز، ہیڈ ماسٹرز، سیاستدان، پروفیسرز، کونسلرز، اور دوسری اہم شخصیات تھیں۔ ہال کے اندر قرآن کریم کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات البانین ترجمہ کے ساتھ آویزاں کی گئی تھیں جس کو شاملین نے بہت پسند کیا۔ اس کے علاوہ جماعتی لٹریچر بھی مہمانوں کی توجہ کا مرکز رہا۔ بہت سے مہمان جاتے ہوئے لٹریچر کی کاپیاں بھی خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ اور دو چھوٹے پمفلٹ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو خطابات تھے ہمراہ لے کر گئے۔

اس پروگرام کے علاوہ 28 نومبر جو کہ البانیہ کی آزادی کا دن تھا اس دن یہاں کی گورنمنٹ نے البانیہ کے شہر Vlora میں ایک بہت بڑے جلسے کا انتظام کیا تھا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ Montenegro، Kosovo، Serbia، Macedonia، سے بھی شامل ہوئے۔ وہاں پر مکرم صدر صاحب جماعت کی زیرنگرانی خدام کی ایک ٹیم گئی اور انہوں نے حضرت صاحب کا خطاب True Loyalty to one's Nation جو کہ البانین زبان میں شائع کیا گیا تھا کو تقسیم کیا۔ لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ اس کو لیا۔ اس پمفلٹ کے ایک طرف البانیہ کا جھنڈا اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کا ماٹو Love for all Hatred for none پرنٹ تھا جو کہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اس دن 620 کی تعداد میں اس پمفلٹ کی کاپیاں لوگوں میں تقسیم کی گئیں۔

الحمد للہ کہ اس ذریعہ سے احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام بہت سے لوگوں تک پہنچانے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ شاملین اور امن اور آشتی کے پیغام کو پڑھنے والوں کو حقیقی اسلام میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

✿✿✿✿✿

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2013ء

سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء کی حضورِ انور کے ساتھ نشست۔

- معاشرہ کی برائیوں سے بچنے کے لئے استغفار کیا کرو اور لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو۔
- احمدی طلباء اپنے مختلف مضامین میں ریسرچ میں جائیں اور ریسرچ کے خلاء کو پُر کریں۔

(حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدی طلباء کو نصائح)

ایک یادگاری پوسٹل ٹکٹ کا اجراء۔ واقفاتِ نَو بچیوں کی کلاس۔

- اپنے آپ کو اس طرح تیار کریں کہ قرآن کریم کی سچی تعلیمات کو سیکھنے والی اور پھر اس پر عمل کرنے والی ہوں۔

(حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واقفاتِ نَو بچیوں کو اہم نصائح)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد جماعت مرد و زن، بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور براہ راست آپ کی دعاؤں سے فیض پایا۔

(لاس اینجلز امریکہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

6 رمئی بروز سوموار 2013ء

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورِ انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں آج صبح کے اس سیشن میں 59 فیملیز کے 230 افراد نے اپنے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی احباب نے حضورِ انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ ہر ایک نے اپنے اپنے مسائل اور معاملات پیش کر کے اپنے آقا سے جہاں رہنمائی لی وہاں دعائیں حاصل کیں اور تسکین قلب پائی۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں لیں۔ مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف سے نجات پانے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ طلباء، طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے آقا کی دعائیں پائیں اور اپنے آقا سے قلم بھی حاصل کئے۔ ہر ایک دعاؤں کے خزانے پا کر واپس لوٹا، ہر ایک کو طمانیت قلب ملی اور دلوں نے سکون پایا۔

آج صبح کے اس سیشن میں ملاقات کرنے والی فیملیز لاس اینجلز کے علاوہ فلاڈلفیا (Philadelphia)، شکاگو اور نارتھ ورجینیا (North Virginia) سے آئی تھیں۔

شکاگو سے آنے والی فیملیز دو ہزار میل، نارتھ ورجینیا سے آنے والی دو ہزار پانچصد میل اور فلاڈلفیا سے آنے والی دو ہزار آٹھ صد میل کے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے پہنچی تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر یو ایس اے و صدر جماعت لاس اینجلیز نے دوپہر کے کھانے کا انتظام اپنے گھر میں کیا ہوا تھا۔ دو بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت ڈاکٹر صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں سے چار بج کر دس منٹ پر حضورِ انور کی بیت الحمید تشریف آوری ہوئی اور حضورِ انور اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء کی حضورِ انور کے ساتھ نشست

آج شیڈول کے مطابق سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ طاہر ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سیّد اویس احمد صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں یوسف Dosu صاحب نے اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم فہیم یونس قریشی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم یو ایس اے نے اس پروگرام کا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے بتایا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں ہدایت دی تھی کہ سکول اور کالج جانے والے طلباء اور طالبات کا Data مکمل کیا جائے۔ نیز اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں کیا روکیں ہیں۔ حضورِ انور نے ہدایت دی تھی کہ ہر احمدی طالب علم کو کم از کم 12th Grade تک تعلیم حاصل کرنی چاہیے اور ہمارے احمدی طلباء کا ٹارگٹ Nobel Prize ہونا چاہیے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت West Coast یعنی امریکہ کے مغربی حصّہ کی جماعتوں میں احمدی طلباء کی تعداد 163 ہے اور طالبات کی تعداد 243 ہے۔ 163 طلباء میں سے اس وقت 94 طلباء ہائی سکول سے نچلے لیول میں زیر تعلیم ہیں۔ 32 طلباء ہائی سکول میں ہیں اور 19 طلباء Bachelor کی ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔ دس طلباء Associate Degree اور چار طلباء ماسٹرز کر رہے ہیں۔ جب کہ تین طلباء ڈاکٹر بن رہے ہیں اور ایک طالب علم پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ اور آج اس پروگرام میں کل 126 طلباء شامل ہیں۔

سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ اس وقت Post 12th Grade میں جو طلباء ہیں۔ ان میں سے پانچ پی ایچ ڈی کے پروگرام میں ہیں، چار میڈیکل ڈاکٹر اور دو ڈاکٹر آف لاء اور 18 کا Master کی ڈگری کا پروگرام ہے، جب کہ 13 کا Pre-Medical اور گیارہ کا Engineering کا پروگرام ہے۔

زبانوں کے جاننے کے لحاظ سے 147 طلباء اردو زبان جانتے ہیں، 24 طلباء سپینش زبان، پانچ طلباء فرنچ زبان جب کہ دو طالب علم چائنیز زبان اور ایک طالب علم Yoruba زبان جانتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم صاحب کے اس ایڈریس کے بعد Ph.D کرنے والے تین طلباء نے اپنے اپنے مضامین پر Presentations دیں اور ریسرچ پیش کی۔

- سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر ارمان بٹ صاحب نے اپنے Ph.D کی ریسرچ کے مقالہ کے بارہ میں بتایا کہ ان کی ریسرچ کا مقصد انسانی جسم میں مصنوعی آلات مثلاً جوڑوں کے Arthritis کے لئے جو Prosthesis یعنی مصنوعی جوڑ ڈالے جاتے ہیں یا اسی طرح Dental Implant نصب کئے جاتے ہیں ان کو جسم کے اندر جوڑوں میں نصب کرنے کے بعد Loosing، Dislocation اور Infection وغیرہ سے بچانا ہے۔ اس کے لئے وہ ان آلات کی Outer Surface یعنی بیرونی تہ کو زنگ آلود ہونے سے بچانے پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ دانتوں کی اس سرجری کے خرچ کا اندازہ گیارہ ہزار ڈالر سے لے کر ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر تک ہے۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو بڑا مہنگا علاج ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر محمد البراقی صاحب نے شہد کی مکھی کے حوالہ سے اس مضمون پر اپنی ریسرچ پیش کی کہ کیڑے مار ادویات اور مختلف Viruses کس طرح شہد کی مکھی کی بقا، اس کی زندگی اور اس کے کام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ کیڑے مارنے والے کیمیا اور ادویات ہے Fungic مارنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور سبزے کے مارنے والے کیڑوں کا Pollen میں پایا جانا شہد کی مکھی کے نقل و حرکت کی تعیین کرتا ہے۔

سیاہ رنگ کی مکھی کے خلیوں میں جو Virus پایا جاتا ہے وہ سردی میں زیادہ بنتا ہے اور "Deformed Wing Virus" ہر موسم میں پایا جاتا ہے۔

کیڑے مارنے والے کیمیاوی اجزاء اور Virus کے ملاپ سے مکھیوں کی آبادی کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سوال پر کہ کیا یہ بات درست ہے کہ اگر ایک شہد کی مکھی مر جائے تو باقی تمام کارکن مکھیاں اس کو چھتّہ سے باہر نکال دیتی ہیں؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ ہماری ریسرچ کے مطابق

یہ بات بالکل درست ہے شہد کی مکھی بہت صاف ستھری رہتی ہے اور کسی قسم کی گندگی چھتّہ میں برداشت نہیں کرتی۔ چھتہ کے اندر ایک بڑی اعلیٰ تنظیم ہے۔ اس لئے اگر کوئی مکھی مرجائے تو دوسری مکھیاں اس کو چھتہ سے نکال باہر پھینکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: شہد کی مکھیوں کا تحقیقی عمل گرم علاقوں میں نسبتاً آسان ہوتا ہے اگر یہاں پر مکھیوں کی افزائش کی جائے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ بالکل ایسے ہی ہے۔ جس قدر زیادہ پھول ہوں گے اور جتنے زیادہ پھولوں کے ادوار ہوں گے اسی قدر شہد کی مکھیاں ترقی کریں گی اور ان کی آبادی بھی بڑھے گی۔ مکھیوں کی افزائش نسبتاً گرم موسم میں، ان سبزہ زاروں میں بڑی عمدگی سے ترقی کرتی ہے۔ گرم علاقوں میں ایک متوازن آب و ہوا سب سے موزوں ماحول ہے جس میں ترقی سب سے اچھی ہوتی ہے۔ مقامی ماحول کی اچھی مکھیاں افزائش نسل کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں آپ کی ریسرچ کیا کہتی ہے کہ اگر چھتّے میں شہد کا سٹاک کم ہو جائے تو کیا وہ کالونی کی زندگی کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کی کہ اگر شہد کی مقدار کم ہو جائے اور زیادہ مقدار میں شہد نکال لیا جائے تو سردیوں میں ان Colonies کے لئے خطرہ ہوسکتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ شہد کی مکھیاں نشے میں مدہوش ہو جائیں تو وہ باقی کالونی کی دوسری مکھیوں کی فاصلے اور سمت کے لحاظ سے غلط نشاندہی کرسکتی ہیں۔ اس طرح غلط نشاندہی کی وجہ سے مکھیاں اپنے ہدف پر نہیں پہنچ پائیں گی۔

Pollen کے حوالہ سے ایک سوال پر موصوف نے عرض کیا کہ Pollen شہد کی مکھی کی غذا ہے۔ اس سے وہ ننھی مکھیوں کے لئے روئی بناتی ہے جو ان کے لئے بطور غذا کے کام آتی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ اس بات پر بھی ریسرچ ہو رہی ہے کہ سیٹلائٹ اور موبائل فون وغیرہ کی Rays بھی شہد کی مکھیوں کی ڈائریکشن اور سگنل کو خراب کرتی ہیں جس کی وجہ سے یہ اپنا راستہ اور سمت کھو دیتی ہیں۔

❁ بعد ازاں مکرم مظفر احمد ظفر صاحب نے درج ذیل عنوان کے حوالہ سے اپنی ریسرچ پیش کی اور کام کے بارہ میں بتایا:

Quantitative Approach To Study Hidden Forces That Impact Orgizational Learning

موصوف نے بتایا کہ ہم اس بات پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ مختلف آرگنائزیشن کیوں کامیاب نہیں ہوتیں؟ ان کی ترقی کا لیول کیوں آگے نہیں بڑھتا؟ وہ کون سی مخفی چیز ہے جو ان کی ترقی کی راہ میں حائل ہے۔ ان کی کامیابی کو کیسے بڑھایا جاسکتا ہے؟

موصوف نے بتایا کہ اس تحقیق کے تین ادوار ہیں۔ پہلے Phase میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس بنیادی وجہ کو معین کریں جو کامیابی میں روک بن رہی ہے۔ ایک بات جو ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ تنظیمی ساخت کے سلسلہ میں کافی ابہام اور وساوس ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عمل اور اقوال میں تضاد نظر آتا ہے۔

دوسرے Phase میں، تنظیم کی وسعت میں تین اجزاء ہیں جن کے توازن سے ترقی کی راہیں استوار ہوتی ہیں۔ یہ اجزاء وہ ہیں جن کے باہم اشتراک سے صحیح خطوط، مزید وسعت اور ترقی کے استوار ہوتے ہیں۔ ان کی شناخت کے لئے انٹرویو اور تبصروں کے سلسلہ پر غور اور تدبّر کی ضرورت ہے۔ یہ انٹرویو تنظیم کے کارکنان سے کئے جاتے ہیں۔

تیسرا Phase وہ ہے جب ان تمام انٹرویو اور تبصروں سے ماخوذ Data کو بغور دیکھا جائے جن سے تنظیم کی تشکیل نو ہوسکتی ہے۔

ان Presentations کے بعد بعض طلباء نے سوالات کئے اور ریسرچ کے حوالہ سے مختلف امور دریافت کئے۔ سوالات کرنے والوں میں مڈل سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء بھی تھے۔ ان کے سوالات کا معیار بہت اچھا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ بڑی ذہین جنریشن آئندہ آرہی ہے۔

❁ اس پروگرام کے آخر پر ایک طالب علم نے معاشرہ کی برائیوں سے بچنے کے حوالہ سے دریافت کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ استغفار کیا کرو اور لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: سوسائٹی میں اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں لیکن جو بری چیزیں ہیں ان سے بچو۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یورپین ممالک میں یورپین سٹوڈنٹ ریسرچ میں نہیں جا رہے۔ ان کا اس طرف کم رجحان ہے اس لئے میں نے احمدی طلباء کو کہا ہے کہ وہ اپنے مختلف مضامین میں ریسرچ میں جائیں اور یہ جو ریسرچ کا خلاء ہے اس کو پر کریں۔ اگر آپ لوگ بھی کسی مضمون میں اچھے ہیں تو اس میں ریسرچ کریں۔

❁ حضور انور نے فرمایا یہاں ان ممالک میں ایشین اور افریقن طلباء کو بہت زیادہ تحقیق اور چھان بین کرنے کے بعد اہم اور حسّاس اداروں میں ملازمت ملتی ہے۔ آپ ریسرچ ورک میں جائیں اور اپنا نام پیدا کریں تو پھر آگے بڑھنے کے مواقع بہت زیادہ ہوں گے۔

مڈل سکول کے ایک طالب علم نے اپنی کسی تکلیف کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مدد کرے۔ حضور انور نے فرمایا ناامید نہیں ہونا، اپنی پڑھائی مکمل کرو، پورے عزم کے ساتھ تعلیم جاری رکھو۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

طلباء کا حضور انور کے ساتھ یہ پروگرام چھ بج کر 55 منٹ تک جاری رہا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

مجموعی طور پر 32 فیملیز کے 112 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ کا تحفہ حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز (Los Angeles) کے مختلف حلقوں کے علاوہ Zoin اور Saint Louis کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان دونوں جماعتوں سے آنے والی فیملیز دو ہزار میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے محبوب آقا سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ایک یادگاری پوسٹل ٹکٹ کا اجراء

جماعت احمدیہ امریکہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ویسٹ کوسٹ (West Coast) امریکہ کے بابرکت دورہ کی خوشی میں خدا تعالیٰ کے حضور جذبات شکر بجا لاتے ہوئے ایک یادگاری پوسٹل ٹکٹ (Commemorative Stamp) تیار کروائی ہے۔ یہ پوسٹل ٹکٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کیپیٹل ہل امریکہ، یورپین پارلیمنٹ (برسلز بیلجیم)، برٹش پارلیمنٹ، ملٹری ہیڈ کوارٹر جرمنی اور دیگر فورمز پر قرآن کریم کی تعلیم پر مبنی خطابات کے مختلف مضامین مثلاً حبّ الوطنی، امن، انصاف اور آزادی ضمیر کی ایک تصویری شکل ہے۔ یہ ٹکٹ امریکہ کی پوسٹل سروس میں بھی استعمال ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اس ٹکٹ کے بائیں کونے پر مینارۃ المسیح بنا ہوا ہے اور اوپر کے حصّہ میں Ahmadiyya Muslim Community United States of America لکھا ہوا ہے۔ ٹکٹ کے درمیان میں دنیا کا گلوب بنا ہوا ہے اور اس گلوب کے گرد دائرہ کی شکل میں آٹھ انسانوں کے خاکے ہیں جنوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں۔ ٹکٹ کے مختلف اطراف میں سرخ رنگ میں Loyalty، سیاہ رنگ میں Justice، سبز رنگ میں Peace اور نیلے رنگ میں Freedom of Conscience لکھا ہوا ہے اور جو آٹھ انسانوں کے خاکے ہیں وہ بھی مذکورہ چار رنگوں میں ہیں گویا کہ یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ان چاروں چیزوں کو اختیار کرنے سے ہی مختلف اقوام آپس میں متحد ہوسکتی ہیں اور دنیا امن کا، سلامتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

....

7 رمئی بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف آئی ہوئی دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائیں اور ان پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

دفتری ملاقاتیں

دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق پہلے دفتری ملاقاتیں ہوئیں۔ مکرم نسیم مہدی صاحب، نائب امیر مبلغ انچارج یو ایس اے اور ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے حضور انور کی خدمت میں بعض دفتری معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 55 فیملیز کے 192 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں جماعت لاس اینجلیز (Los Angeles) کے علاوہ Portland ,North Virginia, Houston اور شکاگو (Chicago) سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ پورٹلینڈ سے آنے والی فیملیز آٹھ صد میل، نارتھ ورجینیا سے آنے والی فیملیز دو ہزار پانچ صد میل، ہیوسٹن سے آنے والی ڈیڑھ ہزار میل اور شکاگو سے آنے والے خاندان دو ہزار میل سے زائد کا فاصلہ طے کر کے اپنے آقا کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

واقفاتِ نَو بچیوں کی کلاس

آج پچھلے پہر واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس کا پروگرام تھا۔ پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لائے جہاں باقاعدہ کلاس کا آغاز ہوا۔ عزیزہ عائشہ ودود نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اردو ترجمہ سعدیہ احمد نے پیش کیا۔ بعد ازاں انگلش ترجمہ سنبل جتالہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ عزیزہ سائرہ جنجوعہ نے پیش کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی و مسرّت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکرگزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

بعد ازاں عزیزہ صباہ پاشا نے حدیث کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی درج ذیل نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بدر گاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام
بصد عجز و منّت بصد احترام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہ کونین عالی مقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

بعد ازاں عزیزہ سلمانہ شاہ صاحبہ نے اس نعت کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا درج ذیل اقتباس عزیزہ زملہ ملہی نے پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہمارے ہادیٔ کامل کو یہ دونوں باتیں دیکھنی پڑیں۔ ایک وقت تو طائف میں پتھر برسائے گئے۔ ایک کثیر جماعت نے سخت سے سخت جسمانی تکلیف دی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ جب قوم نے دیکھا کہ مصائب وشدائد سے ان پر کوئی اثر نہ پڑا تو انہوں نے جمع ہو کر بادشاہت کا وعدہ دیا۔ اپنا امیر بنانا چاہا۔ ہر ایک قسم کے سامان آسائش مہیا کر دینے کا وعدہ

کیا۔حتیٰ کہ عمدہ سے عمدہ بی بی بھی۔بدیں شرط کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتوں کی مذمت چھوڑ دیں۔لیکن جیسے کہ طائف کی مصیبت کے وقت، ویسی ہی اس وعدہ بادشاہت کے وقت حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ پرواہ نہ کی اور پتھر کھانے کو ترجیح دی۔سو جب تک خالص لذت نہ ہو تو کیا ضرورت تھی کہ آرام چھوڑ کر دکھوں میں پڑتے۔"

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 11۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

بعد ازاں اس اقتباس کا اردو ترجمہ عزیزہ مریم شیخ نے پیش کیا۔اس کے بعد عزیزہ مدیحہ ملہی، نائلہ چوہدری، مطاہرہ رانا، عطیہ خاں اور عزیزہ صالحہ ڈار نے "Mohammad (sa) Messenger of Peace" کے عنوان پر باری باری تقاریر کیں۔

اس Presentation کے بعد عزیزہ ایمن سیّدہ احمد نے اردو زبان میں ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات'' کے عنوان پر تقریر کی۔تقریر بہت عمدہ تھی۔حضور انور نے فرمایا: اردو کہاں سے سیکھی ہے؟ جس پر بچی نے بتایا کہ دو ماہ پہلے پاکستان سے آئی ہوں۔پاکستان میں ہی سیکھی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: واقفات نو بچیوں کو ماشاءاللہ اچھی تقریریں کرنی آتی ہیں۔

بعد ازاں West Coast کے مختلف مقامات کی تصویری جھلکیاں دکھانے کا پروگرام تھا۔آغاز میں حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا گیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے لاس اینجلیز (امریکہ) تک 5437 میل کا فاصلہ طے کر کے آئے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ 5600 میل سے زائد تھا۔

ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں اور ان کے مرکز اور مساجد کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا گیا Tucson میں ''مسجد یوسف'' ہے۔ Oakland میں ''احمدیہ مشن ہاؤس'' ہے Bay Point جماعت میں ''مسجد دارالسلام'' ہے۔لاس اینجلیز Chino میں ''مسجد بیت الحمید'' ہے اور لاس اینجلیز ویسٹ میں سینٹر بیت السلام ہے۔ San Jose جماعت میں ''مسجد بیت البصیر'' ہے۔پورٹ لینڈ میں ''مسجد بیت الرضوان'' ہے۔سیاٹل (Seattle) میں مشن ہاؤس ہے۔ San Diego جماعت میں صلوٰۃ سینٹر ہے اور Pheonix جماعت میں احمدیہ سینٹر ''بیت الامان'' ہے۔ان سب مساجد اور سینٹرز کی تصاویر ساتھ ساتھ دکھائی جا رہی تھیں۔

اس کے بعد ویسٹ کوسٹ کے مختلف تاریخی مقامات کی Presentation دی گئی۔اس موقع پر کسی تکنیکی خرابی کی وجہ سے ساتھ ساتھ سکرین پر تصاویر نہ دکھائی جا سکیں۔

اس موقع پر حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا TV والوں نے کوشش کی ہے کہ یہاں تصاویر میں ویسٹ کوسٹ کے یہ تاریخی مقامات نہ دیکھیں بلکہ خود جا کر موقع پر دیکھیں۔

آخر پر بچیوں کے ایک گروپ نے درج ذیل ترانہ خوش الحانی سے پیش کیا۔

صد شکر ہے، صد شکر ہے، صد شکر خدا کا
صد شکر ہے تشریف یہاں لائیں ہیں آقا
یہ کتنا حسین قابل صد رشک ہے منظر
لگتا ہے اتر آیا ہے خود مولا زمیں پر
صد شکر ہے، صد شکر ہے، صد شکر خدا کا
صد شکر ہے تشریف یہاں لائیں ہیں آقا

❁ پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ میں کونسی بچیاں ڈاکٹر بن رہی ہیں۔جس پر بعض بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔حضور انور نے فرمایا: ضروری نہیں کہ آپ یہاں امریکہ میں کام کریں۔آپ کو افریقہ یا کسی اور تھرڈ ورلڈ کنٹری میں بھجوایا جائے گا۔

❁ اسی طرح حضور انور کے دریافت فرمانے پر جو بچیاں ٹیچرز بن رہی ہیں انہوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

❁ ایک بچی نے بتایا کہ Mass کمیونیکیشن میں ماسٹرز کیا ہے۔پاکستان سے ماسٹرز کر کے آئی ہوں۔یہاں کی امیگریشن لے کر آئی ہوں۔حضور انور نے اس بچی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ یہاں MTA کے لئے وقت دو اور خدمت کرو۔

❁ ایک بچی نے بتایا کہ میں شادی کر کے پاکستان سے آئی ہوں وہاں B.Sc کر رہی تھی لیکن مکمل نہیں کر سکی۔اب ارادہ ہے کہ یہاں کمپیوٹر پروگرام میں ڈگری کر لوں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفات نو بچیوں کی سب سے اہم کوالٹی کیا ہونی چاہیے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** نیک اور متقی بنیں، خدا کا خوف رکھنے والی ہوں۔پانچوں نمازیں ادا کرنے والی ہوں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں۔قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں اور پھر اس کی تفسیر پڑھنے والی ہوں، قرآن کریم کی سچی تعلیمات کو سیکھنے والی اور پھر اس پر عمل کرنے والی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنے آپ کو اس طرح تیار کریں کہ سچی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی بتا سکیں۔دوسروں کے لئے اپنا بہترین اور مثالی نمونہ پیش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی سچی تعلیمات میں سے ایک یہ ہے کہ عورت حیادار اور باپردہ ہو۔آپ پردہ کرنے والی ہوں اور سوسائٹی کے بداثرات سے اپنے آپ کو بچانے والی ہوں۔پس آپ خود ایک اعلیٰ مثال اور نمونہ بنیں تا کہ دوسری لڑکیاں آپ کو Follow کر سکیں۔لیکن اگر آپ نے پردہ چھوڑ دیا، آپ کا لباس ٹھیک نہ ہوا، آپ فیشن میں جا پڑیں، مکس گیدرنگ (Mix Gathering) میں شامل ہوئیں اور کوئی خیال نہ رکھا، مردوں سے لڑکوں سے کالج، یونیورسٹی میں کھلا میل جول رکھا تو پھر آپ کے محفوظ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

❁ **ایک بچی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسی جگہ Job نہ کرو جہاں کم از کم جو پردہ ہے وہ نہ لے سکو۔** سوائے اس کے کہ کوئی بھوکا مر رہا ہو اور کوئی دوسرا ذریعہ بھی نہ ہو تو پھر بھوک میں تو سؤر کھانا بھی جائز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں پردہ وغیرہ حجاب کے معاملہ میں کوئی زیادہ سختی بھی نہیں ہے۔لیکن یورپ میں دوسرے ملکوں کی نسبت زیادہ سختی ہے۔آپ کا کم از کم پردہ یہ ہے کہ بال ڈھکے ہونے چاہئیں اور نیچے ٹھوڑی والا حصہ ڈھکا ہونا چاہیے۔ہاں اگر میک اپ کرنا ہے تو پھر اپنا منہ بھی ڈھانکو۔

❁ **ایک واقفہ نو کے اس سوال پر کہ ہمارے لئے بہترین کیریئر کونسا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ڈاکٹر بننا سب سے بہتر ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے علم ہیں عِلْمُ الْأَدْیَانِ وَ عِلْمُ الْأَبْدَانِ یعنی دین کا علم اور جسم کا علم (یعنی طب کا علم)۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اس کے بعد ٹیچنگ ہے۔پھر مختلف زبانیں ہیں۔کوئی زبان سیکھ کر ترجمہ کا کام بھی کر سکتی ہو۔

❁ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ کوئی ایسی دعا بتائیں جو ہر بچی کو پڑھنی چاہیے۔اس پر حضور انور نے فرمایا:** پانچ وقت کی نمازیں پڑھو۔قرآن کریم باقاعدہ پڑھو۔

تائید خدا دیکھی اس بار جُدا دیکھی

تائید خدا دیکھی اس بار جُدا دیکھی
ظلمت کی فضاؤں میں بدلی سی ہوا دیکھی
اِس شہر کے لوگوں کا کہنا بھی ہے یہ آقا
آپ ایک فرشتہ ہیں اُٹھتی یہ صدا دیکھی
ہر ایک ترا عاشق جیسے کہ ہو برسوں سے
تعظیم و عقیدت کی آنکھوں میں ضیاء دیکھی
رکھے ہوئے سینوں پہ جوڑے ہوئے ہاتھوں سے
اظہارِ محبت کی اک خاص ادا دیکھی
مے خانۂ کوثر تھا تیرا تو وجود اس وقت
اک دید کے نشّہ کو ہر تشنہ نگاہ دیکھی
پردھان وہ جتنے تھے سر اُن کے جھکے دیکھے
اک فیض کمانے کو ہر چشم براہ دیکھی
وہ خوب نبھائیں گے جو تجھ سے لگائی ہے
ان لوگوں کی باتوں میں خوشبوئے وفا دیکھی
تو شاہِ زمانہ ہے اے امن کے شہزادے
اس ایک حقیقت کی محفل وہ گواہ دیکھی
اس شہر کی کُنجی بھی جو پیش ہوئی تجھ کو
شاہوں کے اے شاہ تیری اک شان جدا دیکھی
قادر کی عجب دیکھی اس ملک میں اک قدرت
ہمراہ فرشتوں کی اک خاص سپاہ دیکھی
جاتی ہے مُعلّٰی تک جو دل سے نکلتی ہے
وہ آج ظفرؔ ہم نے تاثیرِ دعا دیکھی

(مبارک احمد ظفر۔لندن)

چھ بج کر پچاس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو بیگ اور چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج مجموعی طور پر 32 فیملیز کے 106 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور کم عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Tucson Az, Rochester, Research Triangle, Virginia, New Jersey, Harris Berg, Seattle, Washington Dc اور Tennessee کے علاقوں اور جماعتوں سے بڑے لمبے اور تھکا دینے والے سفر طے کر کے آئی تھیں۔

Tucson سے آنے والی فیملیز 350 میل، سیاٹل سے سفر کرنے والی فیملیز ایک ہزار دو صد میل اور روچسٹر، ورجینیا، نیوجرسی، Research Triangle، ہیرس برگ اور واشنگٹن سے آنے والی فیملیز تین ہزار میل سے زائد کا سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم چودھری غلام سرور وڑائچ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11 مارچ 2010ء میں مکرم فرید احمد بھٹی صاحب کے قلم سے محترم چودھری غلام سرور وڑائچ صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے جو یکم ستمبر 2009ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

آپ مکرم چودھری عنایت اللہ صاحب وڑائچ کے بیٹے تھے اور نہایت شریف النفس، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ تہجدگزار اور بڑے دعاگو بزرگ تھے۔ گھٹنوں کی شدید درد کے باوجود مسجد تشریف لاکر نماز باجماعت ادا کرتے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے میدان میں بھی نمایاں قربانی کرنے والے تھے۔ موصی تھے۔ فصل پکنے کے بعد گھر لانے سے پہلے کسی غریب کو اُس میں سے کچھ ضرور دیتے اور پھر اناج گھر لاتے۔ پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ ریٹائر ہونے پر ڈرتے تھے کہ کہیں چندہ میں کمی نہ ہو لیکن اللہ کے فضل سے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق پاتے رہے۔

سالہاسال اپنی جماعت کے صدر رہے۔ خلافت کے ساتھ محبت کے جذبات آپ کی باتوں سے عیاں تھے۔ خدمت خلق کے لئے ہمیشہ تیار رہتے اور ضرورتمندوں کی مدد کے مواقع تلاش کرتے رہتے۔ بے حد مہمان نواز تھے۔ اگرچہ آپ اولاد کی نعمت سے محروم تھے لیکن واقفین زندگی کے ساتھ محبت رکھتے اور اُن کی تمام ضروریات کا خیال رکھتے۔

محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب خوشابی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 مارچ 2010ء میں مکرم عبدالعزیز خان صاحب نے اپنے والد محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب خوشابی کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم حافظ عبدالکریم خانصاحب آف خوشاب 1901ء میں پیدا ہوئے اور 4 جنوری 1981ء کو وفات پاگئے۔ آپ ریٹائرڈ ہیڈماسٹر تھے۔

آپ پیدائشی احمدی تھے۔ والدین بچپن میں ہی وفات پاگئے۔ آپ کی پرورش ایسے احمدی گھرانہ میں ہوئی جن کی عورتیں ناخواندہ تھیں۔ اس وجہ سے آپ کی تربیت نہ ہوسکی اور آپ کا تعلق اہل حدیث فرقہ سے ہوگیا۔ تاہم آپ نے قرآن کریم حفظ کیا اور اپنی آبائی مسجد میں امام الصلوٰۃ مقرر ہوگئے۔ مقامی احمدی بزرگوں اور مرکز سے آنے والے مربیان کی باتیں سن کر آپ نے 1931ء میں 72 مقتدیوں سمیت تجدید بیعت کرلی۔ جس کے کچھ عرصہ بعد دیگر نمازیوں نے آپ کو اپنی مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا اور پھر جلد ہی آپ نے احمدیہ مسجد کے لئے زمین کا قطعہ پیش کردیا جس پر احمدیہ مسجد تعمیر ہوئی اور آج اس شاندار مسجد میں مرکزی مربی بھی متعین ہے۔ خوشاب میں کچھ عرصہ صدر جماعت اور سالہاسال سیکرٹری مال رہے۔ محترم حافظ صاحب نصف صدی سے زائد خوشاب میں نماز تراویح پڑھانے کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ پھر ربوہ آگئے اور دارالعلوم وسطی کی مسجد میں بھی امام رہے۔ کئی سال اعتکاف بھی بیٹھتے رہے۔ تہجدگزار تھے۔ نرم دل اور صلح جُو شخص تھے۔ زیادتی کرنے والے کو بھی معاف کردیتے۔ خوشاب میں احمدی بچوں کے علاوہ غیراحمدی بچوں کو بھی کثرت سے قرآن پڑھایا۔ جبکہ آپ کی اہلیہ بچیوں کو قرآن پڑھایا کرتی تھیں۔

محترم حافظ صاحب قادیان اور ربوہ کے سالانہ جلسوں میں اپنے خاندان کے ساتھ شامل ہوتے۔ اجتماعات پر بھی جاتے، الفضل اور دیگر جماعتی رسائل باقاعدہ منگواتے۔ صابر و شاکر تھے۔ آپ کی وفات سے چند ماہ قبل آپ کے ایک بیٹے کی حادثہ میں وفات ہوگئی تو یہ صدمہ بڑے صبر سے برداشت کیا۔ مکرم عبدالستار خانصاحب امیر جماعت گوئٹے مالا آپ کے بیٹے ہیں۔ جبکہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی آپ کے نواسے اور مکرم عبدالسمیع خانصاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ آپ کے پوتے ہیں۔

ہیلن کیلر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 مارچ 2010ء میں مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خانصاحب نے مختصر معلوماتی مضمون میں ایک ایسی عظیم خاتون کی زندگی پر روشنی ڈالی ہے جو اگرچہ سماعت و بصارت سے محروم تھی لیکن اُس نے اس معذوری کو اپنے عزم صمیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔

ہیلن کیلر 27 جون 1880ء کو ٹسکمیا (الباما۔ امریکہ) میں پیدا ہوئیں۔ انیس ماہ کی عمر میں شدید بخار کے نتیجہ میں سماعت اور بصارت سے محروم ہوگئیں۔ 1886ء میں اُن کی والدہ انہیں الیگزینڈر گراہم بیل کے پاس لے گئیں جو اُس وقت سماعت سے محروم بچوں کے لئے کام کررہے تھے۔ بیل کے مشورہ پر انہیں بوسٹن میں واقع ''پرکنسن انسٹیٹیوٹ فار بلائنڈ'' میں لے جایا گیا جہاں سکول کی ایک سابق طالبہ 'این سیلون' اُن کی معلّمہ مقرر ہوئیں اور اس طرح ان دونوں کے 49 سالہ طویل تعلق کا آغاز ہوا۔ این نے ہیلن کو 'ٹاڈوما' طریقے سے بولنا سکھایا جس میں ہونٹوں، گلے اور ہتھیلی کے ذریعے اظہار بیان کیا جاتا ہے۔ بہت جلد ہیلن نے بریل کے ذریعے انگریزی، فرنچ، جرمن، یونانی اور لاطینی زبانیں بھی پڑھنی سیکھ لیں اور 1904ء میں ہیلن وہ پہلی اندھی اور بہری عورت بن گئیں جس نے کالج سے باقاعدہ طور پر گریجوایشن کی تھی۔ بعدازاں وہ ایک عالم، مقرر اور ادیبہ کے طور پر مشہور ہوئیں۔ انہیں معذور افراد کی وکیل کے طور پر بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ہیلن کیلر نے بارہ کتابیں اور بے شمار مضامین لکھے۔ 1903ء میں اُن کی زندگی کی آپ بیتی "The Story of my Life" اور 1960ء میں شائع ہونے والی کتاب "Life in my Darkness" نے خاص طور پر شہرت پائی۔

1915ء میں ہیلن نے ''ہیلن کیلر انٹرنیشنل'' کے نام سے اندھے پن سے بچاؤ کے لئے ایک ادارہ بنایا اور این سیلون کے ساتھ قریباً چالیس ممالک کا دورہ کیا۔ جاپان کے عوام میں انہیں بہت پذیرائی ملی۔

ہیلن کیلر کی خدمات کے اعتراف کے طور پر 14 ستمبر 1964ء کو امریکی صدر لنڈن بی جانسن نے انہیں دو اعلیٰ ترین اعزازات میں سے ایک ''صدارتی میڈل برائے آزادی'' عطا کیا۔ ہیلن نے باقی ماندہ زندگی "American Foundation for Blinds" کے لئے فنڈز اکٹھے کرنے میں گزاری۔ یکم جون 1968ء کو قریباً 88 سال کی عمر میں اُن کا انتقال امریکہ کے شہر کینکٹی کٹ میں ہوا۔

محترم سید ندیم احمد شاہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 مارچ 2010ء میں مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب کے قلم سے محترم سید ندیم احمد شاہ صاحب کے بارہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

قریباً 1930ء میں گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ایک معروف اور معزز سادات فیملی کے محترم سید چراغ علی شاہ صاحب کو احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی اہلیہ محترمہ سیدہ چراغ بی بی صاحبہ گوجرہ میں بچیوں کے لئے قائم سکول میں معلّمہ تھیں اور اس لحاظ سے بھی خاندان کو شہر بھر میں احترام حاصل تھا۔ لیکن قبول احمدیت کے نتیجہ میں جب مخالفت شروع ہوئی تو محترمہ چراغ بی بی صاحبہ اس فرض سے سبکدوش ہوگئیں۔ ان کے چار بیٹے تھے: مکرم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر)۔ مکرم پیر محمد یوسف صاحب (ریٹائرڈ ہیڈماسٹر)۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب اور محترم احسن اسماعیل صدیقی صاحب جو مقامی سکول میں استاد ہونے کے علاوہ معروف اور قادرالکلام شاعر بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اُن کی وفات پر ''گدڑی میں لعل'' کے اعزاز سے نوازا تھا جو ان کی شاعری پر ایک سند ہے۔

مکرم سید ندیم احمد شاہ صاحب اسی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کے پوتے تھے اور سید محمود احمد شاہ صاحب آف فیصل آباد کے بڑے بیٹے تھے۔ تعلیمی کیریئر نہایت شاندار تھا۔ الیکٹریکل انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز کیا تو کچھ عرصہ بعد بیرون ملک چلے گئے۔ اور وہاں دس سالہ قیام کے بعد یکم ستمبر 2009ء کو صرف 42 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آخری بیماری کی ڈاکٹر تشخیص بھی نہ کرپائے۔ آپ خداتعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ ایک خوش فکر اور خوش خیال نوجوان تھے۔ دین سے لگاؤ اور خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ ملازمت میں بھی محنت اور دیانت کو شعار بنائے رکھا اور جماعت سے بھی بھرپور تعلق رکھا۔ بیرون ملک گئے تو سیکرٹری مال کے طور پر اور پھر مقامی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

مہمان نواز تھے اور پردیس میں جو بھی مدد کا طالب ہوا، اسے خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ مالی معاونت کرنے میں مالی نقصان بھی اٹھایا۔ لیکن ضرورتمند کو کبھی مایوس نہ ہونے دیا۔ آپ نرم خُو اور خوش گفتار تھے۔ حفظ مراتب کا خیال رکھنے والے اور سب کی عزت نفس کا خیال رکھنے والے وجود تھے۔

والدین سے محبت اور اطاعت واحترام بھی مثالی رہا۔ جواں سال بیٹے کی مرگ پر غم کے جو پہاڑ والدین پر ٹوٹے اس سے وہی واقف ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ عزیزہ سمیرا صاحبہ ایک بلند ہمت اور باحوصلہ خاتون ثابت ہوئیں۔ بیماری میں خدمت پر مامور رہیں۔ پھر وفات ہوئی تو دیار غیر میں تنہا عورت اور ملک سے باہر میت لے جانے کی قدغنیں اور قوانین وضوابط کے اذیت ناک مرحلوں سے گزرنا ایک باہمت خاتون کا ہی کام ہے۔ گیارہ دن اس کربناک حالت میں گزارے اور شوہر کی اس خواہش کو پورا کردیا کہ اُن کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہو۔ مرحوم کے 3 بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

اعزازات

☆ مکرمہ عائشہ رفعت صاحبہ بنت مکرم فہیم احمد صاحب نے ایئریونیورسٹی اسلام آباد سے BBA Hons. میں اوّل آکر طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔

☆ مدرسۃ الحفظ ربوہ کے ایک ہونہار طالب علم عزیزم حماد احمد زاہد ابن مکرم محمد اظہر صاحب آف ربوہ نے 7 ماہ اور 7 دن میں قرآن کریم سبقاً حفظ کرکے مدرسہ کی تاریخ میں ریکارڈ قائم کیا ہے۔ (اس سے قبل عزیزم سفیر احمد ورک نے 10 ماہ میں حفظ مکمل کیا تھا)۔

☆ مکرم بشیر ناصر صاحب آف کینیڈا کو جیسن کینی وزیر امیگریشن، سیٹیزن شپ وملٹی کلچرل ازم کینیڈا نے اپنا آفیشل فوٹوگرافر مقرر کیا ہے۔ ٹورانٹو میں ہونے والی ایک تقریب میں وزیرمملکت برائے خارجہ امور جناب Peter Kent نے پاکستانی ہائی کمشنر کے ساتھ مکرم بشیر ناصر صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کو ایک خصوصی سرٹیفکیٹ سے نوازا۔

مکرم بشیر ناصر صاحب مکرم چوہدری محمد احمد صاحب مرحوم (یکے از 313 درویش قادیان) کے بیٹے ہیں اور لمبے عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے مختلف ممالک (انڈیا، گھانا، یوکے، جرمنی اور کینیڈا وغیرہ) کے دوروں اور جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر فوٹوگرافی کررہے ہیں۔ 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم بشیر ناصر صاحب کی فوٹوگرافی کو سراہتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے متبرک کپڑے کا ٹکڑا عنایت فرمایا تھا۔ جبکہ 2006ء میں ہندوستان کے صدرمملکت نے دہلی میں انہیں بھارت گورو (Gaurav) ایوارڈ سے نوازا تھا۔ آپ ٹورانٹو میں انڈیا اور پاکستان کے قونصل خانوں کے آفیشل فوٹوگرافر کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 فروری 2010ء میں شائع ہونے والی مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

کس راہ سے میں گزروں کس کس سے پتہ پوچھوں
وہ کون سی گلیاں ہیں جن کے میں قدم چوموں
مسکن ہے مسیحا کا گلشن میرے مہدی کا
ہر شاخ کو ، پھولوں کو بادیدۂ نم چوموں
آئی وہ ندا آئی الفت تیری زندہ ہے
ہر فرد بہت خوش ہے چہروں پہ سکوں دیکھوں
اے نور نظر کر دو اک نظر کرم مجھ پر
خیرات کی خاطر ہی ان راہوں پہ بیٹھا ہوں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

7th June 2013 – 13th June 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 7th June 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tour Of Scandinavia: Features Huzoor's reception in Nasir Mosques in Denmark.
02:20	Aaina
03:00	Japanese Service
03:20	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 17/09/ 1996
04:20	Kasre Saleeb
04:55	Liqa Maal Arab: Rec. on 11th September 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tour Of Scandinavia: A series of programmes documenting Huzoor's visit to Scandinavia in 2005 including Huzoor's visit to Sweden.
07:30	Siraiki Service
08:15	Rah-e-Huda
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:35	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:05	Yassarnal Qur'an
14:30	Shotter Shondhane
15:45	Braheen-e-Ahmadiyya
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:30	The Meaning Of Life: A discussion programme about the meaning and purpose of life from the western viewpoint and resolved according to the teachings of Islam.
21:00	Friday Sermon
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday 8th June 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:35	Yassarnal Qur'an
01:10	Huzoor's Tour Of Scandinavia
01:35	The Meaning Of Life
02:10	Friday Sermon: Recorded on 7th June 2013
03:25	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: recorded on 12th September 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:00	Jalsa Salana Canada Address: Recorded on 7th July 2012
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
09:00	Question And Answer Session: Part 2, recorded on 25th October 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on 7th June 2013
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:25	Al Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Kuch Yaadain Kuch Baatain
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al Tarteel
18:05	World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35	International Jama'at News
21:05	Rah-e-Huda
22:40	Story Time
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 9th June 2013

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:50	Al Tarteel
01:20	Jalsa Salana Canada Address
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon: Recorded on 7th June 2013
04:05	Kuch Yaadain Kuch Baatain
04:55	Liqa Maal Arab: recorded on 17/09/1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Rec. 27/02/2011
08:05	Faith Matters
09:05	Question and Answer Session: Rec. 18/10/1998
10:10	Indonesian Service
11:15	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 20th July 2012.
12:30	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:40	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on 7th June 2013
14:15	Bengali Reply To Allegation
15:20	Kids Time
16:00	Live Press Point
17:20	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35	Attractions Of Canada: Part 1 of a documentary which takes you on a journey to Alaska, the largest state of the United States by area.
21:00	Press Point [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Question and Answer Session [R]

Monday 10th June 2013

00:25	MTA World News
00:45	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
01:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:10	Attractions Of Canada
02:35	Friday Sermon: recorded on 7th June 2013
03:50	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Rec. 18/09/1996
06:00	Tilawat & Dars
06:30	Al Tarteel
07:00	Huzoor's Tour Of Scandinavia: Featuring Huzoor's reception in Sweden
07:30	Annual Exhibition: An annual arts and crafts exhibition held in Rabwah, organised by Maryam Sadiqqa girls high school.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on 4th May 1998.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on 22nd March 2013.
11:15	Tamil Service
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:10	Insight
12:35	Al Tarteel
13:05	Friday Sermon: Recorded on 17th August 2007
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	Tamil Service
15:25	Braheen-e-Ahmadiyya
16:00	Rah-e-Huda
17:35	Al Tarteel
18:05	MTA World News
18:25	Huzoor's Tour Of Scandinavia [R]
19:05	Annual Exhibition
19:30	Real Talk
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:35	Friday Sermon [R]
23:25	Tamil Service

Tuesday 11th June 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight
00:55	Al Tarteel
01:25	Huzoor's Tour Of Scandinavia
02:00	Annual Exhibition
02:25	Kids Time
03:00	Friday Sermon
03:50	Tamil Service
04:20	Braheen-e-Ahmadiyya
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 19/09/1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Jalsa Salana Canada Address: Rec. 07/06/2012
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:30	Attractions Of Australia: A documentary featuring a journey to central coast of Australia.
09:00	Question and Answer Session: Rec. 18/10/1998
10:05	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 7th June 2013.
12:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:00	Press Point
17:10	Noor-e-Mustafwi
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana Canada Address [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 7th June 2013.
20:35	Insight: recent news in the field of science
21:00	Press Point
22:05	Noor-e-Mustafwi
22:20	Seerat-un-Nabi
22:55	Question and Answer Session [R]

Wednesday 12th June 2013

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Jalsa Salana Canada Address
02:30	Attractions Of Australia
03:00	Press Point
04:05	Seerat-un-Nabi
04:50	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 24th September 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Al-Tarteel
07:10	Jalsa Salana Canada Address: Recorded on 8th July 2012.
08:15	Real Talk
09:15	Question and Answer Session: Part 2, recorded on 25th October 1996
10:10	Indonesian Service
11:15	Swahili Service
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on 21st September 2007.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
15:40	Faith Matters
16:40	Maidane Amal Ki Kahani
17:30	Al Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Canada Address [R]
19:30	Real Talk
20:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:05	Maidane Amal Ki Kahani
21:50	Friday Sermon [R]
22:50	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 13th June 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Salana Canada Address
02:35	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
03:10	Khilafat-e-Rashda
04:05	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 25th September 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tour Of Scandinavia: Features Huzoor's arrival in Norway.
07:55	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Qur'an class: Rec. 23/09/ 1996
10:05	Indonesian Service
11:15	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Yassarnal Qur'an
12:55	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on 7th June 2013.
15:15	Kasre Saleeb
15:55	Maseer-E-Shahindgan: A Persian Programme
16:35	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:25	Huzoor's Tour Of Scandinavia
19:20	Faith Matters
20:20	Azeemu Shaan Inqelab
21:00	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:05	Kasre Saleeb
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 31 May, 2013 | Issue No. 22

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر87)

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو۔اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اُسے چھوڑتا ہے۔تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔اگرچہ دنیا میں ایسے آدمی موجود ہیں جو ہنسی کریں گے اوران باتوں کوسن کرٹھٹھا کریں گے مگرتم اس کی پروانہ کرو۔خدا تعالیٰ خوداس کے لیے موجود ہے۔ وہ خدا پرانا نہیں ہوگیا جیسے انسان بڈھا ہو کر پیر فرتوت ہوجاتا ہے۔خدا تعالیٰ وہی ہے جوموسیٰ علیہ السلام اورعیسیٰ علیہ السلام کے وقت تھااور وہی خدا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔اس کی وہی طاقتیں اب بھی ہیں جو پہلے تھیں۔لیکن جو کچھ میں کہتا ہوں تم اس پر عمل نہ کروتو میری جماعت میں نہ رہے۔‘‘

(ملفوظات جلدپنجم صفحہ:131۔جدیدایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ)

....

قارئین الفضل کے لئے ماہ بماہ مرتب ہونے والی Persecution Report بابت ماہ دسمبر 2012ء سے چند واقعات نہایت اختصار سے پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔

....

......ڈاہرانوالی،ضلع حافظ آباد:

مکرم ثناء اللہ صاحب کی 75 سال کی عمر میں مورخہ 31 دسمبر کو وفات ہوئی۔ ان کی تدفین کے بعد گاؤں کے شرپسندوں نے رات کے اندھیرے میں جا کر تازہ قبر کھودی، اورنہایت بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس بزرگ کی میت قبر سے نکال کرسرراہ پھینک دی۔

......علامہ اقبال ٹاؤن،لاہور:

مکرم حسن مامون صاحب کی ایک نومبائع لڑکی مکرمہ علینہ بٹ صاحبہ سے شادی ہوئی لیکن شادی کے چند ہفتے بعد دلہن کے غیر احمدی چچا راحیل بٹ نے پولیس کو درخواست دی کہ میری بھتیجی کوتبلیغ کی گئی ہے اوراحمدیوں کے خلاف PPC 298-C کا مقدمہ درج کروایا۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے گھر میں گھس کر احمدی اہل خانہ کو ہتھکڑیاں پہنائیں اورحوالات میں ڈال دیا۔ عدالتوں سے ضمانت کی درخواستیں بھی پذیرائی حاصل کرنے میں ناکام ہیں۔

......کراچی:

رسالہ المصلح کے خلاف ایک مولوی کی درخواست پر 29 نومبر کو جج نے متعلقہ احمدیوں کے مقدمہ درج کرنے کا حکم جاری کردیا۔

......گولیکی ضلع گجرات:

25 ستمبر 1997ء کو مجسٹریٹ نے حکماً احمدیہ مسجد سیل کروادی تھی۔مشہور معاند مولوی منظور چنیوٹی متعدد دفعہ گولیکی جا کر شرارت کو ہوا دیتا رہا۔ یوں پندرہ سال تک احمدی اپنی مسجد سے محروم رہے۔حال ہی میں جج نے فیصلہ احمدیوں کے حق میں لکھ دیا تو مخالفین میں اشتعال پیدا ہوگیا اورانہوں نے بدامنی پھیلانی شروع کردی جس پر پولیس نے مقامی جماعت کے صدر سمیت متعدد احمدیوں کو ہی اٹھا کر حوالات میں پھینک دیا۔پنجاب پولیس نے حسب سابق ثابت کردیا کہ ’’انصاف‘‘ وہ ہے جو ہوتا نظر آئے!!

......رچناٹاؤن،لاہور،7دسمبر:

ایک پٹرول پمپ پر دہشتگردوں کی موجودگی کی اطلاع پر پولیس نے کارروائی کی تو چار میں سے صرف دو دہشتگرد بمع اسلحہ و بارود پکڑے گئے۔ ذرائع کے مطابق یہ دہشتگرد احمدیہ مساجد پرحملہ کے لئے تیاری کررہے تھے۔ یہ دہشت گرد بھی رچناٹاؤن کے رہائشی ہیں اوران کی گرفتاری کے بعد سے مقامی آبادی کے بعض اور گھرانے بھی رُوپوش ہیں جبکہ پولیس مشتبہ افراد کوگرفتار کررہی ہے۔

......سبزہ زار،لاہور،12دسمبر:

پولیس والے مکرم منصوراحمد صاحب کے گھر رات گیارہ بجے آئے اور بیرونی گیٹ پر لگی ’’ماشاء اللہ‘‘ والی پلیٹ اتارنے کا حکم دیا جس کی اس احمدی نے تعمیل سے انکار کردیا۔تب پولیس نے ازخود ’’ماشاء اللہ‘‘ والی ٹائل ریزہ ریزہ کی اور ٹکڑے اٹھا کر چلتے بنے۔شائد پولیس کو اپنے آقاؤں کو بطور ثبوت ٹوٹے ہوئے ٹکڑے دکھانے ہوں۔تاحال پاکستان میں احمدیوں کے لئے عربی زبان کی ممانعت کا کوئی تحریری قانون موجود نہ ہے لیکن سپین میں بھی ظالم عیسائی حکمران عربی زبان سے ہی مسلمانوں کا سراغ لگایا کرتے تھے۔

......گڑھی شاہو،لاہور،18دسمبر:

مولوی عمران نے مقامی تھانہ میں مکرم عابدنسیم چغتائی صاحب کے خلاف شکائت لکھوائی کہ ان کے گھر کے باہر اسمائے باری تعالیٰ درج ہیں جبکہ یہ شخص قادیانی ہے لہٰذا یہ ماربل کی پلیٹس اتروائی جائیں اوربطور ثبوت اپنے موبائل فون سے بنائی ہوئی وڈیو اور تصاویر پولیس کو پیش کردیں۔ اگلے ہی دن متعلقہ ایس ایچ او نے جماعتی عہدیداران سے ملاقات کی اورفوری طور پر ماربل پلیٹس اتروانے کا حکم دیا۔

ایک مولوی کی احمدی کے خلاف بے سروپا درخواست پر تو پنجاب پولیس کے افسران فوری کارروائی کرتے ہیں اور شہر میں مقتولوں کے جسم قانونی کارروائی کی تکمیل تک سڑکوں پر ہی گل جاتے ہیں۔

......فیروزوالا،8دسمبر:

شرپسند معاندین نے مقامی مسجد سے رات عشاء کے بعد ریلی نکالی۔ لاؤڈ سپیکر استعمال کرکے جاہلوں کی کثیر تعداد کو مشتعل کرنے والی باتیں کی گئیں ویسے بیہودہ گوئی اور جھوٹ تو ان لوگوں کا وطیرہ ہے۔مقررین میں سے ایک شخص یوں ظاہر کررہا تھا کہ وہ ایک احمدی تھا مگر اب مجاہد ختم نبوت بن چکا ہے۔

......سبزہ زار،لاہور:

مکرم راشد محمود کاہلوں صاحب کو امجد ایڈووکیٹ نامی شخص کی طرف سے دھمکی والا خط ملا ہے جس میں درج ہے کہ دومولویوں نے مجھے آکر اطلاع دی ہے کہ تم خود کو مسلمان کہتے ہو،تمہاری بیوی اور بہوئیں مسلمانوں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی ہیں،تم اور تمہارے بیٹے بہت سرگرم ہیں۔اس اطلاع سے مسجد میں موجود لوگوں کو شدید تشویش ہوئی ہے اوران لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارا معاملہ ہم لاہور میں جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ بھیج دیں تاکہ تمہارے خلاف امتناع قادیانیت قانون کی مدد سے لیاقت بلوچ کی مدعیت میں فوجداری مقدمہ درج کروادیں اوراس طرح تمہاری ضمانت کا امکان ہی نہیں رہے گا۔ میں نے بڑی مشکل سے تمہارا ایڈریس حاصل کیا ہے۔ میں مذکورہ بالا کمیٹی کا رکن ہوں اور ہمدرانہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنا کچھ کرلو۔

ایسے پیغامات سبزہ زار کے دیگر احمدیوں کوبھی پہنچے ہیں۔

......اقبال ٹاؤن،لاہور:

مکرم وسیم احمد صاحب کے خلاف عیدالاضحیٰ کے موقع پرجانور کی قربانی کرنے پر وقاص احمد نامی شخص نے پولیس کوعرضی دے رکھی تھی۔اب پولیس والوں نے مکرم وسیم احمد صاحب کو پیغام بھیجا ہے کہ درخواست گزار چاہتا ہے کہ اپنی شکائت واپس لے لے اگرتم اب تک کا سب خرچہ ادا کردوتو۔ لگتا ہے اس معاند نے تھانے کچہری کے چکر کاٹ کر اور پیسہ لگا کر ایک احمدی کو مشکلات میں مبتلا کرنے کا منصوبہ بنایا اوراب مطلوبہ نتائج سے ناامید ہوکر بے حیاؤں کی مانند خرچہ مانگ رہا ہے۔

......ساہیوال،6دسمبر:

دوپہر کے وقت تین مسلح آدمی مکرم عامر حفیظ صاحب امیر ضلع ساہیوال کے گھر کا دروازہ پھلانگ کر اندر گھسے اور ایک حملہ آور مکرم امیر صاحب کے بیڈروم تک پہنچ گیا۔مکرم امیر صاحب نے نہتے ہونے کے باوجود نہایت جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا کمبل اٹھا کر اس شخص کے اوپر ڈال دیا اوراس کو قابو کرنے کی کوشش کی مگر وہ شخص بھاگ نکلا۔ ناکامی دیکھتے ہوئے اس کے دونوں ساتھی بھی سر پر پیر رکھ کر دوڑے اور باہر کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر فرار ہوگئے۔

......کوٹلی،آزاد کشمیر:

مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ڈسٹرکٹ ہسپتال میں بطور ماہر امراض اطفال کام کرتے ہیں۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے محکمانہ طور پر ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دی ہے کہ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی جان کو خطرہ ہے اوران کو اغوا بھی کیا جاسکتا ہے۔قبل ازیں اس علاقہ میں احمدیوں کو اغوا کرنے اوران پرظلم کے واقعات ہوچکے ہیں جس پر سرکار کی مکمل خاموشی شرپسندوں کوشہ دے رہی ہے۔

......ربوہ:

ربوہ شہر کے بارہ میں روزنامہ وقت لاہور نے اپنی 3 دسمبر کی اشاعت میں لکھا کہ ترقیاتی کاموں کے سلسلہ میں ربوہ سے سوتیلی ماں والا سلوک کیا جارہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق مالی سال 13-2012ء کے لئے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے 152 منصوبوں کی تیاری کی لیکن اسّی ہزار کی آبادی والے اس شہر ربوہ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ بھوانہ، لالیاں، چنیوٹ اور بے شمار دیہات کے لئے ترقیاتی منصوبوں کے ٹینڈر جاری کئے گئے لیکن چارکلومیٹر تک پھیلے اس شہر کو کچھ بھی نہ ملا حالانکہ یہاں کے پُرامن شہریوں سے خطیر رقوم ٹیکس کی مدات میں اینٹھ لی جاتی ہیں اورمرکز سے گرانٹ بھی وصول کی جاتی ہے۔

......راولپنڈی:

بازاری غنڈوں کے سرغنہ شرجیل میر نامی شخص نے ایک کامیاب مہم چلا کر انتظامیہ کو چت کردیا اور راولپنڈی کے احمدی نماز عید پڑھنے سے محروم کردیئے گئے۔اب یہ شخص اپنی کامیابی کے نشہ میں معمولی سرکاری ملازمین پر دھونس جمانے لگا ہے جبکہ احمدیوں کے لئے یہ شخص سراسر شر اورشرارت ہے نیز اس کے نام کا آغاز ہی شر سے ہورہا ہے۔مورخہ 30 نومبر 2012ء کو جمعہ کی نماز کے وقت یہ مفسدہ پرور آدھی درجن مولوی لے کر ایوان توحید پہنچااور ڈیوٹی پرموجود پولیس اہلکار سے بدتمیزی کی اورسختی سے پوچھا کہ تم نے کیوں اتنے زیادہ لوگوں کواندر جاکر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے؟ اسی دوران نماز پڑھ کر باہر نکلنے والے احمدیوں سے بھی اس شخص نے سخت بدزبانی کی۔

بعد دوپہر بوقت پونے چار بجے شرجیل میر تین مولوی لے کر پھر ایوان توحید آیا، نیوٹاؤن کا ایس ایچ او بھی اس کے ہمراہ تھا۔شرجیل نے کہا کہ میں نے ڈی سی او اور ڈی پی او کو بار بار اطلاع دی ہے کہ ایوان توحید میں نمازیوں کی تعداد میں پھر اضافہ ہوگیا ہے۔’’آپ لوگ ان کوروکتے کیوں نہیں ہو؟‘‘

ایس ایچ او نے اس نیم مولوی سے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں ہونے دے گا اور اگلے جمعہ کو صبح دس بجے سے دوپہر تین بجے تک ایوان توحید میں آمدورفت پر پابندی لگادی۔پنجاب پولیس کا ہے فرض؟ مکمل اطاعت مولوی کی۔

......ٹھٹھہ جوئیہ،ضلع سرگودھا:

اس گاؤں میں تین قبرستان ہیں۔غیر احمدیوں کے ایک قبرستان کی سڑک کا فریقین میں اختلاف تھا جس پر چند ذہین لوگوں نے ٹی وی چینل والوں کو بلا کر معاملہ میں احمدیوں کو شامل کرنے کی ناکام کوشش کی اور جماعت احمدیہ کے خلاف نعرے بازی کی۔ اس گاؤں کے سرکردہ لوگوں نے پولیس کے سامنے بیان دیا ہے کہ قبرستان اوراس کی سڑک کے جھگڑے کا احمدیوں سے کوئی بھی واسطہ نہیں ہے۔یوں یہ فتنہ وقتی طور پرٹل گیا ہے۔

(باقی آئندہ)